القرآن الکریم

نعت شریف

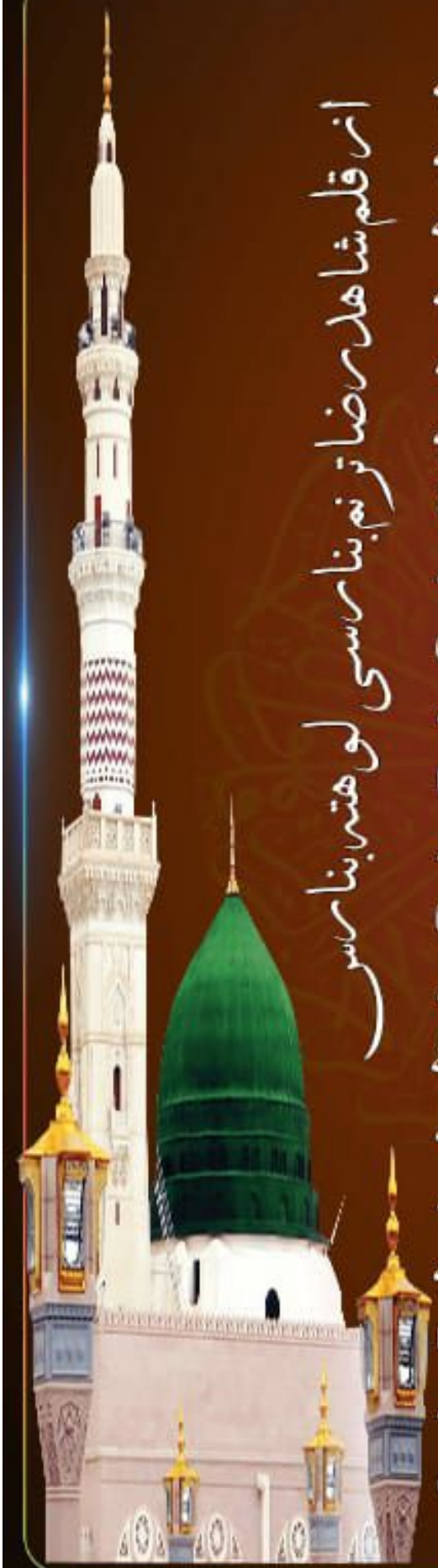

از قلم شاہد رضا ترنم بنا سسی لوہتر بنا سسی

سارے عالم کی ضرورت آمنہ کا چاند ہے
دافعِ رنج و مصیبت آمنہ کا چاند ہے
بیٹھ کر ٹوٹی چٹائی پر بڑی ہی شان سے
کر گیا دیکھو حکومت آمنہ کا چاند ہے
حضرت جابر یہ بولے چودھویں کے چاند سے
چاند سے بھی خوبصورت آمنہ کا چاند ہے
مسجدِ اقصیٰ میں دیکھو انبیا کی کس طرح
شان سے کرتا امامت آمنہ کا چاند ہے
چھوڑ دو مجھ کو طبیبوں میں مریضِ عشق ہوں
میرے دردِ دل کی راحت آمنہ کا چاند ہے
پوچھا جو قرآں سے میں نے کون ہے نورِ خدا
بول اُٹھی قرآں کی آیت آمنہ کا چاند ہے
کھل ہی اُٹھتا پھر چمن اُس کے دلِ ویران کا
جس پہ رکھتا دستِ شفقت آمنہ کا چاند ہے
چھوڑ نجدی فکر میری سوچ تو اپنے لئے
میری بخشش کی ضمانت آمنہ کا چاند ہے
غوث و خواجہ کے دوانے کہتے ہیں یہ شان سے
میری دنیا میری جنت آمنہ کا چاند ہے
سب سے اعلیٰ سب سے افضل خلق میں سب سے جدا
کہتے ہیں یہ اعلیٰ حضرت آمنہ کا چاند ہے
صاف لکھا ہے ترنم دیکھ لو قرآن میں
جانِ عالم جانِ رحمت آمنہ کا چاند ہے

کانپ اُٹھا باطل کا لشکر کربلا کی ریت پر
آئے جب سبطِ پیمبر کربلا کی ریت پر

اللہ اللہ کیا ہے رتبہ حضرتِ شبیر کا
محوِ سجدہ زیرِ خنجر کربلا کی ریت پر

اپنے نانا کا مدینہ دیں کے حرمت کے لئے
چھوڑ آئے ابنِ حیدر کربلا کی ریت پر

ہاتھ میں شبیر کے جب ہاتھ اپنا دے دیا
حُر کا تب چمکا مقدر کربلا کی ریت پر

لہلہا اُٹھا ہے گلشن مذہبِ اسلام کا
جب ہوئے قرباں مبشّر کربلا کی ریت پر

نہر کیا ہے حکم کرتے فاطمہ کے نورِ عین
آتا خود دوڑا سمندر کربلا کی ریت پر

تیر کھاکر حلق پر یہ دیکھ لے اے حرملہ
مسکرائے ننھے اصغر کربلا کی ریت پر

اے ترنّم دیکھیے وہ مسکرا کر ظلم بھی
سہ گئے آلِ پیمبر کربلا کی ریت پر

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی
رضانگر دھنی ہری ہرلو ہفتہ بنارس

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا نرم نام سی لاہتنبنا سس

کیوں نہ گاؤں میں ترانہ حضرت شبیر کا
بیٹھ کر کھاتا ہوں صدقہ حضرت شبیر کا

کوئی کیا سمجھے گا رتبہ حضرت شبیر کا
مالکِ کوثر ہے نانا حضرت شبیر کا

آیتِ تطہیر سے یہ بات ثابت ہوگئی
پاک ہے سارا گھرانہ حضرتِ شبیر کا

مٹ گیا نامِ یزیدی ساری دنیا سے مگر
ہر طرف لگتا ہے نعرہ حضرتِ شبیر کا

جب سے نسبت فاطمہ اور مرتضیٰ سے جوڑ لی
ہوگیا یہ دل دوانہ حضرتِ شبیر کا

گلشنِ اسلام کو شاداب رکھنے کے لئے
کٹ گیا کربل میں کنبہ حضرتِ شبیر کا

کانپ اُٹھا اعدا کا لشکر کربلا کی ریت پر
جب پڑا نقشِ کفِ پا حضرتِ شبیر کا

پاؤگے منزل ترنّم، بس، یونہی چلتے رہو جاتا
ہے جنّت کو رستہ، حضرتِ شبیر کا

Photex
فوراً

القرآن الکریم

نعت

دل کی مرے پکار ہے اجمیر کے لئے
مجھکو بھی دُھن سوار ہے اجمیر کے لئے

یہ بادشاہِ وقت سے کہہ دے کوئی ذرا
جان و جگر نثار ہے اجمیر کے لئے

فضلِ خدا ہے شاہِ مدینہ کا فیض ہے
دل میں بسا جو پیار ہے اجمیر کے لئے

کس دن مجھے بلائیں گے اپنے دیار میں
دل میرا بے قرارا ہے اجمیر کے لئے

شام و سحر وفاؤں کی گلشن میں دیکھئے
چڑیوں کی بھی پکار ہے اجمیر کے لئے

اجمیر جانے والوں کے ہاتھوں میں دیکھ لو
چادر ہے گل کا ہار ہے اجمیر کے لئے

کہتے ہوئے یہ خواجہ کے عاشق مجھے ملے
حسرت مری ہزار ہے اجمیر کے لئے

خواجہ پیا نے چشم کرم جس پہ ڈالی دی
جاتا وہ بار بار ہے اجمیر کے لئے

ہر وقت دیکھ لیجے ترنم قطار میں
دیوانہ بے شمار ہے اجمیر کے لئے

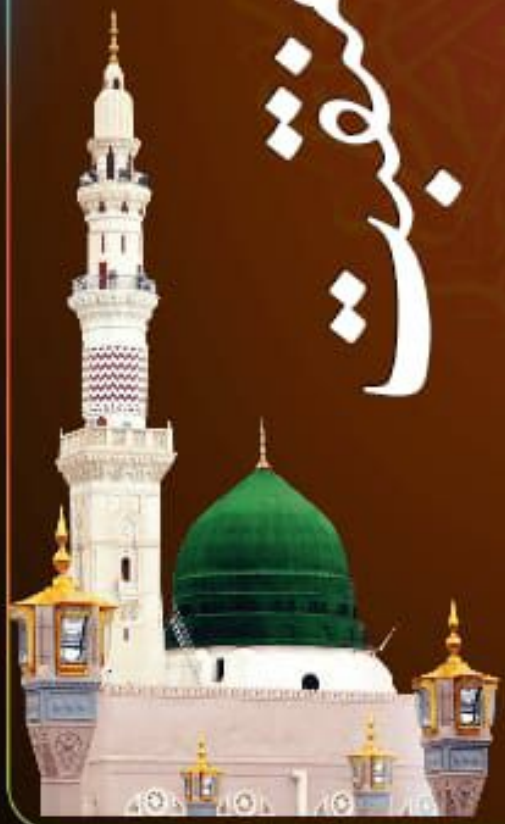

ہمیں ہے دل سے محبت حسین کے گھر سے
ہمارے گھر میں ہے برکت حسین کے گھر سے
ملی ہے دین کی دولت حسین کے گھر سے
مجھے ہے اِس لئے نسبت حسین کے گھر سے
بہشت پاک کی خوشبو وہ خاک پائے گا
جسے ہے بغض و عداوت حسین کے گھر سے
لٹانا دین کی عظمت کے واسطے سب کچھ
ملی یہ مجھکو نصیحت حسین کے گھر سے
قسم خدا کی ہے روشن جہاں میں ہر جانب
چراغِ دینِ شریعت حسین کے گھر سے
بھلا جلائے گی نارِ سقر مجھے کیوں کر
ہے صدق دل سے عقیدت حسین کے گھر سے
بیان کرتی ہے گلشن کی تتلیاں ساری
جہاں میں پھیلی ہے نکہت حسین کے گھر سے
جہاں میں دینِ حسن سے کسے محبت ہے
عیاں ہوئی ہے حقیقت حسین کے گھر سے
عطا کریں گے یقیناً سلیقے سے مانگو
ہے جاری بحرِ سخاوت حسین کے گھر سے
ادب سے فاطمہ زہراء کے در پہ آ جاؤ
ضرور پاؤگے جنت حسین کے گھر سے
جہاں میں جتنے ترتم ہیں اولیاء اللہ
سبھی نے پائی ولایت حسین کے گھر سے

از قلم شاھد رضا ترتم بنا مسی لوھتی بنا مسی

Photex
فوراً

لیتا رہوں زبان سے رو کر نبی کا نام
سو جاؤں اپنے سینے پہ لکھ کر نبی کا نام

احمد ہے فوقِ عرش محمد زمیں پر
عالم میں سب سے افضل و برتر نبی کا نام

اُسکو پلاءو گھول کے جو ہے مریضِ عشق
ساری دوا سے بڑھ کر، بہتر نبی کا نام

محشر کے روز عاشقِ ؛ سرکار انبیاء
خلد بریں میں جائیں گے لیکر نبی کا نام

بو بکر ہوں عمر ہوں کہ عثمان یا علی
ہر دم رہا ہے انکے لبوں پر نبی کا نام

لیتا ہے بس وہی جسے توفیق دے خدا
ہر کوئی کیسے لے گا یہاں پر نبی کا نام

آدم کی کر لی رب نے ہے فوراً دعا قبول
جس دم دیا ہے واسطہ رو کر نبی کا نام

احمد رضا نے عشق رسالت مآب میں
کل زندگی گزار دی لیکر نبی کا نام

اختر رضا کا ہے یہ وظیفہ حسیں بہت
شام و سحر ہیں لیتے مچل کر نبی کا نام

اُلفت میں مصطفی کی ترنم بنارسی
لیتے ہیں عوث و خواجہ قلندر نبی کا نام

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی
9533264376

محفلِ رنگِ رضا

ہے نبی کی یہ عنایت محفلِ رنگِ رضا
سج گئی جو خوبصورت محفلِ رنگِ رضا

دوستی ہر گز نہ کرنا دشمنِ سرکار سے
دے رہی ہے یہ نصیحت محفلِ رنگِ رضا

میرے مرشد حضرت اختر رضا کے فیض سے
جگمگائی تیری قسمت محفلِ رنگِ رضا

قادری، چشتی و رضوی رَنگ اُس پر چڑھ گیا
جس نے رکھی تجھ سے نسبت محفلِ رنگِ رضا

اہلِ دل کی ہے زباں پر تجھ پہ ہے قربان سب
جان و دل اور مال و دولت محفلِ رنگِ رضا

شمع اُلفت اعلیٰ حضرت کی فروزاں دل میں ہے
کہتے ہیں اہلِ عقیدت محفلِ رنگِ رضا

تجھ سے اُلفت جو رکھے احمد رضا کے ساتھ وہ
حشر میں جائے گا جنت محفلِ رنگِ رضا

ساری دنیا کو ترنم دیتا یہ پیغام ہے
محفلِ تاجِ شریعت محفلِ رنگِ رضا

کیا بتاؤں کیسا ہے فاطمہ کا شہزادہ
چاند جیسا لگتا ہے فاطمہ کا شہزادہ
شاہِ دیں کا جلوہ ہے فاطمہ کا شہزادہ
ایسا نور والا ہے فاطمہ کا شہزادہ
کربلا کی دھرتی پر دینِ شاہ کی خاطر
بارِ غم اُٹھاتا ہے فاطمہ کا شہزادہ
خنجروں کے سائے میں جس نے بندگی کی ہے
وہ علی کا بیٹا ہے فاطمہ کا شہزادہ
لشکرِ یزیدی کے واسطے ہی کربل میں
قہر بن کے آیا ہے فاطمہ کا شہزادہ
آنکھ رونے لگتی ہے دل تڑپنے لگتا ہے
یاد جب بھی آتا ہے فاطمہ کا شہزادہ
چھوٹے نہ کبھی دامن ہاتھ سے شریعت کا
یہ ہمیں بتایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
بیعتِ یزیدی اور، مجھ سے ؛ غیر ممکن ہے
شان سے یہ کہتا ہے، فاطمہ کا شہزادہ
سر اُٹھا نہ پائے گا اب یزید محشر تک
ایسا تیزہ مارا ہے فاطمہ کا شہزادہ
ذرّہ ذرّہ کربل کا آج جس سے ہے روشن
ایسا اک ستارا ہے فاطمہ کا شہزادہ
خوف کیوں ترنّم ہو روزِ حشر کا تجھکو
تیرا جب سہارا ہے فاطمہ کا شہزادہ

از قلم شاھد رضا ترنم بنارسی لوھتہ بنارس
موبائل نمبر 9532264376
Photex
فوراً

درِ شان منقبت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعالیٰ اللہ وہ ہے مرتبہ فاروق اعظم کا
ہوا مدفن قریب مصطفیٰ فاروق اعظم کا

شہنشاہ دو عالم کا جو رستہ ہے زمانے میں
وہی تو بالیقیں ہے راستہ فاروق اعظم کا

عمر کا نام سنتے ہی لرز جاتا ہے شیطان بھی
ہے ایسا رعب اور یہ دبدبہ فاروق اعظم کا

کیا ہے دین کا چرچہ پہن کر عشق کا جامہ
مقدر اس لئے اونچا ہوا فاروق اعظم کا

ہوئی ہے صحن کعبہ میں اذاں بے ساختہ اس دم
ہوا ہے دین میں جب داخلہ فاروق اعظم کا

رعایا کی خبر لیتے تھے لئے وہ اُٹھ اُٹھ راتوں میں
مدینے میں یہی تھا مشغلہ فاروق اعظم کا

مقدر پہ میں نازاں ہوں مقدر مجھ پہ نازاں ہے
کہ مجھکو دامن شفقت ملا فاروق اعظم کا

اُڑا دیتے تھے گردن پل میں گستاخ پیمبر کی
نبی کے واسطے وہ عشق تھا فاروق اعظم کا

ترنم قادری یوں تو بہت عادل ہیں دنیا میں
مگر ہے فیصلہ سب سے جدا فاروق اعظم کا

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

نعتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
شاہد رضا ترنم
لوہتہ بنارس

نعلینِ مصطفٰے کا یہ صدقہ ہے آج بھی
طیبہ بنا جو نوری منارہ ہے آج بھی

چل کر ادب سے مانگ لو صدقہ حسین کا
بہتا نبی کے فیض کا چشمہ ہے آج بھی

گستاخی کرکے شاہِ مدینہ کی شان میں
رسوا جہاں میں نجدی کمینہ ہے آج بھی

جو دشمنوں کو گالیاں سن کے دعائیں دے
جُز مصطفٰی کے کوئی نہ ایسا ہے آج بھی

روضے پہ اپنے مجھکو بلا لیجئے شہا
ارماں یہ دل میں میرے مچلتا ہے آج بھی

ایمان کیسے دل سے چرائے گا نجدیا
دل پر نبی کے عشق کا پہرہ ہے آج بھی

کوئی نبی نہ آئے گا میرے نبی کے بعد
واللہ یہ حدیث میں لکھا ہے آج بھی

ہم سنیوں کے زیست میں شامل طفیلِ رب
اصحابِ مصطفٰے کا طریقہ ہے آج بھی

ظاہر "وَلَا تَقُولُوا" سے یہ بات ہوگئی
میرا حسین زندہ ہے زندہ ہے آج بھی

اللہ کے کرم سے ترنّم بنارسی
قا کا گنگناتا ترانہ ہے آج بھی

از قلم شاہد رضا نرجس بنا سی لاہور

گلاب دل میں کھلانے حسین آئے ہیں
ستم کی آگ بجھانے حسین آئے ہیں

جو وعدہ نانا سے اپنے کیا تھا بچپن کا
وہ کربلا میں نبھانے حسین آئے ہیں

لٹا کے راہِ خدا میں قبیلہ اور کنبہ
وقار دیں کا بڑھانے حسین آئے ہیں

بجھانے والے کبھی بھی بجھا نہیں سکتے
چراغ ایسا جلانے حسین آئے ہیں

کفن کو باندھے کے سر پہ زمینِ کربل میں
نبی کا دین بچانے حسین آئے ہیں

کہیں گے آلِ عبا کے دوانے محشر میں
ہمیں بہشت دلانے حسین آئے ہیں

ہمیشہ دیں کا علم اوج پر ہو اِس باعث
گھرانہ اپنا لٹانے حسین آئے ہیں

گلا کٹا کے ترنم ادب سے نیزے پر
کلامِ پاک سنانے حسین آئے ہیں

Photex
فوراً

بلخی پیا شاہ آئے ہیں اس کٹواں کی بستی میں
ابر کرم یوں چھائے ہیں اس کٹواں کی بستی میں

جنکی آمد سے ہے یقیناً سارا علاقہ خوشبودار
بوئے وفا وہ لائے ہیں اس کٹواں کی بستی میں

عرسِ بلخی میں رحمت کی رمجھم رمجھم بارش ہے
رب کے فرشتے آئے ہیں اس کٹواں کی بستی میں

تیرے کرم سے ہم نے یہاں پر، ہر دم بلخی شاہ مرے
غوث کا صدقہ پائے ہیں اس کٹواں کی بستی میں

جھومے ترنم سُن کے دیوانے بلخی پیا کی الفت میں
لیکے ترانے ہم آئے ہیں اس کٹواں کی بستی میں

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

منقبتِ
اہلِ بیتِ اطہار

از قلم
شاہد رضا ترنم
لوہتہ بنارس

رضا نگر
دھنی پور لوہتہ
بنارس

جو بیاں کرتے رہے ہیں عز و شانِ اہلِ بیت
خوب تر ہیں خوب تر سب مدح خوانِ اہلِ بیت

آہیں بھرتے ہیں سسکتے ہیں غلامانِ نبی
کوئی کرتا ہے بیاں جب داستانِ اہلِ بیت

عشق کرنا فرض ہے آلِ رسولِ پاک سے
ہم کو یہ بتلا گئے ہیں عاشقانِ اہلِ بیت

رہزنوں سے دین و دنیا کے نہیں اب ڈر ہمیں
فضل رب سے مل گئی ہم کو امانِ اہلِ بیت

دل میں روشن ہے مرے اُن کی محبت کا چراغ
اس لیے کرتا ہوں روز و شب بیانِ اہلِ بیت

نار دوزخ میں گریں گے دیکھ لینا اوندھے مُنہ
جس قدر دنیا میں ہوں گے دشمنانِ اہلِ بیت

یہ غموں کی دھوپ جھلسا دے ہمیں ممکن نہیں
ہے سروں پر ،،، سایہ آفگن سائبانِ اہلِ بیت

گلشنِ اسلام کو شاداب رکھنے کے لئے
ہوگیا کربل میں قرباں خاندانِ اہلِ بیت

جام کوثر اپنے ہاتھوں سے پلائیں گے حضور
روز محشر سیر ہوں گے تشنگانِ اہلِ بیت

کونسا منہ لے کے جاؤگے خدا کے سامنے
دشمنانِ آلِ اطہر قاتلانِ اہلِ بیت

باندھ کر سر پہ کفن دینِ نبی کے واسطے
سوئے کربل چل دیا ہے کاروانِ اہلِ بیت

اے ترنم آنسوؤں کی روشنائی سے لکھو
دل کی تختی پر مچل کر داستانِ اہلِ بیت

از قلم شاہد رضا ترنم بنا رسی

(نعت شریف)

کیسے کہہ دوں میں بھلا کہ تیرگی ہو جائے گی
لحد میں آجائیں گے وہ روشنی ہو جائے گی

گنگناتے جایئے صل علیٰ صل علیٰ
ایک دن ایمان کی کھیتی ہری ہوجائے گی

اِس لئے شاہِ زمن پہ پڑھ کے سوتا ہوں درود
اک نہ اک دن خواب میں دیدِ نبی ہوجائے گی

چشمِ ایماں سے جو دیکھے روضۂ خیرالوریٰ
اُس پہ آقا کی شفاعت لازمی ہوجائے گی

نزع کے عالم میں جس دم دید ہو سرکار کی
دور اُس دم دل کی ساری بے کلی ہوجائے گی

آنکھوں میں بھر لیجئے خاکِ درِ شاہِ اُمم
پھر بینائی میں تمہارے روشنی ہوجائے گی

خوف دل میں حشر کا بیشک ترنم ہے مگر
چشمِ رحمت ہاں مگر سرکار کی ہوجائے گی

Photex
فوراً

ظاہر ہوئی یہ بات خدا کے کلام سے
اونچا تیرا مقام ہے سب کے مقام سے

ہر لمحہ عشق شاہ مدینہ میں بالیقیں
لکھتا ہوں نعت پاک بڑے احترام سے

زینب کا خطبہ سنتے ہی رسوا ہوا یزید
آواز آرہی ہے یہی ملک شام سے

ہم عاشقان شاہ مدینہ کی حشر میں
بجھ جائیگی یہ تشنگی کوثر کے جام سے

پل بھر میں سارا بگڑا ہوا کام بن گیا
سرکار کائنات کے پاکیزہ نام سے

پی کر کے ایک گھونٹ میرا دل مچل گیا
آقا تمہارے عشق و عقیدت کے جام سے

بے کیف ہوگئی ہے فضا اپنے ملک کی
گھبرا گئے ہیں لوگ سیاسی نظام سے

شاہد رضا کو در پہ بلا لیجئے حضور
جاکر صبا تو کہ دے یہ خیر الانام سے

ترنم بنارسی

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی
۹۵۳۲۲۲۶۴۳۶۷

منقبتِ

فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

از قلم
شاہد رضا نرمی
بنارس

رضا نگر
دھنی پور لوہتہ
بنارس

آپ کے در سے فاطمہ زہرا
مانگنے سے سوا ملا زہرا

آپ کے نام کے ہی برکت سے
دور رہتی ہے ہر بلا زہرا

اُس کو حسنین کا ملا صدقہ
جو ترے در پہ آگیا زہرا

آپ کی بارگاہِ عالی سے
رد ہوئی کس کی التجا زہرا

بے اجازت نہ آئے گھر پہ ملک
ایسا ہے تیرا دبدبہ زہرا

ناز جن پہ کرے طہارت بھی
پاک ایسی ہیں طاہرہ زہرا

پردہ داری بھی تجھ پہ نازاں ہے
خوب پردہ ہے فاطمہ زہرا

سننے آتے ہیں خلد سے قدسی
آپ کے گھر کا تذکرہ زہرا

پیٹ بھرتے ہیں ناتوانوں کے
جس جگہ ہے وہ در ترا زہرا

سر پہ رکھتی تھیں ہر گھڑی اپنے
پارسائی کی بس ردا زہرا

تیرے بچوں نے دین کی خاطر
گھر کا گھر ہے لٹا دیا زہرا

جو بھی شبیر کی کرے تعظیم
وہ حلالی ہے فاطمہ زہرا

روح کو تازگی سی ملتی ہے
آپ کا کرکے تذکرہ زہرا

دل کی تختی پہ اے ترنم لکھ
جانِ محبوبِ کبریا زہرا

قرآن پاک بھی پڑھتا یہی خطبہ ہے بیوٹی فل
جہاں میں سرور کونین کا رتبہ ہے بیوٹی فل

سنہری جالیاں ہیں گنبد خضری ہے بیوٹی فل
شہ کون و مکاں کا بالیقیں روضہ ہے بیوٹی فل

یہ کہہ کر پڑھ لیا کلمہ عمر نے سرور دیں کا
شہنشاہ مدینہ آپ کا چہرہ ہے بیوٹی فل

بلال مصطفی بولے ستم سہ کر امیہ سے
حبیب کبریا کے عشق میں جینا ہے بیوٹی فل

گرانے سے کسی کے گر نہیں سکتا زمانے میں
سہارا آپ کا حاصل جسے آقا ہے بیوٹی فل

لٹا ڈالا ہے کربل میں گھرانا دین کی خاطر
حسین ابن علی حوصلہ کتنا ہے بیوٹی فل

سعودی میں لگایا جاکے نعرہ اعلیٰ حضرت کا
اڑیسہ کے مجاہد کا بہت جذبہ ہے بیوٹی فل

وہابی دیوبندی جائیں گے سب نار دوزخ میں
ارم کا سنیوں کے واسطے تحفہ ہے بیوٹی فل

میرے اختر رضا کو دیکھ کر کہتا ہے ہر سنی
میرے احمد رضا یہ آپ کا بیٹا ہے بیوٹی فل

نبی کی نعت لکھتا ہوں نبی نعت کی پڑھتا ہوں
نصیبہ اس لئے شاہد رضا تیرا ہے بیوٹی فل

ترنم بنارسی

اہلِ دل کی صدا علی مولیٰ
عشق کا آئینہ علی مولیٰ

جو نہیں مانتا صحابہ کو
وہ نہیں آپ کا علی مولیٰ

رہبری کے لئے زمانے میں
رب نے ہمکو دیا علی مولیٰ

اللہ اللہ نبی کی بستر پر
آپ سوئے ہیں یا علی مولیٰ

آپ کی زوجیت میں آئیں ہیں
سیدہ فاطمہ علی مولیٰ

قصر باطل میں آیا قہر و غضب
میں نے جب بھی کہا علی مولیٰ

ہوگا بہتر ہی وہ مرے حق میں
کر دیں جو فیصلہ علی مولیٰ

جو بھی دشمن ہے آپ کا اُس پر
برسے لعنت سدا علی مولیٰ

زندگی میں بہار آئی ہے
جب کیا تذکر علی مولیٰ

ہے موافق نبی کی سنت کے
آپ کی ہر ادا علی مولیٰ

ہر مریض علی یہ کہتا ہے
دردِ دل کی دوا علی مولیٰ

یہ ترنم بھی فضل مولی سے
ہے گدا آپ کا علی مولیٰ

از قلم شاہد رضا تنہا بنارسی لویٹ بنارس

◦در سرکار کا دلکش نظارہ دیکھتا ہوں میں◦
◦نبی کے شہر میں جنت کا نقشہ دیکھتا ہوں میں◦

◦تصورات میں نہ پوچھئے کیا دیکھتا ہوں میں◦
◦جمال گنبد خضری ہمیشہ دیکھتا ہوں◦

◦یہ بولے چودہویں شب میں مچل کر حضرت جابر◦
◦قمر تجھ سے حسیں تر انکا چہرہ دیکھتا ہوں میں◦

◦یقیننا یہ جمال گنبد خضریٰ کا صدقہ ہے◦
◦اگا جو آج دھرتی پر یہ سبزہ دیکھتا ہوں میں◦

◦امام الانبیاء کی نعت اقدس پڑھکے دنیا میں◦
◦بلندی پر مقدر کا ستارہ دیکھتا ہوں میں◦

◦نبی کا عشق ایسا ہو گیا ہے معجزن دل میں◦
◦نظر اٹھتی ہے جس جانب مدینہ دیکھتا ہوں میں◦

◦مدینہ دیکھ کر بے ساختہ دیوانہ یہ بولا◦
◦دیار مصطفے کعبے کا کعبہ دیکھتا ہوں میں◦

◦جو گستاخ شہنشاہ دوعالم ہیں زمانے میں◦
◦جہنم میں انہیں کا بس ٹھکانہ دیکھتا ہوں میں◦

◦میں کرتا ہوں رقم جب بھی حبیب کبریا کی نعت◦
◦تصور میں شہ دیں کا مدینہ دیکھتا ہوں میں◦

◦کلام پاک. میں یاسین و طہ کہ دیا رب نے◦
◦نبی کا برتر و بالا یہ رتبہ دیکھتا ہوں . میں◦

ہر ایک دوانے کے ہونٹوں پہ نعرہ ہے
ہم لوگ حسینی ہیں شبیر ہمارا ہے

قرآں کی تلاوت جو نیزے پہ کرے چڑھ کر
کربل کی زمیں پر وہ زہرا دلارا ہے

شبیر کی مدحت کی برکت کے وسیلے سے
ہر کام بنا بگڑا دنیا میں ہمارا ہے

کیوں فکر ہو دنیا کی محشر کہ تمازت کی
حسنین کی نسبت کا جب مجھکو سہارا ہے

گھر جس نے لٹا ڈالا اسلام کی عظمت پر
آقا کا نواسہ وہ زہرا کا دلارا ہے

محشر میں اسے کوثر سرکار پلائیں گے
عاشق جو زمانے میں شبیر تمہارا ہے

پھیلائیں بھلا کیوں کر ہم ہاتھ کسی در پر
جب اُن کے نواسوں کے ٹکڑے پہ گزارا ہے

خیرات بہت پائی حسنین کی اُس نے بھی
دامنِ درِ زہرا پر جس نے بھی پسارا ہے

اے کاش مرے آقا محشر میں یہ فرما دیں
جنت میں ترنم چل عاشق تو ہمارا ہے

واٹسپ نمبر
9026464612

ناصر رضا نرگہ بنارسی لونی بنارس

mobile
9532264376

منقبت در شان ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیارے آقا کے خلیفہ ابتدا صدیق ہیں
عشق و الفت میں نبی کے انتہا صدیق ہیں

دہر میں بس یار غار مصطفی صدیق ہیں
عاشق شاہ ہدیٰ مرد خدا صدیق ہیں

مرتبہ کیا پوچھتے ہو حضرت صدیق کا
اُمتِ شاہِ زَمَن کے رہنما صدیق ہیں

مشعل راہ ھدیٰ ہیں پاسبانِ دین حق
کہتے ہیں یہ عاشق خیر الوری صدیق ہیں

جن کا گزرا ایک اک لمحہ نبی کی یاد میں
جانتے ہو کون ایسا؟ باوفا صدیق ہیں

یوں تو؟ عاشق ہیں ترنم دہر میں لاکھوں مگر
سب میں افضل سب سے بہتر باوفا صدیق ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

القرآن الکریم

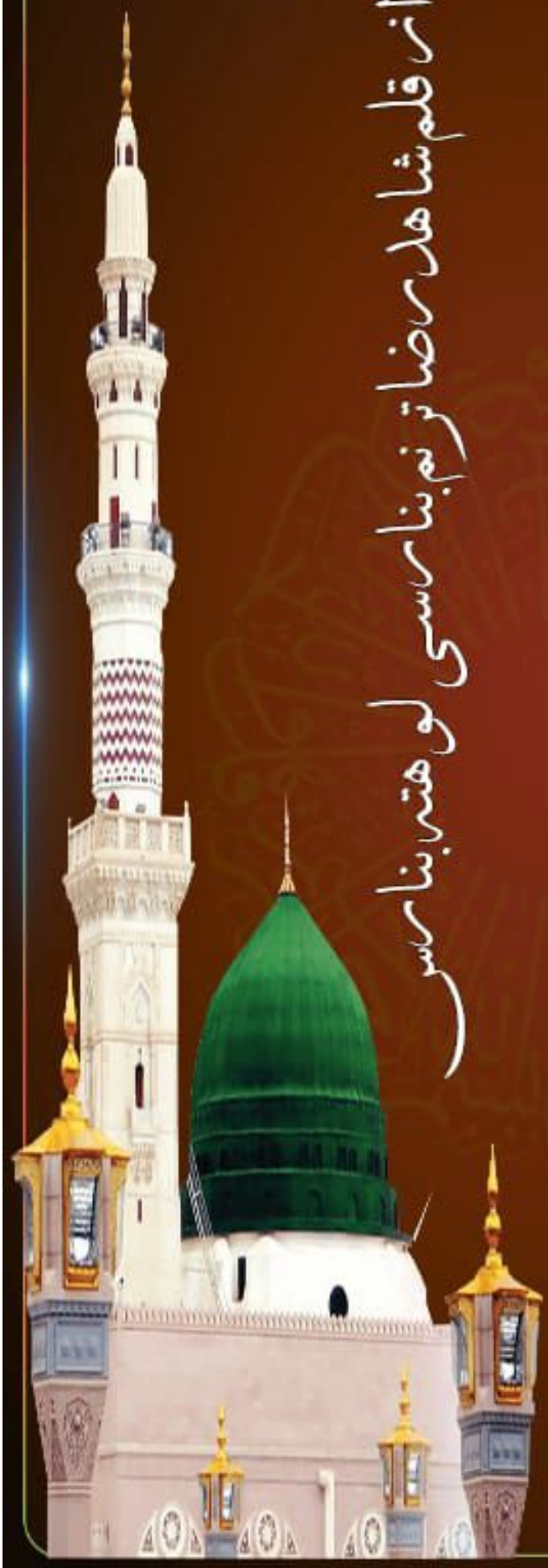

انہ قلم شاھد رضا ترنم بنا سی لو ھتم بنا سی

شہنشاہِ مدینہ کی تڑپ کر نعت پڑھتے ہیں
بفضلِ رب تعالیٰ آج لکھ کر نعت پڑھتے ہیں

لگا کے عشق کا چشمہ منافق دیکھ لے چل کر
گٹرگوں شہر طیبہ کے کبوتر نعت پڑھتے ہیں

پلٹنے لگتے ہیں دیوانے جب آقا کے روضے سے
سنہری جالیاں دل میں بسا کر نعت پڑھتے ہیں

زہے قسمت مدینے کی ہمیں جب یاد آتی ہے
مدینے کی طرف ہم لو لگا کر نعت پڑھتے ہیں

فرشتے خلد سے آکر جناب آمنہ کے گھر
شبِ اسریٰ کے دولہا کی مچل کر نعت پڑھتے ہیں

مہینہ آتے ہی بارہ ربیع النور کا ہم سب
مدینے والے کی محفل سجا کر نعت پڑھتے ہیں

زمین کربلا نے جھوم کر دیکھا ہے وہ منظر
کفن باندھے ہوئے سر پر بہتر نعت پڑھتے ہیں

درود پاک پڑھ پڑھ کے غلامانِ شہِ جیلاں
گلے میں قادری پٹہ پہن کر نعت پڑھتے ہیں

پہنچ کر عالم ارواح میں محبوبِ داور کی
جناب غوث و خواجہ فخر ازہر نعت پڑھتے ہیں

ترنم ہاتھ میں بوجہل کے بے جان کنکر بھی
نبی کے حکم پر دیکھو مچل کر نعت پڑھتے ہیں

محمد کی طرح کوئی عظیم الشان تھوڑی ہے
سوا اُنکے کوئی بھی رحمتوں کی جان تھوڑی ہے

مدینے کے میناروں میں گٹر گوں نعت پڑھتا ہے
کبوتر شہر طیبہ کا کوئی نادان تھوڑی ہے

ادب سے حاجیو شہر مدینہ میں چلو کیوں کہ
یہ شہر مصطفی ہے روس اور جاپان تھوڑی ہے

لہو نہ اُف تلک ماں باپ کو فرمان ہے رب کا
کسی اِنسان کا قرآن میں فرمان تھوڑی ہے

شہِ ابرار کو اپنی طرح جو بھی بشر بولے
قسم اللہ کی وہ صاحب ایمان تھوڑی ہے

جو کرتا ہے ترنم قادری ذکر شہ بطحا
وہ فیض ِ شاہ طیبہ سے تہی دامان تھوڑی ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

نعت شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

نہیں وہ جا نہیں سکتے کبھی سنسار کے پیچھے
جو چلتے ہیں زمانے میں مرے سرکار کے پیچھے

رُسُل اور انبیاء سارے ادب سے صحنِ اقصیٰ میں
کھڑے ہیں ہاتھ باندھے احمد مختار کے پیچھے

مسلسل جو بھی قرآں کی تلاوت کرتے رہتے ہیں
کبھی دنیا میں جائیں گے نہ وہ اخبار کے پیچھے

نبی ہیں غیب داں ایسے اُنہیں معلوم ہے یہ بھی
کہ کرتا ہے کوئی کیا کیا درو دیوار کے پیچھے

کوئی مانے نہ مانے پر یہ اک زندہ حقیقت ہے
کرم رہتا ہے آقا کا مرے اَشعار کے پیچھے

جسے جاروکشی کرنے کو مل جائے مدینے میں
بھلا دوڑے گا کیوں وہ دولت و زردار کے پیچھے

ترنم ایک دن قُربِ خدا مل جائے گا تمکو
سدا چلتے رہو تم سیدِ ابرار کے پیچھے

نذرانہ عقیدت حضور اختر رضا خاں ازہری مدظلہ و نورانی بریلی

ترانہ

دینِ حق کے رہنما ہیں حضرتِ اختر رضا
نائبِ خیر الوریٰ ہیں حضرتِ اختر رضا

اتباع کرتے ہیں ہر دم سنت سرکار کی
اسلئے سب سے جدا ہیں حضرتِ اختر رضا

چاہے میدانِ عمل ہو یا ہو تقوی کی ڈگر
رکھتے اونچا مرتبہ ہیں حضرتِ اختر رضا

باغیانِ سرور کون (و) مکاں کے واسطے
خنجرِ احمد رضا ہیں حضرتِ اختر رضا

مانگ لے چل کر بریلی میں محبت کا شعور
منبعِ عشق و وفا ہیں حضرتِ اختر رضا

علم و حکمت زہد و تقوی کے ہیں گوہر بالیقیں
غوث و خواجہ کی عطا ہیں حضرتِ اختر رضا

چلتے رہنا اے ترنم ان کے رستے پہ سدا
راہِ دینِ مصطفی ہیں حضرت اختر رضا

از قلم. شاہد رضا ترنم بنارسی

کوئی بھی اُن کے بَرَابَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں
میرے سَرکَار کا ہَمسَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

عِشق سَرکَار کا جَلتا ہے مرے دِل میں دِیا
تِیرگی قَلب کے اَندَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

ہے سَخِی دَر ترا جَیسا مرے سُلطَانِ زَمَن
اَیسا دنیا میں کوئی دَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

میں گدا سَاقیٔ کَوثَر کا ہوں روزِ مَحشَر
تِشنگی میری زَباں پَر ہو یہ ممکن ہی نہیں

تُو ہے گُلشَاخِ نَبی نَجدِی قِیَامَت کے دِن
تیرے حِصّے میں بھی کَوثَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

پَنجتَن پَاک کے دُشمَن کا تَرَنُّم سُن لے
بَاغِ جَنَّت میں کوئی گھر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

جُو غُلامِ شہِ بَطحَا ہے تَرَنُّم اُس پَر
اُن کی رَحمَت کی نہ چَادَر ہو یہ مُمکِن ہی نہیں

شاھد رضا ترنم بنارسی

تنجمہ فکر

دولت ہے لاجواب نہ شہرت ہے لاجواب

سردار انبیاء سے محبت ہے لاجواب

جتنے نبی ہیں اقصی میں سب مقتدی ہوئے

وہ پیارے مصطفی کی امامت ہے لاجواب

ٹوٹی ہوئی چٹائی پہ بیٹھے ہیں مومنو

دونوں جہاں پہ جنکی حکومت ہے لاجواب

کلمہ عمر نے پڑھ لیا کہتے ہوئے یہی

محبوب رب تعالی کی صورت ہے لاجواب

اصحاب جان جاتے تھے سرکار ہیں کہاں

جسم شہ مدینہ کی نکہت ہے لاجواب

شکل بشر میں نور کے پیکر ہیں مصطفی

قرآں میں دیکھ سجدی یہ آیت ہے لاجواب

شہر مدینہ دیکھ لوں جاکر میں یا خدا

عمدہ ہے آرزو مری حسرت ہے لاجواب

کہتے ہیں جس کو خلد کا ٹکڑا زمیں پر

عاشق کے واسطے وہی جنت ہے لاجواب

محشر کے روز عاشق سرکار کے لئے

کوثر بھی لاجواب ہے جنت ہے لاجواب

یوں پیر تو بہت ہیں زمانے میں بخدا

پر فخر مصر تاج شریعت ہے لاجواب

ماں باپ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے دوستو

شاہد رضا کی دہر میں عزت ہے لاجواب

شاہد رضا ترنم بنارسی

القرآن الکریم
شاھد رضا ترنم بنا رسی
اللہ کے حبیب شہِ دوسرا کے ہاتھ
قسمت مری لکھی ہے مرے مصطفٰے کے ہاتھ
بارش ہوئی ہے جھوم کے طیبہ میں چارسو
جس وقت اُٹھ گئے ہیں شہِ انبیا کے ہاتھ
کیسے خرید پائے گی دنیا مجھے بھلا
میں بک چکا ہوں شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ
سایہ فگن ہو جس پہ بھی رحمت رسول کی
کیسے بھلا لگے گا وہ رنج و بلا کے ہاتھ
شہزادیٔ رسول کا پردہ ہے لاجواب
دیکھے نہ اجنبی نے کبھی فاطمہ کے ہاتھ
زندہ گیا نہ بچ کے کوئی دشمنِ نبی
جو لگ گیا ہے رن میں علی مرتضٰی ہاتھ
پڑھنے نماز عید کی حسنین شان سے
تھامے ہوئے چلے ہیں حبیبِ خدا کے ہاتھ
گستاخی جو بھی کرتا ہے آلِ رسول کی
سیفِ رضا سے کاٹ دو اُس بے وفا کے ہاتھ
اختر رضا کے ہاتھ میں دے کر یہ اپنا ہاتھ
میں نے دیا ہے ہاتھ میں غوث الوری کے ہاتھ
وقتِ قضا بھی لب پہ ترنم کے نعت ہو
کرتا ہوں یہ خدا سے دُعائیں اُٹھا کے ہاتھ

نعت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبیوں کا ہے امام مدینہ شریف میں
بنتا ہے بگڑا کام مدینہ شریف میں
پڑھتا ہے جو سلام. مدینہ شریف میں
پاتا ھے وہ انعام. مدینہ شریف میں
للہ مجھ پہ بھی ہو کرم کی نظر شہا
گزرے یہ صبح و شام مدینہ شریف میں
شام و سحر ملائکہ پڑھتے ہیں با ادب
سرکار پر سلام مدینہ شریف میں
آئے گا جب بلاوا دیار حضور سے
جائے گا یہ غلام مدینہ شریف میں
جاکر در نبی پہ پڑھونگا بصد خلوص
میں نعتیہ کلام مدینہ شریف میں
جو مانگنا ھے مانگ یہ شہر رسول ھے
جاری ہے فیض عام مدینہ شریف میں
مدفن بنا ھے جس کا دیار حبیب پاک
وہ خوش ھے نیک نام مدینہ شریف میں
دل کی یہ آرزو ہے ترنم کے یا نبی
ہو زندگی تمام مدینہ شریف میں

شاہد رضا ترنم بنارسی

سرکارِ دوعالم کا فیضان مکمل ہے
اِس واسطے عاشق کا ایمان مکمل ہے

ہے رتبہ بہت اعلیٰ محبوب دو عالم کا
نازل ہوا آقا پر قرآن مکمل ہے

اک بار بلا لیجے طیبہ میں شہِ بطحا
مدت سے مرے دل کا ارمان مکمل ہے

اندھیری لحد میں یہ چھوڑینگے ملک کہہ کر
عاشق ہے نبی کا یہ پہچان مکمل ہے

وہ رحمتِ عالم ہیں وہ نورِ مجسم ہیں
قرآن میں یہ رب کا فرمان مکمل ہے

رکھتا جو عداوت ہے سلطانِ مدینہ سے
دنیا میں قسم سے وہ شیطان مکمل ہے

مانے نہ کوئی مانے اسلام کی عظمت پر
آقا کے نواسے کا احسان مکمل ہے

سرکار کی مدحت کے برکت سے زمانے میں
واللہ ترنم یہ ذی شان مکمل ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویستہ بنارس
متعلم جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

Photex
فوراً

قسم خدا کی ہے یہ شرط عاشقی کے لئے
نبی کا ذکر ضروری ہے زندگی کے لئے

مقام صہبا میں اعجاز دیکھ لے مجدی
نبی نے پھیرا ہے سورج فقط علی کے لئے

ہمیشہ رشک کرونگا مَیں اپنی قسمت پر
حضور رکھ لیں اگر مجھکو نوکری کے لئے

حضور ﷺ سر پہ شفاعت کی باندھ کر دستار
بروز حشر میں آئیں گے اُمتی کے لئے

بلائیں گے وہ ہمیں اپنے روضے پر جس دم
بڑے ادب سے میں جاونگا حاضری کے لئے

ہے عائشہ سے روایت کہ رات میں اٹھ کر
بہاتے اشک تھے سرکار ﷺ اُمتی کے لئے

حسن حسین علی فاطمہ کے صدقے میں
فلک سے آتا ہے مہتاب روشنی کے لیے

گدائے شاہِ اُمم ہوگیا ترنم جو
بنی بہشت بریں بالیقیں اُسی کے لئے

Photex
فوراً

بجھ نہیں سکتی کبھی دل میں وِلا کی روشنی
دل میں روشن ہوگئی نورِ خدا کی روشنی

چاند سورج اور ستارو کی چمک سے خوب تر
ہے چمکتی مصطفی کے نقشِ پا کی روشنی

ظلم سہ کر کہتا ہے ظالم سے یہ صبرِ بلال
کیا بجھے بادِ مخالف سے وفا کی روشنی

اُس کی قسمت کا چمک جائے گا تارہ اوج پر
جس پہ پڑ جائے رُخِ خیر الوری کی روشنی

کیا ڈرا پائے گا مجھکو یہ اندھیرا قبر کا
ہے منور قلب میں نورِ خدا کی روشنی

کہ رہی ہے کربلا کی خاک اے ابن علی
خوب پھیلی تجھ سے دینِ مصطفی کی روشنی

اے ترنم مٹ گی ہے تیرگی سنسار سے
ضوفشاں جب ہوگئی مہرِ ہُدیٰ کی روشنی

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لایبریری بنارس
جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس

Photex
فوراً

ہر طرف سے آ رہی ہے یہ صدا اختر رضا
کشتیِ اہلِ سخن کے نا خدا اختر رضا

زہد و تقویٰ علم و حکمت اور تصوف طب میں بھی
تھا بہت ہی ارفع و اعلیٰ مرا اختر رضا

آپ کی رحلت کے غم میں کہ رہا ہے ہر غلام
ایک صدمہ دل پہ ہے گہرا پڑا اختر رضا

جب ہمارے دل کے اندر اُن کی یادیں ہیں بسی
کیسے کہہ دیں ہوگئے ہم سے جدا اختر رضا

اہلِ دل کہنے لگے آہ و فغاں کرتے ہوئے
سونا سونا کر گئے باغِ رضا اختر رضا

اہلسنت کی زبانوں پر صدا ہے بس یہی
کوئی بھی تم سا نہیں ہے رہنما اختر رضا

آپ کے روئے منور کی زیارت میں کرو
خواب میں اک بار آجائیں شہا اختر رضا

کیوں ترنم کو بھلا ہو خوفِ روزِ حشر کا
ہاتھ میں جب میرے ہے دامن ترا اختر رضا

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویٹ بنارس
مقام جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا تاج نعیم بنارسی لوہٹہ بنارس
مستقل جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

غلد لے جائے گی آقا کی محبت مجھکو
حشر میں ان کی بچائے گی شفاعت مجھکو

در سرکار کی مل جائے گدائی یارب
مال و دولت کی نہیں کوئی بھی حاجت مجھکو

دیکھ لوں میں بھی کسی روز بہار طیبہ
یا نبی آپ کی مل جائے اجازت مجھکو

نعت سرکار دوعالم کا ہے صدقہ واللہ
جو ملی آج زمانے میں ہے شہرت مجھکو

اس لئے رہتی ہے دنیا یہ دوانی میری
کیوں کہ سرکار دوعالم سے ہے نسبت مجھکو

پڑھ کے میں صل علی اس لئے سو جاتا ہوں
تاکہ ہو خواب میں آقا کی زیارت مجھکو

شہر طیبہ کا حسیں دیکھ لوں منظر میں بھی
اے میری موت ذرا دے دے تو مہلت مجھکو

ہوش میں آجا خرد اور سنبھل جا اے دل
کرنی سلطان مدینہ کی ہے مدحت مجھکو

ربط کعبہ کی قسم ذکر شہ بطحا سے
دور ہو جاتے ہیں غم ملتی ہے راحت مجھکو

دشمن آقا سے ہر گز نہ محبت کرنا
کہتا ہے یہ تاج شریعت نے ہدایت مجھکو

جب ترنم دو شہ کون و مکاں ہیں اپنے
کیوں ذرا سا ہو بھلا خوف قیامت مجھکو

Photex
فوراً

منقبت

اک آرزو ہے قلب کے اندر حسن حسین
آ جایئے کبھی مرے گھر پر حسن حسین

تم ہو علی کے لاڈلے زہرا کے تم ہو چین
تم پر یہ جان میری نچھاور حسن حسین

محفل تمہارے نام کی دنیا میں آج بھی
سجتی بصد خلوص ہے گھر گھر حسن حسین

نغمہ تمہارا گاتے ہیں گلشن میں باوضو
بلبل پپیہا اور کبوتر حسن حسین

اُس کا مقام اُونچا ہے شاہوں سے خوب تر
جو بھی تمہارے در کا ہے نوکر حسن حسین

خوشبو سے اُس کی مہکی ہے یہ ساری کائنات
زہرا کلی ہے جس کے گلِ تر حسن حسین

کرتے تھے پیار دوش پہ اپنے بٹھاتے تھے
تم کو ہمیشہ شاہِ پیمبر حسن حسین

جنت میں مجھکو جانے سے روکے گا کون جب
لکھا ہوا ہے تختیِ دل پر حسن حسین

فرما دیا ہے دیکھ ترنم حضور نے
ہیں جنتی جوانوں کے افسر حسن حسین

موبائیل نمبر

9532264376

واٹسپ نمبر

9026464612

نثار حسین رضا نثار رضوی

یارب تری جنت سے دن رات کچھوچھہ میں
انوار کی ہوتی ہے برسات کچھوچھہ میں

مخدوم ترے در سے ہم جیسے غلاموں کے
بگڑے ہوئے بنتے ہیں حالات کچھوچھہ میں

یہ بات حقیقت ہے، یہ زندہ کرامت ہے
مخدوم کے خادم ہیں جنات کچھوچھہ میں

خوش حال وہ رہتے ہیں، آباد وہ رہتے ہیں
جن کے بھی گزرتے ہیں لمحات کچھوچھہ میں

زہرا کے دلارے کی، آقا کے نواسے کی
ہے بٹتی ہر اک لمحہ خیرات کچھوچھہ میں

دیوانے مچلتے ہیں ، اے اشرفِ سمنانی
جب آپ کے گاتے ہیں نغمات کچھوچھہ میں

مخدوم بنے دولہا تقریب ہے شادی کی
ہے چاند ستاروں کی بارات کچھوچھہ میں

سب پھول مہکتے ہیں زہرا کے گلستاں کے
جتنے بھی ترنم ہیں سادات کچھوچھہ میں

نانا ہیں نبی جس کے، بابا ہیں علی جس کے
ایسی وہ ترنم ہے اک ذات کچھوچھہ میں

از فرخ نادر رضا فرخی بنارسی لونڈہ بنارسی

نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
شاہد رضا ترنم
لوہیہ بنارس

کر دو چشم کرم یا نبی یا نبی
دور ہو جائے غم یا نبی یا نبی

تم ہو نور خدا ، تم ہو سب سے جدا
تم ہو شاہ اُمم، یا نبی یا نبی

میرے اعمال محشر میں جس دم کھلیں
میرا رکھنا بھرم یا نبی یا نبی

دور شہر مدینہ سے رہ کر بہت
روتے رہتے ہیں ہم یا نبی یا نبی

ساری دنیا میں کوئی بھی ملتا نہیں
آپ سا محترم، یا نبی یا نبی

بیٹھتے اُٹھتے چلتے ہوئے لیٹ کر
لب پہ ہو دم بدم ، یا نبی یا نبی

چاند ، سورج ، ستارے ، گگن ، آپ کا
چومتے ہیں قدم، یا نبی یا نبی

مجھکو طیبہ میں بلوا کے دکھلایئے
اپنا پیارا حرم، یا نبی یا نبی

آپ کا نام لیتے تھے پیارے بلال
سہ کے ظلم و ستم، یا نبی یا نبی

اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجئے
عمر ہوتی ہے کم، یا نبی یا نبی

ہمکو کو اُن سے محبت ہوئی اِس قدر
کرتے رہتے ہیں ہم، یا نبی یا نبی

نعت لکھتا رہے یہ ترنم رضا
آپ کی دم بدم، یا نبی یا نبی

از قلم شاہد رضا تنمر بنارسی

شان سے نورِ خدا صلی علیٰ کی گود میں
بیٹھے ہیں شبیر و شبر مصطفےٰ کی گود میں

چھٹ گئیں تاریکیاں روشن زمانہ ہوگیا
آئے جب شاہِ مدینہ آمنہ کی گود میں

حضرت مولیٰ علی کی آج قسمت جاگ اُٹھی
سو رہے ہیں مصطفےٰ شیر خدا کی گود میں

کہتی ہے دنیا جنہیں بی فاطمہ خیر النساء
پرورش پائی انہوں نے مصطفیٰ کی گود میں

آسماں کی گود میں جیسے چمکتا چاند ہے
ایسے ہیں شبیر میرے کربلا کی گود میں

ایک ہیں مولیٰ حسن تو ، دوسرے مولیٰ حسین
پھول ایسے دو کھلے ہیں فاطمہ کی گود میں

ہے ترنّم کی تمنا دم نکل جائے خدا
نعتِ اقدس گنگناتے مصطفےٰ کی گود میں

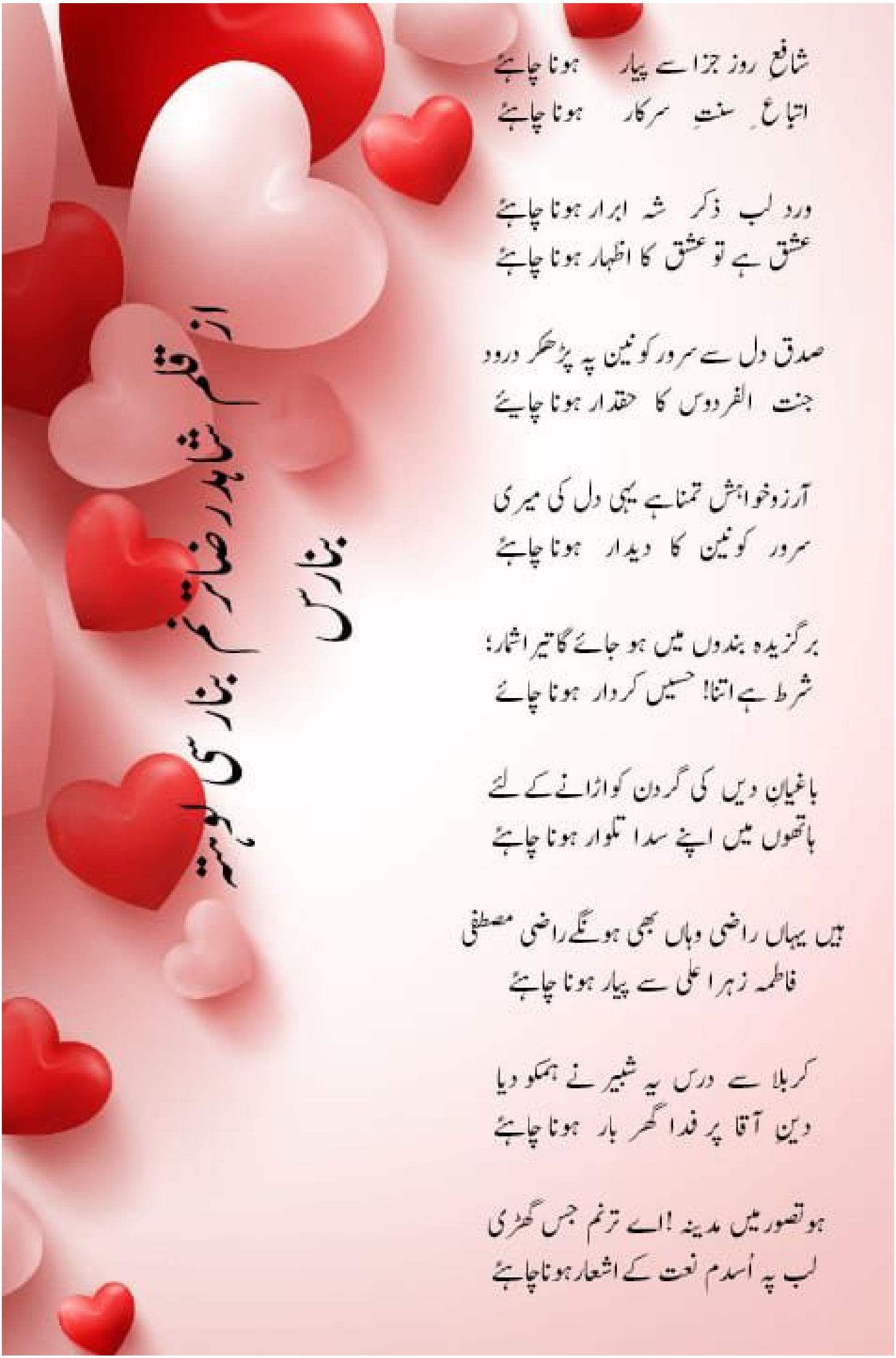

شافعِ روزِ جزا سے پیار ہونا چاہئے
اتباعِ سنتِ سرکار ہونا چاہئے

وردِ لب ذکرِ شہ ابرار ہونا چاہئے
عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہئے

صدقِ دل سے سرورِ کونین پہ پڑھکر درود
جنت الفردوس کا حقدار ہونا چاہئے

آرزو خواہش تمنا ہے یہی دل کی میری
سرورِ کونین کا دیدار ہونا چاہئے

برگزیدہ بندوں میں ہو جائے گا تیرا شمار؛
شرط ہے اتنا! حسینی کردار ہونا چاہئے

باغیانِ دیں کی گردن کو اڑانے کے لئے
ہاتھوں میں اپنے سدا تلوار ہونا چاہئے

ہیں یہاں راضی وہاں بھی ہونگے راضی مصطفی
فاطمہ زہرا علی سے پیار ہونا چاہئے

کربلا سے درس یہ شبیر نے ہمکو دیا
دینِ آقا پر فدا گھر بار ہونا چاہئے

ہو تصور میں مدینہ !اے ترنم جس گھڑی
لب پہ اُسدم نعت کے اشعار ہونا چاہئے

القرآن الکریم

چھوڑ کر شاہِ مدینہ کی محبت کا سفر
کر نہیں سکتا کبھی میں مال و دولت کا سفر

ایک پل میں فرش سے عرش بریں پر وہ گئے
دیکھ کر حیراں خرد ہے جانِ رحمت کا سفر

بحر عشق مصطفٰے میں ڈوب کر جیتے رہو
ایک دن تم بھی کروگے رشک جنت کا سفر

ہے یقیں اب منزلِ مقصود مل ہی جائے گی
کر رہی ہے دل کی دھڑکن اُن کی اُلفت کا سفر

بحر عصیاں میں ہوں ڈوبا سر سے لے کر پاؤں تک
آہ کر پاؤں گا کیسے میں قیامت کا سفر

ورنہ کھاؤ گے جہاں میں در بدر کی ٹھوکریں
ہو نہ ہرگز چھوڑ کر اُن کی شریعت کا سفر

ایک دن میں بھی کروں گا ان شاءاللہ دیکھنا
خانۂ کعبہ سے طیبہ کی زیارت کا سفر

غوث و خواجہ اور رضا کی راہ پر چل کر سدا
آؤ آؤ ہم کریں آقا کی مدحت کا سفر

راستہ عشقِ نبی کا جا رہا ہے خلد کو
ہے ترنم اِس پہ جاری اہلِ سنت کا سفر

نعت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
شاہد رضا ئرنم
لوہنہ بنارس

رضا نگر
دھنی پور لوہنہ
بنارس

کوئی ترکیب، نہ نسخہ، نہ دوا، دے کوئی
ہر قدم پر مجھے ملتی ہے مدد آقا کی
اُن کا بیمار ہوں میں خاکِ شفا دے کوئی
کیسے پھر مجھکو زمانے میں گرا دے کوئی

قافلے والوں سے اب مجھکو ملا دے کوئی
کوئی محبوب نہیں رب کے پیمبر کی طرح
راستہ شہر مدینہ کا بتا دے کوئی
ہے کوئی گر تو مجھے لاکے دکھا دے کوئی

مجھ پہ حق بہر خدا اپنا جما دے کوئی
ڈھونڈنا بعد میں تمثیل مرے آقا کی
اب ٹکٹ طیبہ کا کنفرم کرا دے کوئی
اعلیٰ حضرت کی طرح پہلے تو لا دے کوئی

دل ہے بے چین مرا فرقتِ طیبہ میں بہت
لطف آئے گا بہت نعتِ نبی پڑھنے میں
نعت محبوب دو عالم کی سنا دے کوئی
میری آواز سے آواز ملا دے کوئی

کس میں ہمت ہے کہ سلطان مدینہ کے سوا
عظمتِ سید ابرار سے جو منھ پھیرے
پھر سے ڈوبے ہوئے سورج کو پھرا دے کوئی
اس کی گردن سر بازار اُڑا دے کوئی

ہم ہیں سرکارِ دو عالم کے دوانے سچے
جب بسایا ہے یہاں ہند میں خواجہ نے ہمیں
ایسے کیسے ہمیں دنیا سے مٹا دے کوئی
ایسی طاقت نہیں جو ہم کو بھگا دے کوئی

خاک تھوڑی سی مدینے کی کفن پر میرے
مصطفےٰ سید کونین کے صدقے میں خدا
بہر خلاقِ جہاں لاکے لگا دے کوئی
گھر مدینے میں ترنم کا بنا دے کوئی

از قلم شاہد رضا تبسم بنارسی لمیٹڈ بنارس

اُمّت کے غم میں ہر گھڑی شاہ امم رہے
ان کے گناہگار پہ لطف و کرم رہے

جب سے رسول پاک کے مجھ پر کرم رہے
کافور سارے زیست سے رنج و الم رہے

جبریل جاکے رُک گئے سدرہ پہ یا نبی!
اور لا مکاں میں آپ کے پڑھتے قدم رہے

آئیں لحد میں جس گھڑی سلطان انبیاء
مولی ! زباں پہ نغمۂ شاہ امم رہے

یہ رب کائنات سے ہر وقت ہے دعا
اسلام کا جہان میں اونچا علم رہے

قربان عشق ہوگیا حضرت بلال پر
عشق نبی میں سہتے جو ظلم و ستم رہے

احمد رضا کی علمی لیاقت نہ پوچھئے
عشق نبی میں ہر گھڑی چلتے قلم رہے

ماں باپ کی جو کرتا ہے خدمت جہان میں
اس کے لئے سجی اے ترنم اِرم رہے

جھوم کر حور و ملک ہر ایک لمحہ عرش پر
پڑھتے ہیں سلطانِ طیبہ کا ترانہ عرش پر

جاگ اُٹھے شمس و قمر کے اور ستاروں کے نصیب
مصطفٰے کے جب پڑے نقشِ کفِ پا عرش پر

رب سے ملنے کے لئے سج دھج کے پوری شان سے
ہے مدینے سے چلا اسریٰ کا دولہا عرش پر

وجد میں حورانِ جنت اور ملائک بھی سبھی
پڑھتے ہیں صبح و مسا اُن کا قصیدہ عرش پر

لائے تھے تحفہ نمازوں کا وہ اُمّت کے لئے
جب گئے تھے رب سے ملنے میرے آقا عرش پر

کوئی جاتا چاند پر ہے تو تعجب کچھ نہیں
دیکھئے پل میں گئے شاہِ مدینہ عرش پر

گر نہ آتے میرے آقا نور بن کر دہر میں
یوں نہ ہوتا چاند کا پھر جگمگانا عرش پر

کہتا ہے اپنی طرح تو سید کونین کو
کیا ہوا ہے نجدیا تیرا بھی جانا عرش پر

اے ترنم جو نبی پر پڑھتے رہتے ہیں درود
ہے چمکتا اُن کی قسمت کا ستارہ عرش پر

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس

منقبت

از قلم
شاہد رضا تراب بنارسی

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

رضا نگر
دھنی پور لوہتہ بنارس

ہے نقش جس کے دل پہ ترا نام یا حسین . مجھ کو خریدا آپ کی اُلفت نے یا امام
کیسے جہاں میں ہوگا وہ ناکام یا حسین اب کیا لگائے کوئی مرا دام یا حسین

.

.

زینب کی پارسائی کے صدقے میں اب مرا . سایہ فگن ہے آپ کا لطف و کرم ، مجھے
سارا بنا دو بگڑا ہوا کام یا حسین . گھیرے گی کیسے گردشِ ایام۔۔۔ یا حسین

.

.

.

جھے میں آئیں آپ کے سب نیک نامیاں . خنجر بھی ہو گلے پہ تو مت چھوڑنا نماز
لیکن یزید ہوگیا،، بدنام،، یا حسین . یہ آخری تھا آپ کا پیغام یا حسین

.

.

بڑھتی ہی جارہی ہے مرے دل کی تشنگی . نغمے سناؤں آپ کے روضے کے سامنے
اب دید کا پلا بھی دو اک جام یا حسین ایسی بھی گزرے کاش کبھی شام یا حسین

.

.

سوکھے گلے پہ شمر نے خنجر چلا دیا . واللہ صرف ایک ترنم پہ ہی نہیں
بد بخت ہوگیا ہے وہ گمنام یا حسین فیض و کرم ہے سب پہ ترا نام یا حسین

کربلا میں جانے والا ظلم سے ڈرتا ہے کیا؟
مصطفیٰ کا چاہنے والا کبھی مرتا ہے کیا؟

اپنے جیسا بولتا ہے مصطفی کو نجدیا
یہ بتا سورج اشارے سے تیرے چلتا ہے کیا؟

رات میں اٹھ اٹھ کے امت کے لئے
روتے نبی
یاد میں کوئی کسی کے اس طرح روتا ہے کیا؟

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس
9532264376
7084574957

القرآن الکریم

از قلم شاہد رضا نرم نباسی لوہتہ نباسی

خدا کردے عطا سرکار کا صدقہ تروتازہ
کھجوریں کھاؤں جاکے طیبہ میں عجوہ تروتازہ

جو مرجائے گا لے کے سینے میں سرکار کی اُلفت
تو باغ خلد میں کھائے گا وہ میوہ تروتازہ

خدا کے فضل سے شاہِ مدینہ کی عنایت سے
مرے افکار کے گلشن کا ہے غنچہ تروتاز

بساکر اپنی آنکھوں میں جمالِ گنبدِ خضریٰ
میں پڑھتا ہوں نبی کی نعت کا نغمہ تروتازہ

ستائے گی بھلا کیوں پیاس کی شدت سر محشر
پلائیں گے مجھے کوثر مرے آقا تروتازہ

وضو شبنم سے کرکے مصطفیٰ پر پھول گلشن کے
درود پاک پڑھتے ہیں ہر اک لمحہ تروتازہ

عقیدہ سنیوں کا ہے کہ بعد موت تربت میں
غلامِ مصطفیٰ کا رہتا ہے لاشہ تروتازہ

مرے ماں باپ کی دیکھو دعاؤں سے جہاں والو
مرا رہتا ہے بھولوں کی طرح چہرہ تروتازہ

بجھائی ہے صحابہ نے ترنم تشنگی اپنی
جو انگشتِ نبی سے نکلا ہے چشمہ تروتازہ

جس دل میں عشق شاہ مدینہ بسا نہیں
کامل وہ رب کا بالیقیں بندہ ہوا نہیں

آدم سے لیکے عیسٰی تک آئے نبی بہت
لیکن شہ اُمم سا کوئی بھی ہوا نہیں

جنت میں کیسے جائے گا میدان حشر سے
محبوب کبریا پہ جو دل سے فدا نہیں

روح الامین بولے یہ سنسار چھان کر
مجھکو حضور ﷺ آپ سا کوئی ملا نہیں

عشق نبی کی شمع جلائی ہے قلب میں
اب تیرگی کا قبر میں خطرہ ذرا نہیں

جب یاد آگئی ہے سکینہ کی پیاس کی
عباس نے فرات کا پانی پیا نہیں

اُسکا کبھی بھی خلد میں ہوگا نہ داخلہ
جسکے بھی دل میں عشق شہ دوسرا نہیں

بن مانگے سب ملا ہے دیار رسول سے
پھر کیوں کہوں حضور کا صدقہ ملا نہیں

دنیا کی زندگی ہو یا میدان حشر ہو
رسوا نبی کا شیدا کہیں پر ہوا نہیں

پڑھتا ہے فضل رب سے ترنم نبی کی نعت
اس میں کمال کچھ بھی قسم سے مرا نہیں

ماہِ رمضان المبارک

آیا موسم سہانا ہے رمضان کا
کتنا پیارا مہینہ ہے رمضان کا

چھائی ہے چار سو جو گھٹا نور کی
جان لیجے یہ صدقہ ہے رمضان کا

روزہ رکھیں عبادت کریں جھوم کر
فرض ہم سب پہ روزہ ہے رمضان کا

رب نے قرآں اتارا ہے اِس ماہ میں
مرتبہ کتنا اونچا ہے رمضان کا

شادمانی مسرت سے دل جھوم اُٹھا
چاند جب میں نے دیکھا ہے رمضان کا

اپنے فرمان میں رب کے محبوب نے
فضل ہمکو بتایا ہے رمضان کا

مغفرت رب سے اپنی کرا لیجئے
اے ترنم تقاضہ ہے رمضان کا

از قلم
شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس
موبائل نمبر 9532264376
واٹسپ نمبر 9026464612

پیش کردہ شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

حفظ کی دستار کا یہ بھی سماں کیا خوب ہے
حافظوں کا دیکھ لیجے کارواں کیا خوب ہے

تیس پارے ہوگئے محفوظ اِن کے دل میں اب
اِن پہ فضلِ سیدِ کون ومکاں کیا خوب ہے

افضل وشاہد، علی، صدّام، ذاکر اور شمیم
سب بنے ہیں آج دولہایہ سماں کیاخوب ہے

مَدرَسہ خاتونِ جنّت کا یہ سب فیضان ہے
چھائی رحمت کی یہاں جو بدلیاں کیاخوب ہے

محنت و کاوش ہے سب حافظ غیاث الدین کی
بالیقیں اِن سب پر اِن کا سائباں کیاخوب ہے

باپ ماں، بھائی، بہن خوشیوں میں ہے سَرشار سب
ک طرح سے اِن سبھوں کی عیدیاں کیاخوب ہے

اے ترنّم پوچھنا کیا اِن کے رتبے اور مقام
ہر گھڑی اِن پر کرم ربّ جہاں کیا خوب ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

القرآن الکریم

انہ قلم شاہد رضا ترنم بنا رسی لوھتی

دیکھنے منظر سُہانے چل مدینہ چلتے ہیں
نور و نکہت میں نہانے چل مدینہ چلتے ہیں

آئے وہ جو عشقِ احمد میں بہت بیمار ہو
حالِ دل اپنے سنانے چل مدینہ چلتے ہیں

اپنی نظروں میں بسا کر گنبد خضریٰ شریف
تیرگی دل کی مٹانے چل مدینہ چلتے ہیں

عاشقِ خیرالوریٰ پڑھ پڑھ کے بسم اللہ شریف۔
پیاس زمزم سے بجھانے چل مدینہ چلتے ہیں

مصطفٰے صلی علیٰ کی رحمتوں کے ہر گھڑی
سر پہ ہونگے شامیانے چل مدینہ چلتے ہیں

واسطہ دے کر علی کا فاطمہ حسنین کا
پنجتن کی بھیک پانے چل مدینہ چلتے ہیں

دیکھنے روضہ نبی کا پانے بخشش کی سند
غوث و خواجہ کے دِوانے چل مدینہ چلتے ہیں

ہوگئی جب نعت پوری کہ اُٹھے جامی یہی
مصطفٰے کو اب سنانے چل مدینہ چلتے ہیں

ڈوب کر دریائے رحمت میں ترنم با ادب
نعتِ سرور گنگنانے چل مدینہ چلتے ہیں

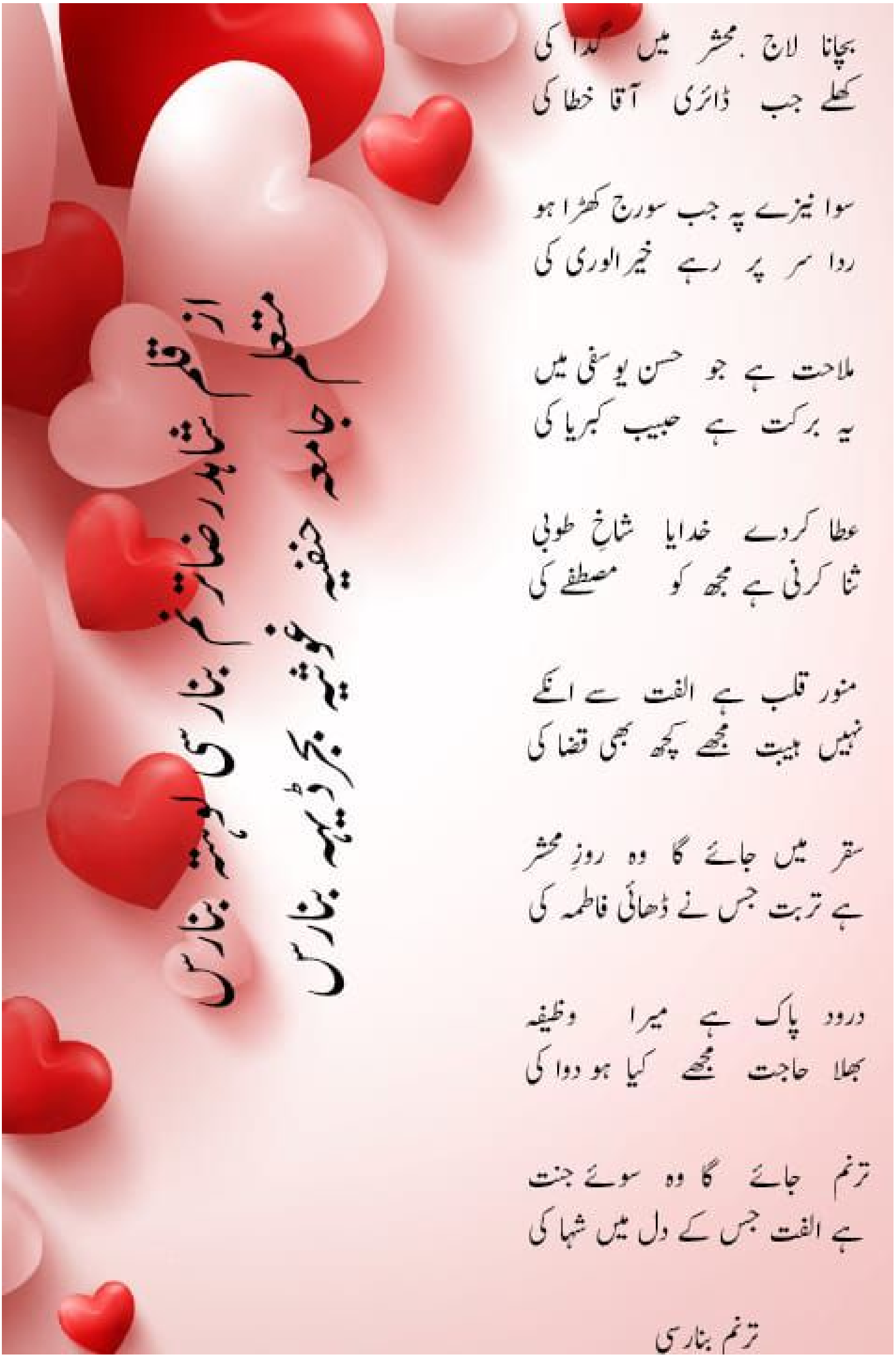

بچانا لاج محشر میں گدا کی
کھلے جب ڈائری آقا خطا کی

سوا نیزے پہ جب سورج کھڑا ہو
ردا سر پر رہے خیر الوری کی

ملاحت ہے جو حسن یوسفی میں
یہ برکت ہے حبیب کبریا کی

عطا کردے خدایا شاخِ طوبیٰ
ثنا کرنی ہے مجھ کو مصطفےٰ کی

منور قلب ہے الفت سے انکے
نہیں ہیبت مجھے کچھ بھی قضا کی

سقر میں جائے گا وہ روزِ محشر
ہے تربت جس نے ڈھائی فاطمہ کی

درود پاک ہے میرا وظیفہ
بھلا حاجت مجھے کیا ہو دوا کی

ترنم جائے گا وہ سوئے جنت
ہے الفت جس کے دل میں شہا کی

ترنم بنارسی

منقبت

عطائے سید کونین علی کے لختِ جگر جناب فاطمۃ الزہرا کے نور
نظرِ شہزادۂ حسنین کریمین شہنشاہِ ہندوستان فخرِ ہندوستان
جانِ ہندوستان * حضور خواجہ غریب نواز معین الدین *
چشتی رحمتہ علیہ اجمیر شریف

چمن دینِ شریعت کا بسایا میرے خواجہ نے
نصیبہ ہند کا کس نے جگایا میرے خواجہ نے

نہ اترے گا قیامت تک نشہ عشق محمد کا
جسے بھی دید کا شربت بلایا میرے خواجہ نے

سبھی ہندوستاں والے بھٹکتے تھے اندھیروں میں
اندھیروں سے کہو کس نے بچایا میرے خواجہ نے

کٹورے میں انا ساگر کا پانی بھی چلا آیا
کہا خادم نے جب۔ تجھ کو بلایا میرے خواجہ نے

کرائیں گے شفاعت مصطفےٰ اُس کی قیامت میں
جسے اپنا جہاں میں ہے بنایا میرے خواجہ نے

نہ کیوں اجمیر جاؤں جھوم کر کہتا ہے دیوانہ
مجھے بھی جب محبت سے بلایا میرے خواجہ نے

نبی کے عشق کا دیپک جلا کر ہند میں یارو
زمینِ ہند کا رتبہ بڑھایا میرے خواجہ نے

شریعت کا ترنم تھام کے دامن زمانے میں
عمل کرتے رہو جتنا بتایا میرے خواجہ نے

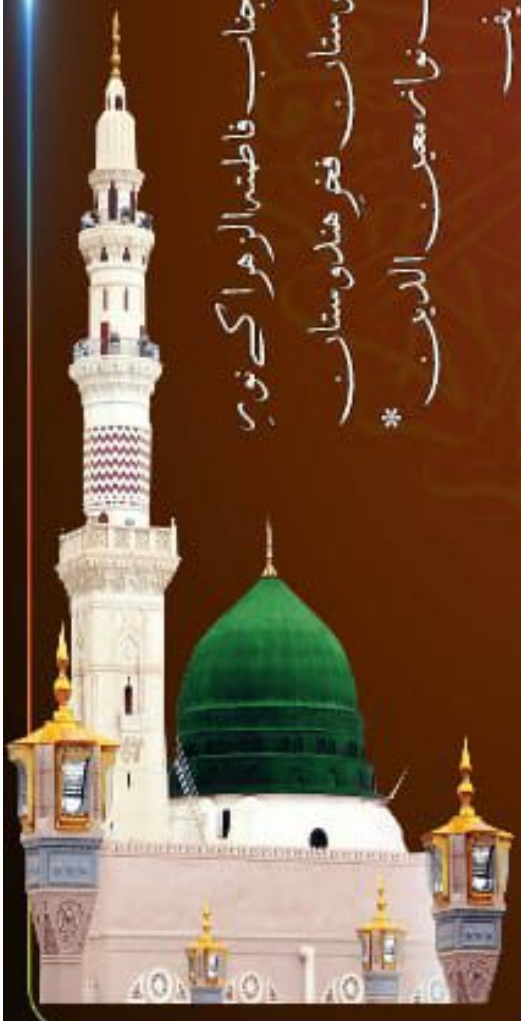

دین کا روشن ستارا مدرسہ احمد رضا
علم و حکمت کا منارہ مدرسہ احمد رضا

نام سے منسوب ہے احمد رضا کے اسلئے
اہل سنت کا ہے پیارا مدرسہ احمد رضا

کر دیا لوہتہ کو روشن جس نے نورِ علم سے
ہے وہ علمی گاہوارہ مدرسہ احمد رضا

حضرتِ عبدالمحیط، عبدالرشید، ارقم جو ہیں
یہ ہیں بُنیادو سہارا، مدرسہ احمد رضا

حضرتِ ناظم بہاءالدیں صبیح احمد نے بھی
خوب محنت سے سنوارا مدرسہ احمد رضا

محنت وکاوش ہے مکتب کے سبھی احباب کی
یہ چمکتا جو ادارہ مدرسہ احمد رضا

مسلک احمد رضا کا ایک سچا ترجماں
مادرِ علمی ہمارا مدرسہ احمد رضا

مسلک احمد رضا کا ایک سچا ترجمان
مادرِ علمی ہمارا مدرسہ احمد رضا

سیکھنے کے واسطے ہے درسِ قرآن و حدیث
اے ترنم اک سہارا مدرسہ احمد رضا

رضا نگر، دھنی پور، لوہتہ بنارس
بمنیت مدرسہ دارالعلوم امام احمد رضا
از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

نعت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
شاہد رضا ترنم
لوہتہ بنارس

رضا نگر
دھنی پور لوہتہ
بنارس

زمانے بھر میں بھلا کون پوچھتا مجھکو
کرم ہے اُن کا جو اپنا بنا لیا مجھکو

نبی کی بزم میں پڑھتا ہوں نعت میں جب بھی
مچل کے دیتے ہیں اہلِ سخن دعا مجھکو

مریضِ عشق ہوں سرکار یہ کرم کر دو
تمہارے در کی ہی بس چاہیے ہوا مجھکو

زمینِ ہند پہ مدت سے ہوں پریشاں میں
اسیرِ غم سے شہا کر دو اب رہا مجھکو

تمہاری دید کی پیاسی بہت ہیں یہ آنکھیں
شرابِ دید پلا دیجئے شہا مجھکو

نبی کے شہر میں رہنے کے واسطے ہر پل
خدایا تھوڑی سی کر دے عطا جگہ مجھکو

ہمیشہ اپنے کرم کے حصار میں رکھنا
نہ کرنا خود سے مرے مصطفٰے جدا مجھکو

تو اپنی سوچ مری فکر چھوڑ دے فجدی
بروزِ حشر نبی کا ہے آسرا مجھکو

نظارہ گنبدِ خضری کا میں بھی کر لوں گا
حضور کر دیں جو اذنِ سفر عطا مجھکو

اے میرے پیارے ترنم تو آجا دامن میں
بلائیں حشر میں کہہ کر یہ مصطفٰے مجھکو

از قلم شاہد رضا تبسم بنارسی لوٹ بنارس

روز و شب کا مشغلہ صلی علی
درد دل کی ہے دوا صل علی
لب پہ ہر دم ہے سجا صل علی
دل کی ڈھڑکن کی صدا صل علی
جان و دل تم پر فدا صلی علی
میں تمہارا ہوں گدا صلی علی
گلشن اسلام کو مہکا گیا
وہ نواسہ آپ کا صلی علی
خلد میں جائیں گے عشاق نبی
آپ کی کرتے ثنا صلی علی
جب ہوئے جلو نما دنیا میں وہ
گونج اٹھی یہ صدا صلی علی
مٹھی میں پاکر اشارہ آپ کا
سنگ ریزوں نے پڑھا صل علی
مشکلیں کیوں کر ڈرائیں گی مجھے
ہے وظیفہ جب مرا صل علی
دیکھ کر فاروق نے روئے نبی
چھوم کر ہے پڑھ لیا صلی علی
بلبلیں کویل پپیہا روز و شب
سب ہی ہیں نغمہ سرا صلی علی
تیری چوکھٹ چھوڑ کے جائیں کہاں
سیدی یا مصطفی صل علی

منقبت
امام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

از قلم
شاہد رضا ترنم
لوہتہ بنارس

ہر شخص کی زباں پہ ہے نغمہ حسین کا
لو پھر سے آگیا ہے مہینہ حسین کا

دوزخ کو چھوڑ ، خلد کی جانب نکل پڑے
کربل میں "حر" نے جب سنا خطبہ حسین کا

قدموں میں اُن کے دوڑ کے آتا فراءت بھی
خیمے سے گر جو ہوتا اشارہ حسین کا

نام و نشاں یزید کا دنیا سے مٹ گیا
لیکن جہاں میں ہوتا ہے چرچہ حسین کا

اس پر مرے حضور کا ہر وقت ہے کرم
جو دل سے ہوگیا ہے دیوانہ حسین کا

اللہ کا کرم ہے شہ دیں کی ہے عطا
سنی سجا رہے ہیں جو جلسہ حسین کا

روئے زمیں پہ ایسا کہیں بھی نہیں ہوا
کربل میں جیسا ہوگیا سجدہ حسین کا

دامن سبھی کا بھرتے ہیں اپنے ہوں یا ہوں غیر
کتنا سخی ہے دیکھو گھرانہ حسین کا

اُنگلی کے اک اشارے جو توڑ دے قمر
ایسا جہاں میں صرف ہے نانا حسین کا

پی کے شرابِ عشق ترنم بنارسی
گاتا رہے گا جھوم کے نغمہ حسین کا

کیا بتاؤں میں کہ کیا ہیں اہل بیت مصطفیٰ
رشکِ دینِ مصطفیٰ ہیں اہل بیت مصطفیٰ
مشعلِ راہِ وفا ہیں اہلِ بیتِ مصطفیٰ
پیشوا ہیں مقتدیٰ ہیں اہلِ بیت مصطفیٰ
خود رہیں فاقے سے اور سب کو کھلائیں پیٹ بھر
بالیقیں بحرِ سخا ہیں اہل بیت مصطفیٰ
حضرتِ مشکل کشا، شبیر و شبر، فاطمہ
بالیقیں سب سے جدا ہیں اہلِ بیتِ مصطفیٰ
قیصر و کسریٰ کا ہر پل ذکر میں کیوں کر کروں
میرے لب کا تذکرہ ہیں اہل بیت مصطفیٰ
گلشنِ دیں کا چمن ہے آج تک جو عطر بیز
نعم وہ بوئے وفا ہیں اہلِ بیت مصطفیٰ
دیکھ کر یہ کہہ اٹھے اہل محبت بار بار
رب تعالی کی عطا ہیں اہل بیت مصطفیٰ
انکی باتوں پر چلے تو جائیں گے فردوس میں
راہِ حق کا آئنہ ہیں اہل بیت مصطفیٰ
بے اجازت جنکے گھر آئے نہ حضرت جبرائیل
رکھتے اونچا مرتبہ ہیں اہل بیت مصطفیٰ
کون ہے دیں کا محافظ بعد شاہِ دوسرا
ہاں یہی تو رہنما ہیں اہل بیت مصطفیٰ
چاند سورج اور ستارے ہی نہیں تم پر فدا
بلکہ یہ ارض و سما ہیں اہل بیت مصطفیٰ
مانگنا ہے مانگ لو تم اے ترنم قادری
صاحب جود و عطا ہیں اہل بیت مصطفیٰ

القرآن الکریم

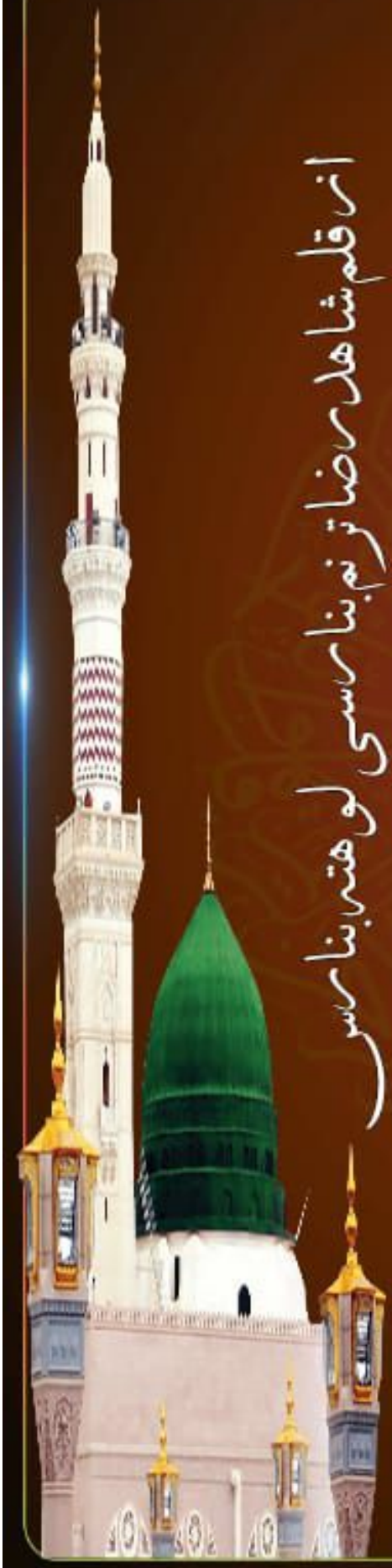

انہ قلم شاھد رضا ترنم بنا سی لو ھتب بنا سی

کیجے حمد خدا جھومتے جھومتے
دور ہو نعت کا جھومتے جھومتے
ہو رقم نعتِ محبوبِ رب العلی
چل قلم اب ذرا جھومتے جھومتے
جائے گا خلد میں ایک دن دیکھنا
عاشقِ مصطفٰے جھومتے جھومتے
میری خواہش ہے یارب کروں عمر بھر
مدحتِ مصطفٰے جھومتے جھومتے
جب کہیں بھی ہوا حسن کا تذکرہ
والضحیٰ لکھ دیا جھومتے جھومتے
اک اشارے سے سلطانِ کونین کے
چاند ٹکڑے ہوا جھومتے جھومتے
معتبر سب سے بعدِ خدا ہیں نبی
دل نے دی یہ صدا جھومتے جھومتے
بلبلانِ چمن روز و شب کرتی ہیں
اُن کی مدح و ثنا جھومتے جھومتے
قم باذنی کہا جب مرے غوث نے
مردہ زندہ ہوا جھومتے جھومتے
حکم سرکار سے آئے ہندوستاں
میرے خواجہ پیا جھومتے جھومتے
کعبہ کعبے کا ہے روضۂ مصطفٰے
یہ رضا نے کہا جھومتے جھومتے
اختر قادری فضل شاہِ زمن
خلد میں چل دیا جھومتے جھومتے
آ ترنم رضا اُن کی نعتیں سنا
مرحبا مرحبا جھومتے جھومتے

لطف آئے گا دو عالم پہ جا کر دیکھو
رحمت و نور کی بارش میں نہا کر دیکھو

گلشن زیست کی ویرانیاں مٹ جائیں گی
انکی الفت کے دیئے دل میں جلا کر دیکھو

شہر طیبہ میں بلائیں گے حبیب داور
لو شہنشاہ مدینہ سے لگا کر دیکھو

بادشاہان جہاں تیرے قدم چومینگے
سر پہ نعلین شہ بطحا سجا کر دیکھو*

فکر و جاں، قلب و جگر تیرے معطر ہونگے
"نغمہء صلّ علیٰ" لب پہ سجا کر دیکھو

رحمت و نور کی برسات ترنم ہوگی
محفل نعت نبی گھر میں سجا کر دیکھو

از قلم. شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم شاہد رضا نرمل
بنارسی لونہ بنارس

کروں جانِ عالم کی مدحت برابر
مرے دل کی ہے بس یہ چاہت برابر

خدارا کریں ہم پہ فرحت کا سایہ
ستاتی ہے غم کی تمازت برابر

چلا جائے وہ مصطفٰے کے نگر میں
جسے چاہئے چین و راحت برابر

تصور مجھے لے کے جاتا ہے طیبہ
میں کرتا ہوں جب اُن کی مدحت برابر

خدا زندگی کے چمن میں جھما جھم
برستا رہے ابرِ رحمت برابر

میں جاؤں گا کب ان کے روضے پہ یا رب
رلاتی ہے طیبہ کی فرقت برابر

جو گستاخ شاہِ مدینہ ہے اُس پر
خدا کی برستی ہے لعنت برابر

خدا ہوگا راضی، نبی ہوں گے راضی
یتیموں کی کیجے کفالت برابر

نبی مکرم کی مدحت کے صدقے
چمکنے لگی میری قسمت برابر

بدل جائے گی آپ کے دل کی دنیا
پڑھا کیجیے اُن کی سیرت برابر

ہر اک موڑ پر میرے آقا تمہاری
سبھی کو پڑے گی ضرورت برابر

شہنشاہ طیبہ پہ حسبِ ضرورت
اُترتی تھی قرآں کی آیت برابر

ابوبکر و فاروق عثماں علی کی
رکھا کیجیے دل میں رغبت برابر

شہ دیں کے گلشن میں بی فاطمہ کی
کلی کھلتی ہے خوب صورت برابر

مسلمانوں کر لو گناہوں سے توبہ
قریب آ رہی ہے قیامت برابر

وہ کرتے تھے کاندھے پہ اپنے بٹھا کر
حسین و حسن سے محبت برابر

ہے تاج شریعت کی تصویر دل میں
میں کرتا ہوں اُن کی زیارت برابر

ترنم تری شاعری میں یہ دیکھا
جھلکتی ہے آقا کی اُلفت برابر

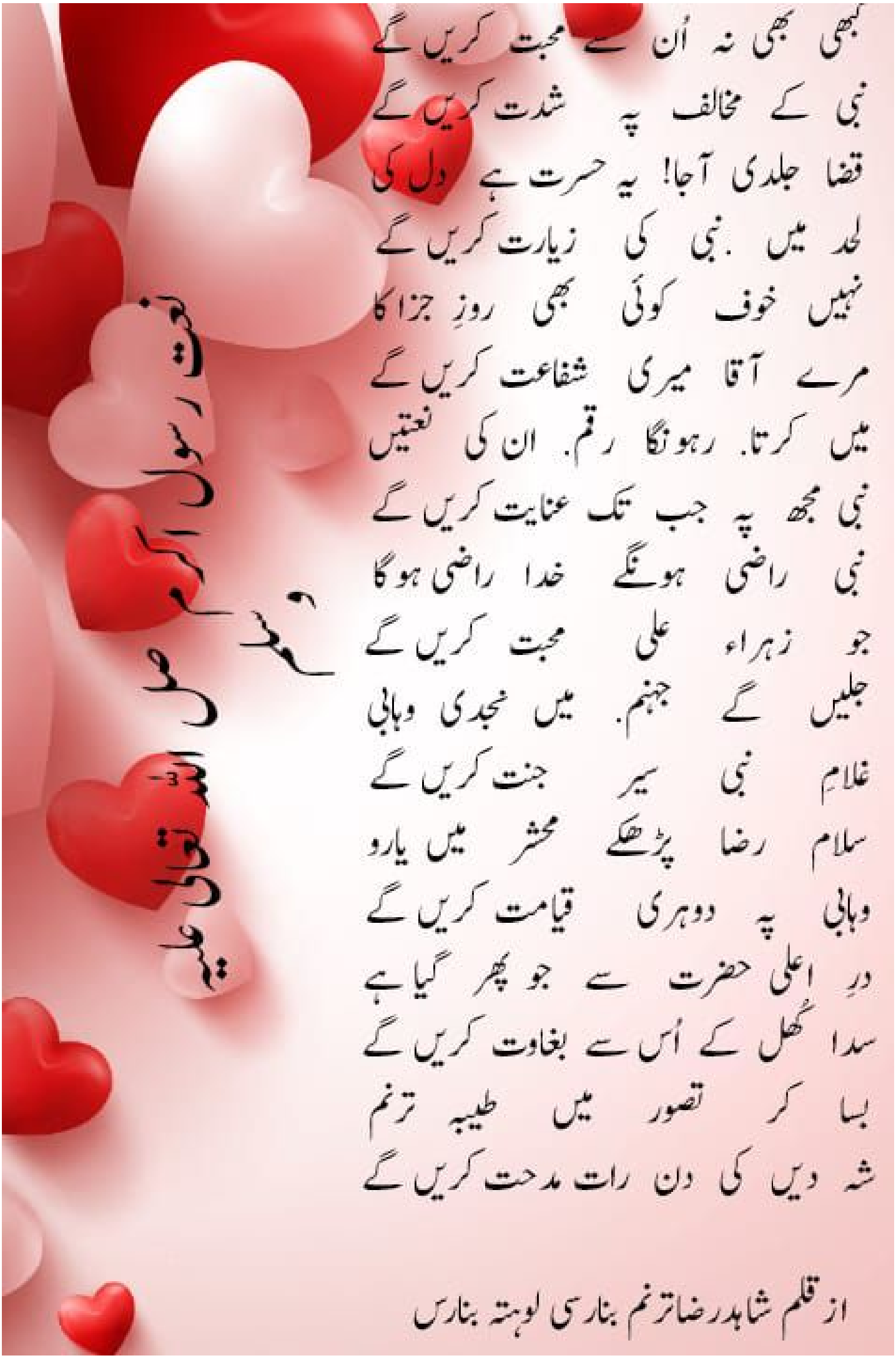

کبھی بھی نہ اُن سے محبت کریں گے
نبی کے مخالف پہ شدت کریں گے
قضا جلدی آجا! یہ حسرت ہے دل کی
لحد میں .نبی کی زیارت کریں گے
نہیں خوف کوئی بھی روزِ جزا کا
مرے آقا میری شفاعت کریں گے
میں کرتا. رہونگا رقم. ان کی نعتیں
نبی مجھ پہ جب تک عنایت کریں گے
نبی راضی ہونگے خدا راضی ہوگا
جو زہراء علی محبت کریں گے
جلیں گے جہنم. میں نجدی وہابی
غلامِ نبی سیر جنت کریں گے
سلام رضا پڑھکے محشر میں یارو
وہابی پہ دوہری قیامت کریں گے
درِ اعلی حضرت سے جو پھر گیا ہے
سدا گھل کے اُس سے بغاوت کریں گے
بسا کر تصور میں طیبہ ترنم
شہ دیں کی دن رات مدحت کریں گے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

از قلم شاہد رضا تاجؔ نعیمی بنارسی

دیکھ لو قرآن میں رحمان کا فرمان ہے
عشق سرکارِ ﷺ دوعالم دولت ایمان ہے
آپ کے قدموں پہ آقا ﷺ زندگی قربان ہے
میں گدا ہوں آپ کا میری یہی پہچان ہے
میں نے دیپک ہے جلایا آپ کے ہی عشق کا
دل کی دنیا کیسے کہدو یا نبی ﷺ ویران ہے
جس نے دیکھے ہیں مناظر شہر طیبہ کے حسیں
پھر کرے جنت کی خواہش وہ بڑا نادان ہے
موت آجائے مجھے نعتِ نبی ﷺ پڑھتے ہوئے
یا الٰہی ایک مدت سے یہی ارمان ہے
مظہر ذاتِ خدا ہیں سرور کون و مکاں
خوبصورت اُن کا چہرہ اُن کی اونچی شان ہے
اندھے مجدی عشق کا چشمہ لگا کر دیکھ لے
مصطفی ﷺ کا پڑھنا خطبہ خالقِ قرآن ہے
صرف اتنا ہی کہا تھا المدد یا مصطفی ﷺ
رُخ بدلنے کے لئے تیار اب طوفان ہے
گردنیں اپنی کٹا دیں گے نبی ﷺ کے نام پر
عاشقانِ مصطفیٰ کے دل میں یہ ارمان ہے
پیاس کی شدت کا مجھکو خوف ہو کیونکر بھلا
ساقیٔ کوثر مرا جب وہ شہِ ذیشان ہے
کہہ رہی ہے آج بھی دنیا سے خاک کربلا
مذہبِ اسلام پر شبیر کا احسان ہے
اللہ اللہ کیا ہے رتبہ حضرت شبیر کا
چڑھ کے نیزے پہ بھی جو پڑھتا ہوا قرآن ہے
ہے یہی زندہ حقیقت میں نے دیکھی ہے سدا
نام سے غوث الوری کے بھاگتا شیطان ہے
حضرت خواجہ پیا کے پائے اقدس کے طفیل
لہلہاتا جگمگاتا سارا ہندوستان ہے
کہتا ہوں اشعار میں عشق شہ کونین میں
اعلیٰ حضرت کا یہ مجھ پر بالیقیں فیضان ہے
اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم کے صدقے بالیقیں
حضرت اختر رضا کا مل گیا دامان ہے
میں جو نعت پاک لکھتا ہوں ترنم قادری
فضل رب ﷻ لطف نبی ﷺ اور منتِ حسان ہے

Photex

فلک پر ہے قسم اللہ کی جو روشنی ابتک
درِ سرکار سے ہے بھیک لیتی چاندنی ابتک

یہ صدقہ ہے شہنشاہِ مدینہ کا زمانے میں
مہکتی گلشن زہراء کی ہے جو ہر کلی ابتک

خدائے پاک کا احسان اور فیضان آقا ہے
مچل کر یہ ترنم کرتا ہے جو شاعری ابتک

"""""""""""از قلم شاہد رضا ترنم"""""""""""

"""""""""""""""""لوہتہ بنارس"""""""""""""""""

Photex
فوراً

اوج پر سوئی ہوئی اُس نے بھی قسمت کی ہے
جس نے سلطانِ مدینہ کی زیارت کی ہے

جس جگہ محفل سرکار سجائی ہم نے
*رب تعالی نے وہاں بارش رحمت کی ہے

جاؤں گا شہر مدینہ وہ بلائیں گے جب
دل میں طیبہ کے لئے میں نے ارادت کی ہے

جانتا ہے یہ خدا کون ہے اُن کا شیدا
اور کس نے شہِ بطحا سے محبت کی ہے

شہر طیبہ میں گیا جو وہ یہی کہتا ہے
مجھ پہ آقا نے مرے چشم عنایت کی ہے

بحر عشق شہ بطحا میں لگا کر غوطہ
سُنّتِ شاہِ مدینہ کی اطاعت کی ہے

پڑھ کے سلطانِ مدینہ پہ درودِ اقدس
خود سے ہر رنج و بلا دور مصیبت کی ہے

جب کہا میں نے مصیبت میں اَغثنی آقا
غیب سے شاہِ زمن نے مری نصرت کی ہے

دیکھ لے نجدی محبت کا لگا کر چشمہ
رب نے قرآن میں محبوب کی مدحت کی

فضل رب فیض شہنشاہِ مدینہ کے طفیل
نعت لکھنے کی ترنم نے جسارت کی ہے

نعت

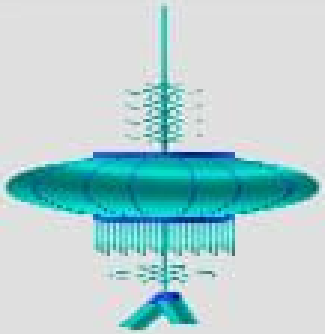

ہم آلِ پیمبر سے سدا پیار کریں گے
فردوس عطا حشر میں سرکار کریں گے

تو اُن کی ثنا شام و سحر کرتا ہوا جا
ہر غم سے رِہا سیدِ ابرار کریں گے

جب عاشق سرکار ہوں کیوں کر ہو مجھے ڈر
ناؤں میری طوفاں سے وہی پار کریں گے

دعوی ہے مرا جائیں گے وہ نار سقر میں
تعظیم محمد سے جو انکار کریں گے

سرکار کے قدموں پہ فدا جان و جگر سب
اک بار نہیں نجدیا سو بار کریں گے

کیوں کر ہو بھلا خوف ترنم کو ذرا اب
محشر میں شفاعت مرے سرکار کریں گے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

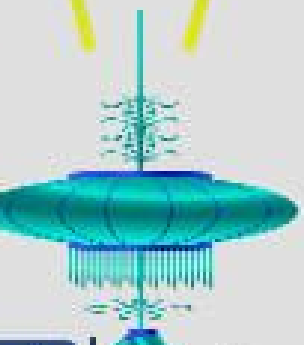

Photex
فورا

مظہرِ ذاتِ خدا ہیں کیا نہیں تم کو خبر
وہ سراپا معجزہ ہیں کیا نہیں تم کو خبر

مشعلِ راہِ ہدیٰ ہیں کیا نہیں تم کو خبر
نبیوں میں سب سے جدا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

وہ ہمارے رہنما ہیں کیا نہیں تم کو خبر
بولتے سب برملا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

مصطفیٰ کے پاک در پر روز و شب حور و ملک
کرتے اُن کا تذکرہ ہیں کیا نہیں تم کو خبر

عظمتِ شاہ زمن پر جان و دل قربان سب
کہتے یہ اہلِ وفا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

مرتبہ کیا پوچھنا ذراتِ طیبہ کا بھلا
مثلِ انجم مرحبا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

یا رسول اللہ کہہ دو وہ مدد فرمائیں گے
دافعِ رنج و بلا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

واسطہ حسنین کا دے کر ترنم مانگ لو
مصطفیٰ بحر سخا ہیں کیا نہیں تم کو خبر

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہرتہ بنارس
منقبت خامہ حنفیہ نوشہ بنارسی لوہرتہ بنارس
Photex
فورا

چاند سورج کی نہ یہ ارض و سما کی بات ہے
سب کے ہونٹوں پر محمد مصطفی کی بات ہے

ہوتا ہے محسوس ہر دم پڑھ کے قرآن مبیں
جو زباں سے اُن کے نکلی وہ خدا کی بات ہے

جب سے دل میں بس گی الفت شہ ابرار کی
بیٹھتے اُٹھتے زباں پر مصطفی کی بات ہے

اِس لئے سر سے ہمارے دور رہتی ہے بلا
میرے لب پر حضرتِ مشکل کشا کی بات ہے

کس لئے ہے آنکھ پُرنم کیوں تڑپتا ہے یہ دل
لگتا ہے چھیڑا کسی نے کربلا کی بات ہے

دوستی کرنا کبھی مت دشمن سرکار سے
گونجتی کانوں میں یہ احمد رضا کی بات ہے

مسلک احمد رضا پر دل سے تم قائم رہو
اے ترنم یہ مرے اختر رضا کی بات ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہرسی

Photex
فوراً

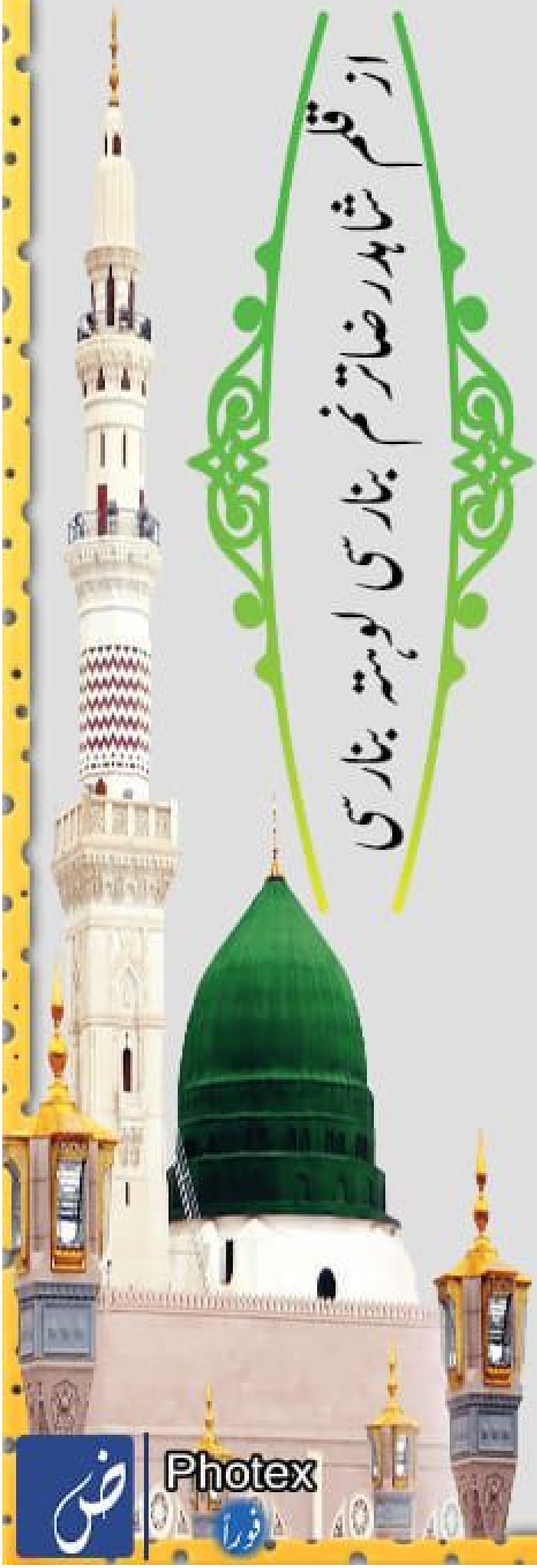

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

گلشنِ ہستی میں اپنی روشنی کر لیجئے
چھوڑ کر فکرِ جہاں ذکرِ نبی کر لیجئے

سید کون و مکاں سے عاشقی کر لیجئے
قبر اپنی اِس طرح سے مخملی کر لیجئے

مرتبہ اونچا رہے گا بادشاہِ وقت سے
در پہ شاہِ انبیاء کے نوکری کر لیجئے

عزّت واکرام پاؤگے جہاں میں ہر جگہ
بس بسر یادِ نبی میں زندگی کر لیجئے

قلب کے اوراق پر لکھ کر شہِ بطحا کا نام
اپنے کردار و عمل میں پختگی کر لیجئے

ڈوب کر عشق شہنشاہِ مدینہ میں سدا
مومنو رب کی مچل کر بندگی کر لیجئے

شیخ سعدی بوصری احمد رضا کے فیض سے
چھوم کر عشقِ نبی میں شاعری کر لیجئے

اے ترنم بخش دے گا رب تعالی حشر میں
پر ضروری ہے نبی کی پیروی کر لیجئے

Photex
فوراً

القرآن الکریم

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

اللہ اللہ کیسا ہے رتبہ مرے سرکار کا
کعبے کا قبلہ بنا روضہ مرے سرکار کا

عرش، ہو، کرسی ہو، یا لوح و قلم، ارض وسما،
دہر کی ہر شے پہ ہے قبضہ مرے سرکار کا

اُس کی نظروں میں کبھی کشمیر جچتا ہی نہیں
آیا ہے جو دیکھ کر طیبہ مرے سرکار کا

کر دیا ہے اُن کے ذکر پاک کو رب نے بلند
کم نہیں ہوگا کبھی چرچہ مرے سرکار کا

کون ہے جس کو نہیں ملتی درِ آقا سے بھیک
ساری دنیا کھاتی ہے صدقہ مرے سرکار کا

مسکراتا نعت پڑھتا دیکھ لینا حشر میں
جائے گا فردوس میں شیدا مرے سرکار کا

پاتے ہی اُنگلی کا اُن کے اک اشارہ شان سے
شجر و حجر پڑھنے لگے کلمہ مرے سرکار کا

آ۔ترنم۔ آ۔مرے پیارے مرے دامن میں۔ آ
کاش محشر میں ہو یہ کہنا مرے سرکار کا

ترانۂ مادرِ علمی جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

از قلم شاہد رضا تنہا ترانہ بنارسی لوہٹہ بنارس

دیں کا سامان ہے حنفیہ غوثیہ
علمی پہچان ہے حنفیہ غوثیہ

کھلتی ہے خوب سے خوب تر ہر کلی
ایسا گلدان ہے حنفیہ غوثیہ

ہے سنورا مجاہدِ ملت نے خوب
کتنا ذی شان ہے حنفیہ غوثیہ

سینہ روشن کرو علم کے نور سے
علم کی کھان ہے حنفیہ غوثیہ

جس سے گھبراتا ہے فِرقۂ باطلہ
ایسا طوفان ہے حنفیہ غوثیہ

تجھ پہ قرباں فقط مال و دولت نہیں
یہ فدا جان ہے حنفیہ غوثیہ

اُس کی خدمت کرو تم دل وجان سے
پیارا سامان ہے حنفیہ غوثیہ

جتنے بھی پڑھتے ہیں طلبہ اِس میں! ترا
سب پہ فیضان ہے حنفیہ غوثیہ

ہیں مدارس بنارس میں جتنے مگر
سب میں ذیشان ہے حنفیہ غوثیہ

ذکر کیوں نہ کرے یہ ترنم بھلا
اس کا عرفان ہے حنفیہ غوثیہ

Photex
فوراً

رب تعالی ہی فقط جانے ہے رتبے نور کے
کیونکہ قرآن میں پڑھتا ہے خطبے نور کے

یہ سعادت مل گی بیشک ہیں صدقے نور کے
دل مچلتے ہیں پڑھوں جب بھی قصیدے نور کے

اپنے دل میں الفتِ آقا بسالو مومنو
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے

دھوپ کی شِدّت قیامت میں ستائے کیوں بھلا
اُمتِ عاصی پہ ہونگے شامیانے نور کے

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا! ہوئے ٹکڑے قمر
اللہ اللہ خوب ہیں اُن کے اشارے نور کے

آسماں سے سرورِ کونین کے دربار میں
آتے ہیں خیرات لینے چاند تارے نور کے

وہ جہنم میں جلیں گے روزِ محشر دیکھنا
چھوڑ کر جو چل دیئے دنیا میں رستے نور کے

جن و اِنساں ہی نہیں کرتے نبی کا تذکرہ
حور و غلماں بھی کیا کرتے ہیں چرچے نور کے

جان جاتے تھے صحابہ کس جگہ ہیں مصطفی
اُنکی خوشبو سے ہوے رستے سہانے نور کے

رنج و کلفت اور بلائیں کچھ نہیں کر پائیں گی
سر پہ رہتے ہیں ہمارے ان کے سائے نور کے

زندہ ہیں اپنے مزاروں میں یقینا انبیاء
اہل سنت کے یہی ہیں بس عقیدے نور کے

سر زمین کربلا پر اے ترنم قادری
ہوگئے اسلام پر قربان بچے نور کے

شاہد رضا ترنم. بنارسی

القرآن الکریم

نعت شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

ہوا ہے مجھ پہ فضلِ رب تعالیٰ ریل گاڑی میں
پڑھا میں نے نبی کا جو ترانہ ریل گاڑی میں

جناب غوث و خواجہ اور رضا کا نام لے لے کر
نبی کے منکروں کا دل جلایا ریل گاڑی میں

جسے تکلیف ہو وہ ریل گاڑی سے اُتر جائے
کریں گے مصطفےٰ کا ہم تو جلسہ ریل گاڑی میں

محمد مصطفےٰ کا جب کوئی گستاخ مل جائے
اُسے دو تین جڑ دینا طماچہ ریل گاڑی میں

ہیں بگڑے چہرے نجدی، دیوبندی اور وہابی کے
نبی کا جب لگایا میں نے نعرہ ریل گاڑی میں

نظر میں گنبدِ خضریٰ ہو لب پر ذکر اُن کا ہو
گزر جائے یونہی ہر ایک لمحہ ریل گاڑی میں

کبھی نہ حادثہ ہوگا ترنم کا ہے یہ دعویٰ
نبی کی گنگناتے نعت جانا ریل گاڑی میں

شہر رسول پاک کا ذرہ بلند ہے
عرش بریں سے گنبد خضریٰ بلند ہے

لکھتا ہوں نعت شاہِ مدینہ کی روز و شب
اپنا جہاں میں اِس لئے رتبہ بلند ہے

آرام کر رہے ہیں لحد میں رسُولِ پاک
ہم عاشقوں کا یہ بھی عقیدہ بلند ہے

کرب و بلا سے آج بھی آتی ہے یہ صدا
مولا علی کے لال کا سجدہ بلند ہے

اک بار پڑھ کے کہتے ہیں اہلِ خرد یہی
احمد رضا کا دنیا میں فتویٰ بلند ہے

اختر رضا کی علمی لیاقت نہ پوچھئے
ہر شہر قریہ قریہ میں نعرہ بلند ہے

سرکار دوجہاں کا ترنم بنارسی
لب پہ ملائکہ کے قصیدہ بلند ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس
متعلم جامعہ حنفیہ غوثیہ بگرو ڈیہہ بنارس

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا تاجر غم بنارسی لہرتہ بنارس

یوں فضل رب تعالی سے ملا صدقہ محمد کا
نگاہوں میں بسا ہے گنبدِ خضریٰ محمد کا

حلاوت، چاشنی، پیدا زباں میں آپ کی ہوگی
مچل کر روز پڑھتے جایئے نغمہ محمد کا

زمانے کی بلا رنج و الم سے کیوں ہمیں ڈر ہو
ہمارے سر پہ رہتا ہے سدا سایہ محمد کا

سراپا نور کا پیکر بنایا رب تعالی نے
ہے بڑھ کر چاند سورج سے سوا چہرہ محمد کا

خدا کا بس وہی کامل ہوا بندہ زمانے میں
جو دل اور جان سے بھی ہوگیا شیدا محمد کا

فقط لوح و قلم تک ہی نہیں محدود ان کا ذکر
زمیں سے لامکاں تک ہوتا ہے چرچہ محمد کا

مہ و خورشید و انجم ہوں یا ہوں ارض و سما ذرے
ہر اک شے کو یقیناً مل گیا صدقہ محمد کا

ہو جنّت حوض کوثر یا لواء الحمد یا سدرہ
سبھی پر بالیقیں ہے منجدیا قبضہ محمد کا

ہمارے دل کا ہر گوشہ مہک جائے گا خوشبو سے
ترنم خواب میں گر دیکھ لے جلوہ محمد کا

نعت شریف

ممبر و مینار ، جالی، گنبدِ خضریٰ شریف
جاؤں گا اک روز میں بھی دیکھنے طیبہ شریف

چاند، سورج، اور ستارے منھ چھپاتے ہیں سبھی
مصطفےٰ صلی علیٰ کا دیکھ کر چہرہ شریف

یا الٰہی روح نکلے جسم سے جس دم مرے
اُن کا جلوہ سامنے ہو لب پہ ہو کلمہ شریف

دل میں حُبِّ شاہِ طیبہ لے کے جو بھی مر گیا
پڑھتا جائے گا نبی کا خلد میں نغمہ شریف

صدق دل سے پڑھ کے سلطانِ مدینہ پر درود
شہر طیبہ کا ادب سے چومئے طغرا شریف

چھوڑ دیں گے قبر میں قدسی یہی کہہ کر مجھے
غوث اعظم کا ہے اِس کے ہاتھ میں شجرہ شریف

اے ترنم کیا بگاڑے گی زمانے کی بلا
میری گردن میں پڑا سرکار کا پٹّہ شریف

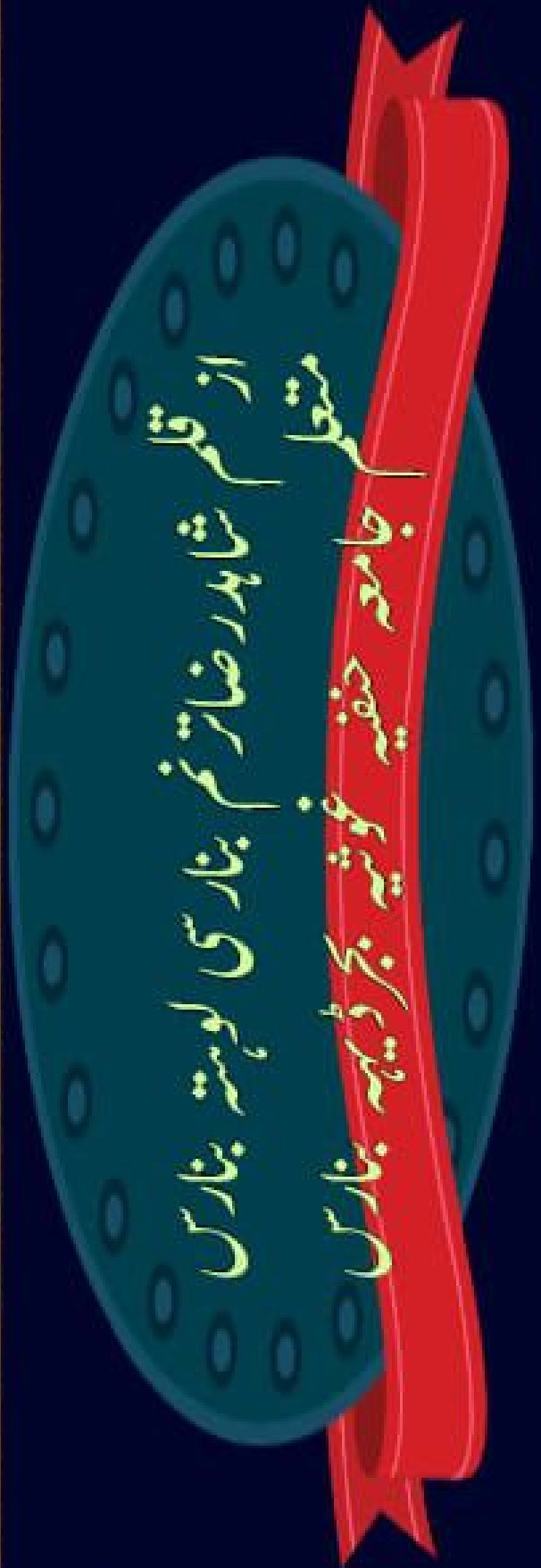

کرم کی اک نظر آقا ادھر ہو
بچی جو عمر طیبہ میں بسر ہو

وسیلہ دیتا ہے جو مصطفیٰ کا
دعاؤں میں نہ اُس کی کیوں اثر ہو

کرم فرما دیں طیبہ سے جو آقا
مدینے کے لئے جاری سفر ہو

مرے سر پر رِدا جب ہے نبی کی
جہاں کا کیوں مجھے خوف و خطر ہو

اشارے سے حبیبِ کبریا کے
فلک پر ٹکڑے پل بھر میں قمر ہو

نزاع کے وقت! رب سے التجا ہے
مرا رُخ جانبِ طیبہ نگر ہو

لکھوں جب جب میں اُن کی نعت مولیٰ
نگاہوں میں نبی کا سنگِ در ہو

دیارِ سرور کون و مکاں میں
عطا چھوٹا سا یا رب ایک گھر ہو

قمر جاتا ہے اُس جانب ترنم
اشارہ سرورِ دیں کا جدھر ہو

Photex
فوراً

دلدار کی خاطر ہے نہ سنسار کی خاطر
یہ دل. ہے فقط سید ابرار کی خاطر
گر وہ نہیں آتے تو یہ دنیا نہیں ہوتی
ہر چیز زمانے کی ہے سرکار کی خاطر
فردوس تو بس انکے غلاموں لئے ہے
بھڑکایا گیا نار کو غدار کی خاطر
بیمار مدینہ ہوں مدینہ مجھے لے چل
ہے خاک شفا اِس دلِ بیمار کی خاطر
کیا عظمت سرکار کوئی جان سکے گا
اللہ نے بلوایا ہے دیدار کی خاطر
دستار شفاعت کی وہ باندھے ہوئے سر پر
آئیں گے سر حشر گنہگار کی خاطر
دن رات وہ امت کیلیے روتے رہے ہیں
کیا ہم بھی کبھی روئے ہیں غمخوار کی خاطر
شبیر نے گھر بار کو قربان کیا ہے
کس شان سے دین شہ ابرار کی خاطر
ہوگا نہ کبھی راضی خدا ان سے ترنم
جو لوگ جیا کرتے ہیں گھربار کی خاطر

مشتاق جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس
از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

منقبت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ الرضوان

قاطع کفر و ضلالت سیدی اختر رضا
داعیٔ قرآن و سنت سیدی اختر رضا

پاسبان دین و ملت سیدی اختر رضا
اعلیٰ حضرت کی کرامت سیدی اختر رضا

اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم کے ہیں عکس جمیل
آفتاب علم و حکمت سیدی اختر رضا

تیری رحلت پر ہے رنجیدہ خاطر پر ملال
اہلسنت کی جماعت سیدی اختر رضا

لہلہاتا ہی رہت گا تا حشر گلشن آپ کا
ہے دعائے اہلسنت سیدی اختر رضا

پی کے جام مصطفےٰ سارے جہاں کو بالیقیں
دین کی دیتے تھے دعوت سیدی اختر رضا

سونی سونی دل کی دنیا ہوگئی ہے اب مری
کیجئے چشم عنایت سیدی اختر رضا

وارث علم رضا اور سنیت کے جان تھے
مرشدی تاج شریعت سیدی اختر رضا

اللہ اللہ چھوڑ کر دنیائے فانی دوستو
چل دیئے ہیں سوئے جنت سیدی آختر رضا

علم و فن اور زہدو تقویٰ کی ترنم ہر طرف
چل دیئے پھیلا کے نکہت سیدی اختر رضا

عشق سرکار دوعالم میں جیا کرتے ہیں
مال وزر جان و جگر ان پہ فدا کرتے ہیں

رب کی رحمت کے وہ سائے میں رہا کرتے ہیں
پنجتن پاک سے الفت جو کیا کرتے ہیں

معجزہ کتنا نرالا ہے شہ بطحا کا
چاند سورج بھی اشارے سے چلا کرتے ہیں

ہر برس آمد سرکار سے دنیا بھر میں
ہر گلی کوچہ و بازار سجا کرتے ہیں

دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے
باندھ کر سر پہ کفن سنی رہا کرتے ہیں

مہ و خورشید شب و روز مچل کر ان کی
بالیقیں شاہِ مدینہ کی ثنا کرتے ہیں

مجھکو سرکار کا روضہ وہ دیکھا دے مولی
جس میں آرام دوعالم کے شہا کرتے ہیں

جب کرم ہوتا ہے سرکار کا مجھ پر یارو
ڈوب کر عشق میں ہم نعت کہا کرتے ہیں

سرور دیں کا ترنم ہے کرم ہر لمحہ
اس لئے چین سے دنیا میں رہا کرتے ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی
مشغل جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس

نعت شریف

قسم خدا کی ہے یہ شرط عاشقی کے لئے
نبی کا ذکر ضروری ہے زندگی کے لئے

مقام صہبا میں اعجاز دیکھ لے مجدی
نبی نے پھیرا ہے سورج فقط علی کے لئے

ہمیشہ رشک کرونگا میں اپنی قسمت پر
حضور رکھ لیں اگر مجھکو نوکری کے لئے

حضور سر پر شفاعت کی باندھ کر دستار
پروز حشر میں آئیں گے اُمتی کے لئے

بلائیں گے ہمیں جس دم حضور میں
بڑے ادب سے میں جاؤنگا حاضری کے لئے

ہے عائشہ سے روایت کہ رات میں اُٹھ کر
بہاتے اشک تھے سرکار اُمتی کے لئے

حسن ، حسین ، علی، فاطمہ ، کے صدقے میں
فلک سے آتا ہے مہتاب روشنی کے لئے

گدائے شاہِ اُمم ہوگیا ترنم جو
بنی بہشت بریں بالیقیں اُسی کے لئے

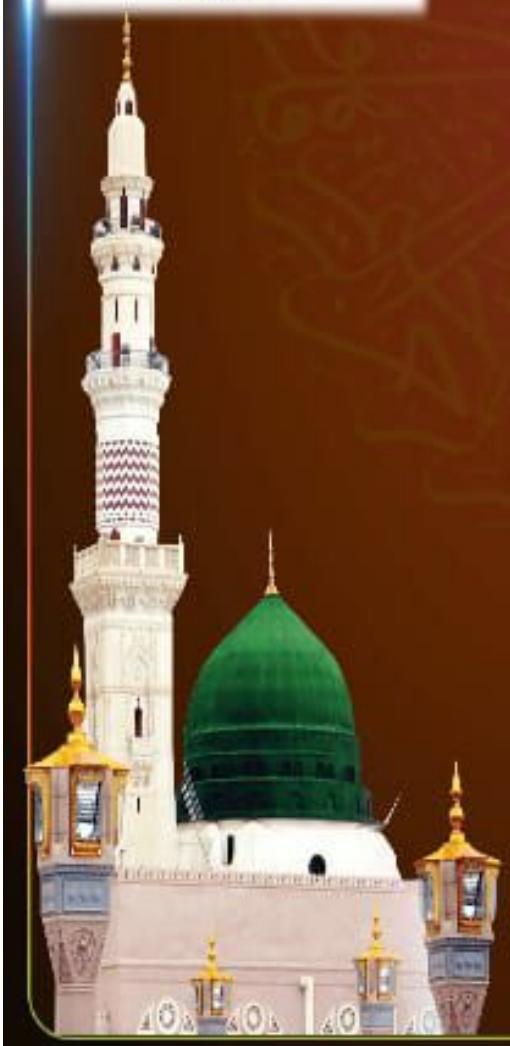

نعت شریف

جان و دل سے جو غلام سید ابرار ہے
وادیٔ جنت میں جانے کا وہی حقدار ہے

دیکھ لو تفسیر پڑھ کر والضحیٰ کی مومنو
کہہ اٹھیں گے جان رحمت کا حسیں رخسار ہے

مدحتِ خیر الوریٰ کرتا ہوں میں شام و سحر
اِس لئے اپنا جہانِ غم سے بیڑا پار ہے

نار دوزخ میں وہ جائے گا مرا ایمان ہے
میرے آقا میرے مولی جو ترا غدار ہے

جس کی جانب سے مرے سرکار چہرہ پھیر لیں
رد ہے اُس کی ہر عبادت ہر عمل بیکار ہے

شہر طیبہ میں عطا کر دیجئے اک چھونپری
ہند میں اب جینا آقا ہوگیا دشوار ہے

سر جھکاتے ہیں سلاطینِ زمانہ بھی وہاں
ایسا سلطانِ مدینہ کا مرے دربار ہے

آمنہ کی گود میں جب آگیا نورِ خدا
دور ظلمت ہوگئی روشن ہوا سنسار ہے

ناز ہے قسمت پہ مجھ کو میں بتاؤں کس لیے
جس سے نسبت ہے مجھے وہ ازہری سرکار ہے

باغِ جنت ہے ترنم ماں کے قدموں کے تلے
یہ حدیثِ پاک میں قولِ شہِ ابرار ہے

نعت شریف

جو دل سے کر رہا ہے مدحت مرے نبی کی
سایہ فگن ہے اُس پر رحمت مرے نبی کی

روکے گا کون مجھکو جانے سے خلد میں اب
دل میں بسی ہوئی ہے اُلفت مرے نبی کی

جس وقت روح نکلے اِس جسم سے خدایا
نورانی سامنے ہو صورت مرے نبی کی

عرش بریں سے دیں گے قدسی بھی داد مجھکو
ہونٹوں پہ سج گی ہے مدحت مرے نبی کی

فضلِ خدا سے برکت کھانے میں ہوگی ہے
جابر کے گھر ہوئی جب دعوت مرے نبی کی

بس اک ہوا اشارہ سورج پلٹ کے آیا
یہ دیکھ لے وہابی قدرت مرے نبی کی

ان کی ولا کا دل میں روشن چراغ کر لو
جنت دلائے گی بس اُلفت مرے نبی کی

جاکر کبھی ترنم طیبہ میں دیکھ لینا
ہر سو برس رہی ہے رحمت مرے نبی کی

القرآن الکریم

نعت شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

آتی ہے اُس کے گھر میں ہی برکت خوشی خوشی
کرتا ہے مصطفٰے کی جو مدحت خوشی خوشی

اَقصٰی میں بن گئے ہیں نبی سارے مقتدی
اور مصطفٰے نے کی ہے امامت خوشی خوشی

رحمت خدا کی برسے گی اُس کے مکان پر
کرتے ہیں جو قرآں کی تلاوت خوشی خوشی

کر دو سپرد خاک عزیزو لحد میں اب
جاکر کریں گے اُن کی زیارت خوشی خوشی

آقا کی نعت پڑھتے ہوئے پل صراط سے
خلدِ بریں میں جائے گی اُمّت خوشی خوشی

بخشش نبی کرائیں گے میدانِ حشر میں
رب کی ہمیشہ کیجے عبادت خوشی خوشی

تم فاطمہ کے لعل کا دامن نہ چھوڑنا
ماں باپ نے یہ کی ہے نصیحت خوشی خوشی

ہر ایک بگڑا کام ترنم کا بن گیا
آقا نے کی ہے چشم عنایت خوشی خوشی

القرآن الکریم

نعت شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتر بنارس

ہم پیشِ رب جو فردِ خطا لیکے جائیں گے
بخشش کرانے حشر میں سرکار آئیں گے

آنکھوں میں اپنی گنبدِ خضریٰ بسائیں گے
پڑھ کر نبی کی نعت مقدر جگائیں گے

میلادِ مصطفیٰ کی جو محفل سجائیں گے
بارش میں رحمتوں کی ہمیشہ نہائیں گے

دیتا ہوں دل کو اپنے تسلی یہ بار بار
آقا ہمیں ضرور مدینہ بلائیں گے

ہر کام اُس کا بگڑا بنائیں گے مصطفےٰ
جو دل میں پنجتن کی محبت بسائیں گے

خوش ہوگی روح دیکھنا تاجُ الشّریعہ کی
جب جب رضا کے نام کا نعرہ لگائیں گے

پڑھ کر نبی کی نعت ترنم ادب کے ساتھ
صدقہ حسن حسین کا کھاتے ہیں کھائیں گے

القرآن الکریم

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

ہو لب پہ نعت کا جاری ترانہ یا رسول اللہ
رہوں بن کر تمہارا میں دیوانہ یا رسول اللہ

جو پہنچے حضرتِ جبریل سدرہ پر تو یہ بولے
یہاں سے آپ کو ہے آگے جانا یا رسول اللہ

عطا ہو فاطمہ، مشکل کشا ، حسنین ، کا صدقہ
تمہارے در کا منگتا ہوں پرانا یا رسول اللہ

جو اپنے دشمنوں سے بھی کبھی بدلہ نہیں لیتے
جہاں میں آپ کا ہے وہ گھرانہ یا رسول اللہ

نگاہِ لطف ہو مجھ پر بلا لیں شہر طیبہ میں
بنا ہے دیکھ لیں دشمن زمانہ یا رسول اللہ

سوا نیزے پہ جب سورج ہو میدانِ قیامت کا
ہمیں رحمت کی چادر میں چھپانا یا رسول اللہ

ترنم آپ کا مفلس بڑا نادار ہے آقا
ہو طیبہ کا میسر آب و دانہ یا رسول اللہ

از قلم شاہد رضا ترنم بنا رسی لو ہتھ بنا رسی

نعت جب میں نے سنائی تاجدارِ انبیاء
سن کے رحمت مسکرائی تاجدارِ انبیاء
کیجئے مشکل کشائی اب مری بہرِ خدا
کی ہے طوفاں نے چڑھائی تاجدارِ انبیاء
ہاں جہنم میں جلے گا وہ ہمیشہ ۔۔ آپ سے
جس نے کی ہے بے وفائی تاجدارِ انبیاء
یاد طیبہ میں مری آنکھوں سے آنسو کیا بہے
ہوگئی دل کی صفائی تاجدارِ انبیاء
دل تڑپتا ہے مرا ،اور آنکھیں روتی ہیں مری
یاد جب طیبہ کی آئی تاجدارِ انبیاء
دیکھ لوں آکر مدینہ اپنی آنکھوں سے کبھی
کاش ہو اتنی کمائی تاجدارِ انبیاء
ہر گھڑی مائل رہوں میں نیک کاموں کی طرف
دور ہو مجھ سے برائی تاجدارِ انبیاء
جس کو کہتے ہیں محبت کی زباں میں سب درود
درد دل کی ہے دوائی تاجدارِ انبیاء
بادشاہِ دوجہاں ہیں یہ حقیقت ہے مگر
اور بچھونا اک چٹائی تاجدارِ انبیاء
آپ کا نقشِ کفِ پا جب زمیں پر پڑ گیا
پھر یہ دنیا جگمگائی تاجدارِ انبیاء
اللہ اللہ نعت پاک مصطفی کی برکتیں
مل گئی غم سے رہائی تاجدارِ انبیاء
مار ہی ڈالے ترنم کو نہ آقا دیکھیے
یہ مدینے کی جدائی تاجدار انبیاء

ممبر و،،،،، مینار،،،،، جالی، گنبد خضریٰ شریف
جاؤنگا اک روز میں بھی دیکھنے طیبہ شریف
چاند سورج اور ستارے مُنھ چھپاتے ہیں سبھی
مصطفی صل علی کا دیکھ کر چہرہ شریف
جس میں شامل فاطمہ زہرا علی حسنین ہیں
یا نبی ہے آپ کا سب سے جدا کنبہ شریف
یا الٰہی روح نکلے جسم سے جس دم مرے
اُن کا جلوہ سامنے ہو لب پہ ہو کلمہ شریف
سرورِ کونین کے دربارِ عالی شان میں
پڑھتے ہیں حورو ملائک روزو شب خطبہ شریف
دل میں حب شاہ طیبہ لے کے جو بھی مر گیا
پڑھتا جائے گا نبی کا خلد میں نغمہ شریف
صدقِ دل سے پڑھ کے سلطانِ مدینہ پر درود
شہر طیبہ کا ادب سے چومئے طغرا شریف
کوئی ایسا کر نہیں سکتا زمانے .میں کبھی
جیسے بنتِ مصطفیٰ کرتی رہیں پردہ شریف
چھوڑ دیں گے قبر میں قدسی یہی کہ کر مجھے
غوث اعظم کا ہے اِسکے ساتھ میں شجرہ شریف
اے ترنم کیا بگاڑے گی زمانے کی بلا
میری گردن میں پڑا سرکار کا پٹہ شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

دل میں رکھو نہ عداوت دن ہے عیدالفطر کا
کیجئے ہر اک سے الفت دن ہے عیدالفطر کا

صدق دل سے پڑھ کے سلطان مدینہ پر درود
لُوٹ لو مولی کی رحمت دن ہے عیدالفطر کا

ہوگا راضی رب تعالی ہونگے راضی مصطفی
کیجئے مفلس کی نصرت دن ہے عیدالفطر کا

پورے روزے ہیں رکھے جس نے مہِ رمضان کی
اوج پر اُس کی ہے قسمت دن ہے عیدالفطر کا

مل رہے ہیں ایک دوجے سے گلے اہل وفا
چھاگئ ہر سو مسرت دن ہے عیدالفطر کا

اے امیروں دور کردو بیکسوں کی بے کسی
ڈال دو چشم عنایت دن ہے عید الفطر کا

عشق سلطان مدینہ میں ترنم قادری
کر لو رب کی تم عبادت دن ہے عیدالفطر کا

از قلم
شاہد
رضا
ترنم
بنارسی
لوہتہ
بنارس

Photex
فوراً

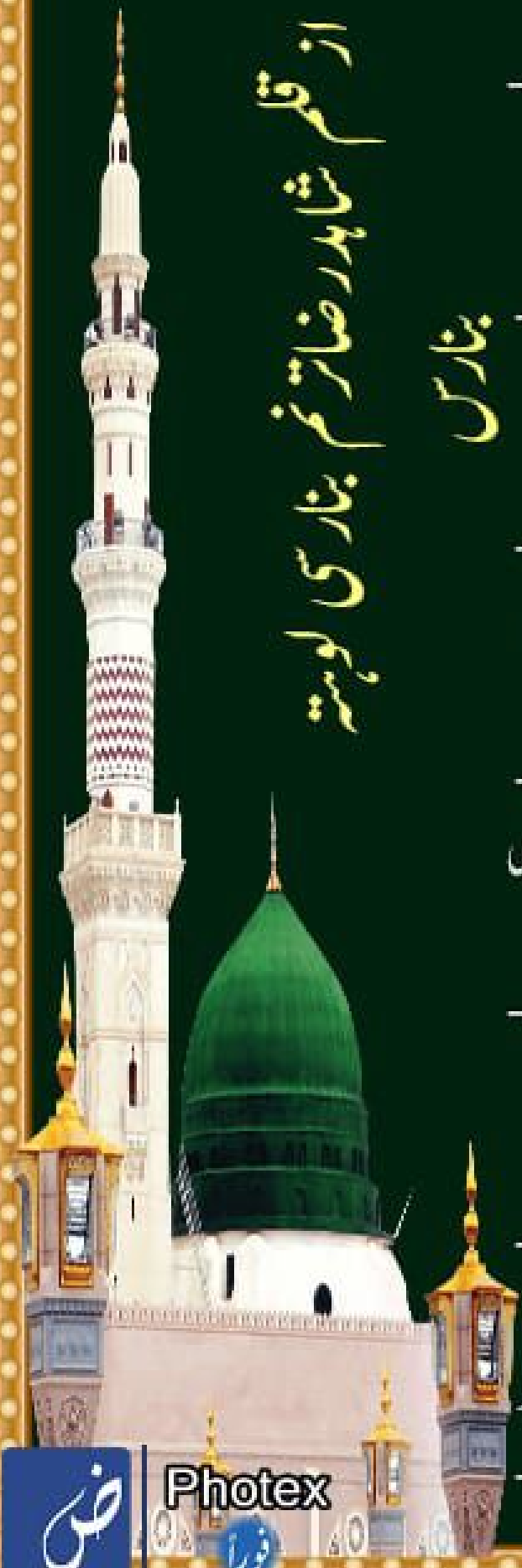

از قلم شاہد رضا تبسم بنارسی لویٹ

بنارس

ممبر و محراب جالی اُن کا روضہ دیکھ کر
دل ہوا ہے شاد میرا شہر طیبہ دیکھ کر

معجزہ کتنا نرالا ہے شہ ابرار کا
چاند ٹکڑے ہوگیا اُن کا اشارہ دیکھ کر

آسماں پر چودھویں کا چاند بھی شرما گیا
سرور کون و مکاں کا روئے زیبا دیکھ کر

رشک کرتے ہیں فرشتے عرش اعظم پر بھی
مصطفی کی لاڈلی زہراء کا پردہ دیکھ کر

سارا پانی آگیا تالاب کا اک پل میں ہی
ہند کے خواجہ کا اک ننھا کٹورا دیکھ کر

اعلی حضرت مفتیٔ اعظم کی آجاتی ہے یاد
مرشدی اختر رضا کا نوری چہرہ دیکھ کر

وقتِ ہجرت اے ترِنُّم، دشمنِ خیر الوریٰ
لوٹ آئے غار سے مکڑی کا جالا دیکھ کر

Photex
فورا

از قلم شاہد رضا تنہا بنارسی لونیہ بنارس

دل شہِ کون و مکاں کی یاد میں مسرور ہے
دوستو اِس واسطے سر سے مصیبت دور ہے

دل کی آنکھوں سے نظر آتا ہے طیبہ دوستو
کس طرح کہہ دوں کہ وہ شہر مدینہ دور ہے

نعت پڑھنے کا ہنر فضل خدا سے مل گیا
عاشقِ شاہ مدینہ اس لئے مسرور ہے

چاہئے جس کو اُسے دے دے الٰہی مال و زر
مجھکو دربار نبی ﷺ کی نوکری منظور ہے

سنیوں کو مل گئی دامن کی ٹھنڈک آپ کے
اور نجدی یا نبی ﷺ! محشر کے دن مجبور ہے

در پہ بلوالو نبی ہے واسطہ حسنین کا
قلب مضطر یاد طیبہ میں بڑا رنجور ہے

محسنِ اعظم بنا کر جس کو بھیجا رب نے ہے
آمنہ کا وہ دلارا سر سے پا تک نور ہے

دور حاضر میں ترنم اس کو احمق ہی کہو
جبہ و دستار میں رو پوش جو مغرور ہے

از قلم شاہد رضا تاجم بنارسی لاہور

بنارس

جس وقت شہ دیں کو آواز لگائی ہے
بگڑی ہوئی قسمت پھر آقا نے بنائی ہے

وہ رحمت عالم ہیں اُن کا ہے لقب اُمّی
اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے قرآں میں یہ بات بتائی ہے

دنیا کے حسیں منظر کیوں مجھکو لگیں اچھے
تصویر مدینے کی آنکھوں میں سمائی ہے

ہر چیز پہ قبضہ ہے سرکار محبوب دوعالم ﷺ کا
بستر شہ بطحا کا اک ٹوٹی چٹائی ہے

ہے جودو کرم اُن کا ڈوبی ہوئی کشتی بھی
سلطان دوعالم نے ساحل پہ لگائی ہے

مولی کی ہوئی رحمت اور سر سے ٹلی کلفت
توصیف نے آقا ﷺ کی تقدیر جگائی ہے

کہتے ہیں یہی آکر عشّاق مدینے سے
شاہوں سے بہت بہتر آقا کی گدائی ہے

حسنین کے نانا کا ملتا ہے اُسے صدقہ
لو غوث سے خواجہ سے جس نے بھی لگائی ہے

تا حشر نہ اترے گا اس دل سے نشہ جس کا
مے تاج شریعت نے مجھ کو وہ پلائی ہے

موت آئے ترنم کو دربارِ رسالت میں
اس دل میں تمنا یہ برسوں سے سمائی ہے

شہ بطحا کی عظمت پر یہ جاں قربان ہوجائے
ہمارے دل کی دنیا خوب روشن دان ہوجائے

پہنچ جاؤں دیار مصطفی میں جس گھڑی مولی
محبت میں جدا اس جسم سے یہ جان ہوجائے

نبی کی نعت پڑھنا مشغلہ ہے روز و شب اپنا
مری بخشش کا محشر میں یہی سامان ہوجائے

در سرکار کی حاصل ہوئی ہے نوکری جس کو
میں اس کا پاؤں چوموں وہ مرا سلطان ہوجائے

یہی کہتے ہیں روز و شب غلامانِ شہ بطحا
خدایا حشر میں مشکل سبھی آسان ہوجائے

یقینا حق غریبوں مفلسوں کے مل ہی جائیں گے
زمانے میں عمر جیسا کوئی سلطان ہوجائے

خدایا التجا ہے تجھ سے اب یہ اہل ایماں کی
نبی کے دشمنوں سے پاک ہندوستان ہوجائے

عطا کر دیجئے آقا اِسے حسنین کا صدقہ
ترنم کی جہاں میں اک الگ پہچان ہوجائے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

گنبدِ خضریٰ تصور میں ہمیشہ چوم کر
نعت لکھی میں نے پہلے خامہ اپنا چوم کر

جگمگاتے ہیں فلک پر چاند، سورج اور نجوم
مصطفی کے شہر کا ہر ایک ذرّہ چوم کر

مصطفی صل علی کا حشر کے میدان میں
جائیں گے جنت میں ہم نقشِ کفِ پا چوم کر

اوج پر اُس کے مقدر کا ستارہ ہوگیا
سرورِ کونین کا جو آئے روضہ چوم کر

اپنے نورانی لبوں سے حضرتِ روح الامیں
با ادب اُن کو جگاتے اُن کا تلوہ چوم کر

ہوگا کیا ثانی کوئی بھی آمنہ کے لال کا
یہ حلیمہ نے بتایا اُن کا چہرہ چوم کر

جھومتا ہے آج بھی عرشِ معلّٰی وجد میں
سرورِ کون و مکاں کا نوری تلوہ چوم کر

با وضو ہو کر ترنم قادری شام و سحر
با ادب پڑھتے رہو قرآنِ مولی چوم کر

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویٹ
بنارس

Photex

بلندی پہ مقدر کا ستارا ہو ہی جائے گا
دیار مصطفٰے کا جب نظارہ ہو ہی جائے گا

شہنشاہِ مدینہ کے گداؤں کا گدا بن جا
ترے قدموں میں یہ سارا زمانہ ہو ہی جائے گا

ستائیگی ہمیں جب دھوپ کی شدّت قیامت میں
ہمارے سر پہ سایہ مصطفٰے کا ہو ہی جائے گا

جو ڈالیں گے نگاہِ ناز محشر میں شہِ بطحا
مرے عصیاں کا پلہ دم ہلکا ہو ہی جائے گا

مریضِ عشق کو خاکِ شفا لاکر پلا دیجے
مرا دعویٰ ہے وہ پل بھر میں اچھا ہو ہی جائے گا

مدینے پاک کی رٹ میں لگاتا ہوں اِسی باعث
مدینہ کہتے کہتے دل مدینہ ہو ہی جائے گا

علی و فاطمہ حسنین سے اُلفت جو رکھتا ہے
یقیناً اُس کا جنت میں ٹھکانہ ہو ہی جائے گا

مسلمانوں اطاعت کر لو محبوبِ دو عالم کی
زمین ہند پر پھر اپنا قبضہ ہو ہی جائے گا

یقیں رکھ اے ترنم رب تعالی کی کریمی پر
در سرکار پہ تیرا بھی جانا ہو ہی جائے گا

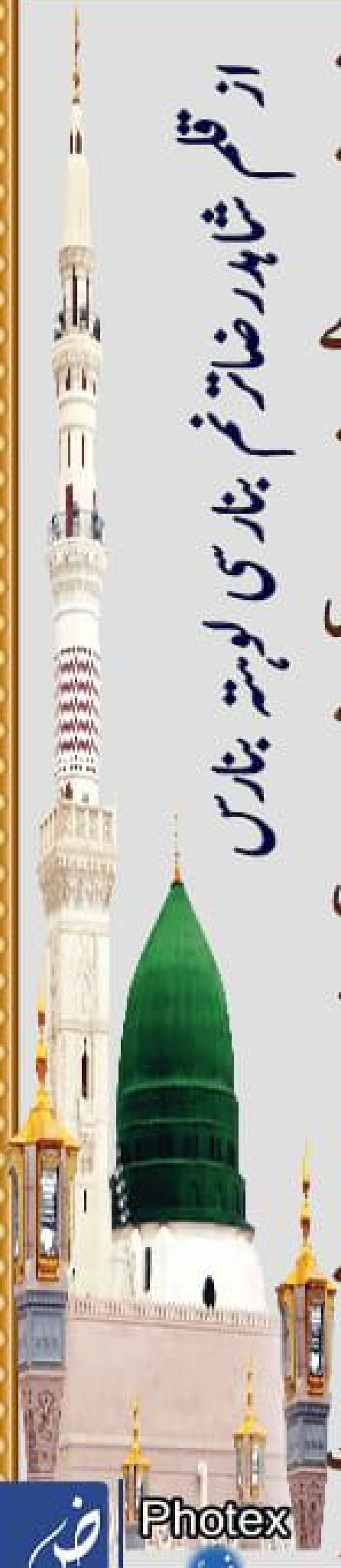

از قلم شاہد رضا تاجم بنارسی لوہتہ بنارس

قرآن سب اعلیٰ ہے پیاری کتاب ہے
عشقِ نبی کے بحر میں ڈوبی کتاب ہے

دل رو اٹھا ہے آنکھ سے آنسو نکل پڑے
کربل کے داستاں کی جو پڑھ لی کتاب ہے

لّکھی گی ہو جو بھی بغیر عشق مصطفی
دنیا کی ہر کتاب میں ردی کتاب ہے

محشر تلک نہ لائے گی دنیا کوئی مثال
اُن پہ اُتاری رب نے اک ایسی کتاب ہے

غیبِ نبی پہ جو بھی رضا خاں نے لکھ دیا
اب تک کسی ایسی نہ لکھی کتاب ہے

اِس کائنات میں ہیں کتابیں تو اَن گنت
سب میں جو معتبر ہے خدا کی کتاب ہے

Photex

نعت شریف

سہارا پا گئے سب مفلس و لاچار دنیا میں
جب آئے بن کے رحمت احمد مختار دنیا میں

کبھی وہ ہو نہیں سکتا ذلیل و خوار دنیا میں
جو سچے دل سے کرتا ہے نبی سے پیار دنیا میں

یہ کہتا ہے غلام احمدِ مختار دنیا میں
میں کر لوں جیتے جی سرکار کا دیدار دنیا میں

رہینگی روشنی ہی روشنی قسمت کے آنگن میں
نبی کا دیکھ لوں جو روضۂ انوار دنیا میں

جہاں سے کوئی بھی دامن لئے خالی نہیں لوٹا
ہے ایسا مصطفٰے کا وہ سخی دربار دنیا میں

جب آئے آمنہ کی گود میں وہ رحمت عالم
عمارت کفر کی سب ہوگئیں مسمار دنیا میں

سر محشر نبی کی نعت پڑھتا جائے گا جنت
جسے اپنا بنالیں سید ابرار دنیا میں

جلیں گے آتشِ دوزخ میں دعویٰ ہے ترنم کا
ہیں جتنے بھی شہ کونین کے غدار دنیا میں

از قلم شاہد رضا تنہا تنہا بنارسی لوہیت

پڑھتے ہیں نعت پاک کا نغمہ جہان میں
رتبہ ہوا ہے اِس لئے اونچا جہان میں
لگتا ہے ایسا گنبدِ خضریٰ جہان میں
اترا ہو جیسے عرشِ معلیٰ جہان میں
آتے اگر نہ دنیا میں اللہ کے حبیب
ہوتا ہمارا کون سہارا جہان میں
اپنے حضور دیکھیے بیگانے ہوگئے
جز آپ کے کوئی نہیں اپنا جہان میں
اپنی طرح حضور کو کہتا ہے نجدیا
ملتا نہیں ہے تجھ سا کمینہ جہاں میں
تمثیل کوئی لا نہیں سکتا حسین کی
ایسا ہی کر گئے ہیں وہ سجدہ جہان میں
غُوث الوری کی شانِ کرامت ہے لاجواب
اک پل میں مردہ کر دیا زندہ جہان میں
اک زلزلہ سا قصر میں باطل کے آگیا
جس دم رضا نے دے دیا فتوٰی جہان میں
اختر رضا کی شان ترنم کمال ہے
مثلِ قمر چمکتا ہے چہرہ جہان میں

Photex
فوراً

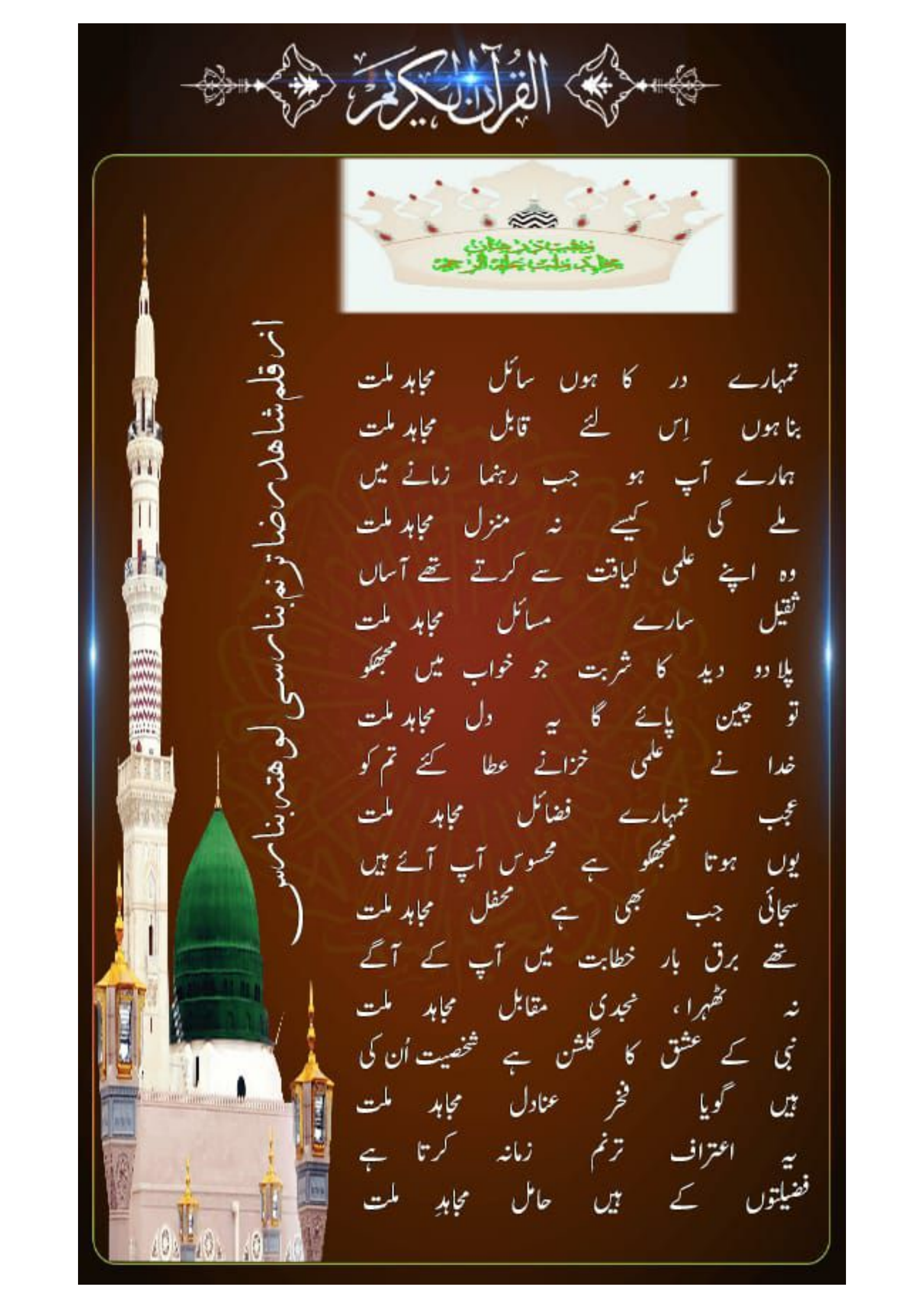
القرآن الکریم
از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتر بنارس
تمہارے در کا ہوں سائل مجاہد ملت
بنا ہوں اِس لئے قابل مجاہد ملت
ہمارے آپ ہو جب رہنما زمانے میں
ملے گی کیسے نہ منزل مجاہد ملت
وہ اپنے علمی لیاقت سے کرتے تھے آساں
ثقیل سارے مسائل مجاہد ملت
پلا دو دید کا شربت جو خواب میں مجھکو
تو چین پائے گا یہ دل مجاہد ملت
خدا نے علمی خزانے عطا کئے تم کو
عجب تمہارے فضائل مجاہد ملت
یوں ہوتا مجھکو ہے محسوس آپ آئے ہیں
سجائی جب بھی ہے محفل مجاہد ملت
تھے برق بار خطابت میں آپ کے آگے
نہ ٹھہرا، نجدی مقابل مجاہد ملت
نبی کے عشق کا گلشن ہے شخصیت اُن کی
ہیں گویا فخر عنادل مجاہد ملت
یہ اعتراف ترنم زمانہ کرتا ہے
فضیلتوں کے ہیں حامل مجاہدِ ملت

عرشِ اعظم کا ستارا آمنہ کا لال ہے
خالقِ عالم کا جلوہ آمنہ کا لال ہے

بول اُٹھیں دائی حلیمہ خیر و برکت ہو گئی
گھر میں جب سے مرے آیا آمنہ کا لال ہے

خاکدانِ گیتی پہ آئے نبی یوں تو مگر
دیکھا جس نے رب کا جلوہ آمنہ کا لال ہے

کہہ اُٹھے مظلوم یہ آمد سے اُنکی جھوم کر
بے سہاروں کا سہارا آمنہ کا لال ہے

ظُلم کے نام و نشاں سب مٹ گئے سنسار سے
نور بَن کے جب سے چمکا آمنہ کا لال ہے

بعدِ خالق مرتبے میں کون اعلیٰ ہے بتا
بولب اُٹھا قُرآں کا پارہ آمنہ کا لال ہے

واسطہ حسنین کا دے کر ترِنُّم مانگ لے
دینے والا سب کا مولا آمنہ کا لال ہے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویٹ

بنارس

زمانہ دیکھ لے رتبہ مرے تاج شریعت کا
جنازہ شان سے نکلا مرے تاج شریعت کا

جہاں میں ہے وہ دیوانہ مرے تاجِ شریعت کا
سدا پڑھتا ہے جو شجرہ مرے تاجِ شریعت کا

مریضِ ناتواں بھی ٹھیک ہوتا ہے بریلی میں
کھلا ہے وہ شفاخانہ مرے تاج شریعت کا

کلیجہ پھٹنے لگتا ہے وہابی صلح کلی کا
ہے لگتا جس گھڑی نعرہ مرے تاجِ شریعت کا

ہمیشہ اعلیٰ حضرت کا رہے گا اُس پہ جاری فیض
سجایا جس نے بھی جلسہ مرے تاجِ شریعت کا

کسی کے روکنے سے رُک نہیں سکتا زمانے میں
رہے گا حشر تک چرچہ مرے تاج شریعت کا

اُسے ہوگی نہ حاصل منزلِ مقصود دنیا میں
چلے جو چھوڑ کے رستہ مرے تاج شریعت کا

ترنم دوجہاں کی بھیک لے آئیں بریلی چل
ہمیشہ بٹتا ہے صدقہ مرے تاجِ شریعت کا

نعت

از قلم
شاہد رضا نگر
بنارسی

رضا نگر
دھنی بور لوہتہ
بنارس

جمالِ گنبدِ خضریٰ کا جلوہ ہم نے دیکھا ہے
تصور میں نبی کا آستانہ ہم نے دیکھا ہے

پکارا جس نے بھی گرتے ہوئے محبوب داور کو
ملا ہے غیب سے اُس کو سہارا ہم نے دیکھا ہے

کبھی تو سرورِ عالم بلائیں گے مدینے میں
کہیں گے فخر سے آقا کا روضہ ہم نے دیکھا ہے

محبت سے جنابِ غوث وخواجہ کے دِوانوں کو
نبی کی نعت سنتے ہی مچلتا ہم نے دیکھا ہے

خدا کے فضل سے ہیں قاسم نعمت شہِ بطحا
حدیثوں کی کتابوں میں حوالہ ہم نے دیکھا ہے

حقیقت ہی حقیقت ہے رضا کا نام سنتے ہی
ہر اک سجدی کے ماتھے پر پسینہ ہم نے دیکھا ہے

شہنشاہِ مدینہ کے ہی قدموں کا ہے یہ صدقہ
فلک پر چاند جو تیرا چمکنا ہم نے دیکھا ہے

جنہیں تاجِ شریعت کہتی ہے دنیا عقیدت سے
اُنہیں کا پیار سے نورانی چہرہ ہم نے دیکھا ہے

مرے سرکار کو اپنی طرح جو لوگ کہتے ہیں
اُنہیں ہوتے ہوئے دنیا میں رسوا ہم نے دیکھا ہے

ترنم اپنی آنکھوں سے جو طیبہ دیکھ آئے ہیں
ستارہ اُن کی قسمت کا چمکتا ہم نے دیکھا ہے

القرآن الکریم

ہمیشہ کھاتا ہوں صدقہ معین الدین چشتی کا
نہ کیوں پھر گاؤں میں نغمہ معین الدین چشتی کا

امیرِ شہر بھی مجھ سے ادب سے بات کرتا ہے
بنا ہوں جب سے میں منگتا معین الدین چشتی کا

جہاں میں دربدر بھٹکے گا اپنا سر وہ پٹکے گا
چلا جو چھوڑ کر رستہ معین الدین چشتی کا

ہمیشہ شاد رہتا ہے سدا آباد رہتا ہے
جو دیوانہ ہوا خواجہ معین الدین چشتی کا

ستائیگی جہاں میں کیوں بھلا غم کی تپش مجھکو
ہے سر پہ جب مرے سایہ معین الدین چشتی کا

سبھی کا پیٹ بھرتا ہے شکم پر باندھ کر پتھر
بتا وہ کس کا ہے نانا معین الدین چشتی کا

بلائیں لوٹ جاتی ہیں یہی کہتی ہوئیں سر سے
یہ دیوانہ ہے دیوانہ معین الدین چشتی کا

نبی، سے فاطمہ، مولیٰ علی، حسنین سے بیشک
بہت مضبوط ہے رشتہ معین الدین چشتی کا

انا ساگر کا پانی اے ترنم جھوم اٹھا ہے
جو دیکھا سامنے کاسہ معین الدین چشتی کا

منقبت

شاہد رضا ترنم

بنارسی

رضا نگر دھنی

پورلوہتہ

بنارس

تہنیت

دین کا روشن ستارا ہے ہمارا مدرسہ
علم و حکمت کا منارہ ہے ہمارا مدرسہ

ہوتی ہے باتیں یہاں قرآن و سنت کی سدا
کتنا اچھا کتنا پیارا ہے ہمارا مدرسہ

کر دیا لوہتہ کو روشن جس نے علم نور سے
علم کا وہ گاہوارہ ہے ہمارا مدرسہ

نازیہ، روشن، شمع، سونی، گل افشاں، کو سدا
علمی سانچے میں سنوارا ہے ہمارا مدرسہ

شان سے کہتی ہیں یہ رضیہ، وسیمہ، آروز،
مادرِ علمی ہمارا ہے ہمارا مدرسہ

یا خدا رکھنا سلامت یہ نہاں کی ہے دعا
یہ چمکتا جو ادارہ ہے ہمارا مدرسہ

یہ شبینہ کہتی ہیں افسانہ سے شہرینہ سے
اِن کا اُن کا اور تمہارا ہے ہمارا مدرسہ

کیسے بھولے گی بھلا احسان اِس کی آفریں
جب دیا ہر دم سہارا ہے ہمارا مدرسہ

سیکھنے کے واسطے ہے درسِ قرآن و حدیث
اے ترنم اک سہارا ہے ہمارا مدرسہ

نعت شریف

آئے ہیں قدسی ماہِ نبوت کے شہر میں
صلی علیٰ کی دھوم ہے اُلفت کے شہر میں

جاؤں میں سر پہ خرمنِ عصیاں لئے کہاں
رکھ لو حضور اپنی شفاعت کے شہر میں

لے کر چراغ عشق و محبت کا مصطفےٰ
تبلیغ دیں کی کر گئے نفرت کے شہر میں

محبوب رب کی شان میں توہین مت کرو
ورنہ مروگے دیکھنا ذلت کے شہر میں

نعتِ رسول پڑھنے کا انعام یہ ملا
سب دیکھتے ہیں پیار سے شہرت کے شہر میں

فضل خدا سے شاہِ مدینہ کے فیض سے
رہتا ہوں میں بھی دین کی خدمت کے شہر میں

کربل میں جیسی کر گئے شبیر بندگی
ایسا ملا نہ کوئی عبادت کے شہر میں

صدقے میں مصطفےٰ کے ترنم بنارسی
ہوگا مکان اپنا بھی جنت کے شہر میں

القرآن الکریم

زندگی دوچار دن کی ہے

جگاؤ اپنی قسمت زندگی دو چار دن کی ہے
کرو آقا کی مدحت زندگی دو چار دن کی ہے

یہ دنیا قید خانہ ہے یہی فرمان آقا ہے
کرو رب کی عبادت زندگی دو چار دن کی ہے

ملے گی حشر میں جنت کرو ماں باپ کی خدمت
یہ ہے حکم شریعت زندگی دو چار دن کی ہے

خدارا خواب میں دیدار آقا اب کرا دیجے
بڑی خستہ ہے حالت زندگی دو چار دن کی ہے

ہمیشہ بیٹھتے اُٹھتے ہو لب پہ کلمۂ طیّب
مرے دل کی ہے حسرت زندگی دو چار دن کی ہے

بلا لیجے مدینے میں پریشاں ہوں بہت ! آقا
ہو مجھ پر چشم رحمت زندگی دو چار دن کی ہے

ترنم چاہتے ہو رب تعالیٰ کی جو خوشنودی
کرو اُن سے محبت زندگی دوچار دن کی ہے

القرآن الکریم

یا رب ہمیں عطا کر دیدار مصطفٰے کا
دکھلا دے خوبصورت رخسار مصطفٰے کا

آکر مکینِ سدرہ کافوری لب سے اپنے
تلوہ ادب سے چومیں سرکار مصطفٰے کا

جا کر سناؤنگا میں رو رو کے حال اپنا
آ جائے جو بلاوا اک بار مصطفٰے کا

آٹھوں پہر فرشتے آتے ہیں نعت پڑھتے
کیا خوب ہے جہاں میں دربار مصطفٰے کا

خوشبو بہشت کی وہ ہر گز نہ پائے گا
دنیا میں جو ہوا ہے غدار مصطفٰے کا

کربل کی سر زمیں پر دینِ نبی کی خاطر
قربان ہوگیا ہے گھر بار مصطفٰے کا

پھرتے ہیں مارے مارے اس واسطے جہاں میں
ہم لوگ بھول بیٹھے کردار مصطفٰی کا

مجھکو بھی اے ترنم چل ساتھ لے کے طیبہ
میں ہوگیا ہوں پیارے بیمار مصطفٰے کا

نعت شریف

گلشن ہستی میں اپنی کر روشنی کر لیجئے
چھوڑ کر فکر جہاں ذکر نبی کر لیجئے

مصطفٰے صلی علیٰ سے عاشقی کر لیجئے
قبر اپنی اِس طرح سے مخملی کر لیجئے

مرتبہ اونچا رہے گا بادشاہِ وقت سے
در پہ شاہ انبیاء کے نوکری کر لیجئے

عزت و اکرام پاؤگے جہاں میں ہر جگہ
بس بسر یاد نبی میں زندگی کر لیجئے

قلب کے اوراق پر لکھ کر شہ بطحا کا نام
اپنے کردار و عمل میں پختگی کر لیجئے

ڈوب کر عشق شہنشاہِ مدینہ میں سدا
مومنو رب کی مچل کر بندگی کر لیجئے

شیخ سعدی ، بوصری، جامی ، رضا کے فیض سے
جھوم کر عشق نبی میں شاعری کر لیجئے

اے ترنم بخش دے گا رب تعالیٰ حشر میں
پر ضروری ہے نبی کی پیروی کر لیجئے

کاوش
شاہد رضا ئرنج بنارسی
لوہتہ بنارس

کہے یہ دھرتی یہ امبر حسین زندہ باد
پکاریں مسجد و ممبر حسین زندہ باد

غمِ حسین میں اشکوں کی روشنائی سے
لکھا ہے تختیِ دل پر حسین زندہ باد

بروزِ حشر لگائیں گے جھوم کر نعرہ
غلامِ ساقیِ کوثر حسین زندہ باد

علی کے نورِ نظر، فاطمہ کے لختِ جگر
جنابِ سبطِ پیمبر حسین زندہ باد

جہاں سے مٹ گیا نامِ یزید دیکھو مگر
ہے شہرہ آج بھی گھر گھر حسین زندہ باد

"وَلَا تَقُولُوا" کی تفسیر بھی یہ کہتی ہے
قرارِ شافعِ محشر حسین زندہ باد

حضور پُشت پہ اپنے جسے بٹھاتے تھے
علی کا وہ ہے گلِ تر حسین زندہ باد

رضا
نگر دھنی بورلوہتہ
بنارس

خطیبِ شعلہ بیاں بھی خطاب میں اپنے
ہیں کہتے بر سرِ منبر حسین زندہ باد

شرابِ عشقِ علی پی کے آج محفل میں
کہے تمہارا ثناگر حسین زندہ باد

یزیدِ وقت سے کہہ دو علی کا دیوانہ
کہے گا سولی پہ چڑھ کر حسین زندہ باد

تمہاری نسل میں بچّے حُسینی ہونگے سبھی
لگاؤ نعرہ یہ کھل کر حُسین زندہ باد

تمہارے چاہنے والے ہیں جتنے دنیا میں
ہیں کہتے سارے مچل کر حسین زندہ باد

سجا کے بزمِ شہیداں بیک زباں مل کر
ہیں گنگناتے کبوتر حسین زندہ باد

حسین فاتحِ کرب و بلا ترنّم ہیں
خموش ہوں میں یہ لکھ کر حسین زندہ باد

القرآن الکریم

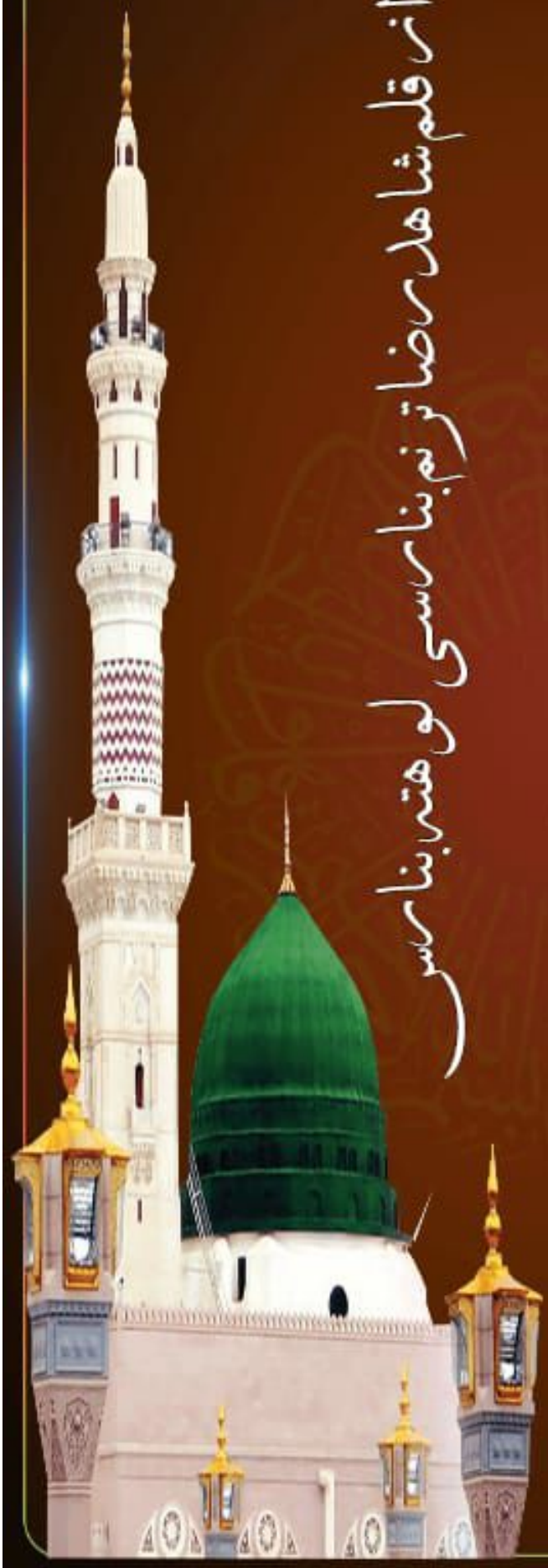

انہ قلم شاھد رضا ترنم بنا سی لو ھتم بنا سی

شہنشاہِ مدینہ کی تڑپ کر نعت پڑھتے ہیں
بفضلِ رب تعالیٰ آج لکھ کر نعت پڑھتے ہیں

لگا کے عشق کا چشمہ منافق دیکھ لے چل کر
گٹرگوں شہر طیبہ کے کبوتر نعت پڑھتے ہیں

پلٹنے لگتے ہیں دیوانے جب آقا کے روضے سے
سنہری جالیاں دل میں بسا کر نعت پڑھتے ہیں

زہے قسمت مدینے کی ہمیں جب یاد آتی ہے
مدینے کی طرف ہم لو لگا کر نعت پڑھتے ہیں

فرشتے خلد سے آکر جناب آمنہ کے گھر
شبِ اسریٰ کے دولہا کی مچل کر نعت پڑھتے ہیں

مہینہ آتے ہی بارہ ربیع النور کا ہم سب
مدینے والے کی محفل سجا کر نعت پڑھتے ہیں

زمین کربلا نے جھوم کر دیکھا ہے وہ منظر
کفن باندھے ہوئے سر پر بہتر نعت پڑھتے ہیں

درود پاک پڑھ پڑھ کے غلامانِ شہِ جیلاں
گلے میں قادری پٹہ پہن کر نعت پڑھتے ہیں

پہنچ کر عالم ارواح میں محبوبِ داور کی
جناب غوث و خواجہ فخر ازہر نعت پڑھتے ہیں

ترنم ہاتھ میں بوجہل کے بے جان کنکر بھی
نبی کے حکم پر دیکھو مچل کر نعت پڑھتے ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس

مصطفی کی آمد سے پتیاں مہکتی ہیں
گلشن مدینہ کی ڈالیاں مہکتی ہیں

فخرِ مُرسلاں جنکو کہ رہی ہے یہ دنیا
چومتے ہی نام انکا ! انگلیاں مہکتی ہیں

مصطفی کی آمد کا یہ حسین صدقہ ہے
پھول جیسی آنگن میں بیٹیاں مہکتی ہیں

بھیج کر شہ دیں پر بس درود کا تحفہ
مثلِ مشک گلشن میں تتلیاں مہکتی ہیں

جب سے میں نے لکھا ہے نام سرور عالم
بالیقیں مرے دل کی تختیاں مہکتی ہیں

عشق کا صلہ .ایسا ہے ملا شہ دیں سے
غوث اور خواجہ کی ہستیاں مہکتی ہیں

نعت جو شہ دیں کی ماں سلائی تھی پڑھ کر
آج تک تصور میں لوریاں مہکتی ہیں

چوم لے ترنم چل با ادب قرینے سے
مصطفی کے روضے کی جالیاں. مہکتی ہے

پکارے گی اُن کی شفاعت کی کُنجی
ملے گی تمہیں مجھ سے جنت کی کُنجی

میں لکھتا ہوں نعتیں شہ انبیاء کی
عطا کی خدا نے یہ مدحت کی کُنجی

بلندی پہ اُن کا ستارہ ہے روشن
ملی جن کو آقا کی نسبت کی کنجی

وہی کھول پائے گا جنّت کا تالا
جو لائے گا اُن کی محبت کی کنجی

شہ انبیاء کو خدا کی عطا سے
ملی ہے زمانے میں نعمت کی کنجی

چلو دل لگاؤ نمازوں میں اپنا
ملے گی تمہیں بھی عبادت کی کنجی

درِ مصطفٰے سے ہمیں مل گئی ہے
بفضلِ خدا باب جنت کی کنجی

وہ ہوں غوث و خواجہ کہ مخدوم صابر
ملی سب کو کشف و کرامت کی کنجی

مرا بال بیکا بلا کیا کرے گی
میں رکھتا ہوں ماں کی محبت کی کنجی

کرم کی نظر ہوگی جب اِس پہ آقا
ترنم بھی پائے گا عزت کی کنجی

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویستہ بنارس

لگ جائے میرے بازو میں پر یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم
جاؤں میں مدینے میں اڑکر یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم

بن جاؤں میں اُس در کا نوکر حسرت ہے یہی دل کے اندر
بس عمر یوں گزرے شام و سحر یا شاہِ اُمم یا شاہِ اُمم

بگڑی ہوئی اپنی قسمت پر میں ناز کرونگا محشر تک
طیبہ میں ہو اک چھوٹا سا گھر یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم

دنیا یہ ستاتی ہے مجھکو دربار میں اپنے بلوالو
یہ قلب ہوا ہے اب مضطر یا شاہِ اُمم یا شاہِ اُمم

کیا شان نرالی ہے اُنکی دن رات مچل کر روضے پر
کرتے ہیں ثنا سب جن و بشر یا شاہ اُمم شاہ اُمم

تلوؤں کا ہے لٹکے یہ صدقہ کہتا ہے ادب سے ہر شیدا
افلاک پہ چمکے شمس و قمر یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم

خالی نہ کبھی کوئی آیا اپنا ہو یا پھر ہو بیگانہ
بس آپ کا اک ایسا ہے در یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم

میدانِ قیامت میں مجھکو ڈھونڈے گی شفاعت انکی جب
پھر نار کا کیوں ہو خوف و خطر یا شاہِ اُمم یا شاہِ اُمم

لیتے تھے زباں سے نام اُنکا کرتے تھے محبت ایسے بلال
ہر ظلم اُمیہ کا سہ کر یا شاہ اُمم شاہ اُمم

جاتا ہے ترنم دوزخ میں اعمال ہیں اِس کے کتنے بُرے
ہے آپ کا بندہ لیجے خبر یا شاہ اُمم یا شاہ اُمم

Photex
فوراً

نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عشق نبی کی شمع دل میں جلا رہے ہیں
بڑے خوش نصیب ہیں وہ جو مدینہ جا رہے ہیں

اُمت میں مصطفٰے کی پیدا کیا خدا نے
اِس واسطے بلندی دنیا میں پا رہے ہیں

سجدے میں گر پڑے ہیں کہتے ہوئے یہی بُت
آغوشِ آمنہ میں سرکار آ رہے ہیں

افلاک کا قمر بھی اُس سمت ہے گزرتا
جس سمت مرے آقا انگلی اُٹھا رہے ہیں

سلطان دوجہاں کے قدموں کا لے کے بوسہ
شمس و قمر ستارے سب جھلملا رہے ہیں

ستر ہزار دن میں ستر ہزار شب میں
در پر ادب سے قدسی آقا کے آ رہے ہیں

ہرگز نہ جائے اُمت آقا کی سمتِ دوزخ
جبریل اپنے پر کو پُل پر بچھا رہے ہیں

سلطان انبیاء اب بلوالو شہر طیبہ
مجھکو جدائی کے غم بیحد ستا رہے ہیں

اک روز کہ دے آکر باد صبا یہ مجھ سے
طیبہ میں چل ترنم آقا بلا رہے ہیں

ترنم بلیاوی

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتی

بنارس

کہتا ہے اُن کا بس یہی شیدا ادب کے ساتھ
نعتِ نبی پڑھیں گے ہمیشہ ادب کے ساتھ

ہونٹوں سے چوم لوں گا میں دل سے لگاؤں گا
اُن کے دیارِ پاک کا طغرا ادب کے ساتھ

نظروں میں صبح و شام بسا کر در رسول
پڑھتا رہوں گا اُن کا ترانہ ادب کے ساتھ

مر جا نبی کے نام پہ قدسی کہیں گے یہ
عاشق ہے آؤ پڑھ لیں جنازہ ادب کے ساتھ

دیکھا عمر نے جیسے ہی چہرہ رسول کا
قدموں پہ گر کے پڑھ لیا کلمہ ادب کے ساتھ

محبوبِ کبریا ہمیں جس دن بلائیں گے
جائیں گے ہم بھی دیکھنے طیبہ ادب کے ساتھ

جبریل سدرہ چھوڑ کے آکر علی کے گھر
حسنین کا جھلاتے ہیں جھولا ادب کے ساتھ

احمد رضا نے ہم کو یہی درس ہے دیا
ہر آن اُن کا کیجئے چرچا ادب کے ساتھ

دربار مصطفی میں.....ترنم.بنارسی
جب حاضری ہو پڑھنا قصیدہ ادب کے ساتھ

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا تاجر بنارسی

نبی کے شہر میں دل جب ٹہلنے لگتا ہے
نصیبہ اوج پہ میرا چمکنے لگتا ہے

درود پڑھتا ہوں جس وقت پیارے آقا پر
قسم خدا کی دہن یہ مہکنے لگتا ہے

جہاں پہ سجتی ہے میلاد شاہِ بطحا کی
وہاں پہ نور خدا کا برسنے لگتا ہے

درِ حبیب کی جب یاد آتی ہے مجھکو
یہ آنکھ روتی ہے اور دل مچلنے لگتا ہے

بلائیں گے شہِ بطحا ضرور طیبہ میں
دوانہ وجد میں اُن کا یہ کہنے لگتا ہے

بساتا جب ہوں تصور میں گنبدِ خضریٰ
گلاب دل میں محبت کا کھلنے لگتا ہے

رسولِ پاک کا اعجاز دیکھ لے مجدی
اشارہ پاتے ہی سورج نکلنے لگتا ہے

ادب سے چوم کے پیزار شاہِ طیبہ کی
مدینے پاک کا ذرہ مہکنے لگتا ہے

میں نام لیتا ہوں جب اپنے اعلیٰ حضرت کا
کلیجہ مجدی وہابی کا پھٹنے لگتا ہے

تصورات میں محفل سجا کے آقا کی
مچل کے نعت ترنم بھی پڑھنے لگتا ہے

مصطفی مصطفی مصطفی لکھ دیا
دل کی تختی پہ خیر الوری لکھ دیا

آمدِ شاہ بطحا ہوئی جس گھڑی
دہر سے کفر کا خاتمہ لکھ دیا

بات آئی ہے جب حسن کی سامنے
اپنے خامہ سے میں والضحیٰ لکھ دیا

ہر عمل، ہر ادا، شاہِ کونین کی
باغِ جنت کا میں راستہ لکھ دیا

ذکر صبر و رضا کا ہوا جس جگہ
جھوم کر اُس جگہ کربلا لکھ دیا

ہو گی داخل بھلا کیسے کوئی بلا
میں نے در پر علی مرتضیٰ لکھ دیا

خاک شہر مدینہ کو میں نے سدا
ہر مرض کی ترنم دوا لکھ دیا

کاوش
شاہد رضا ئرنج بنارسی
لوہتہ بنارس

کہے یہ دھرتی یہ امبر حسین زندہ باد
پکاریں مسجد و ممبر حسین زندہ باد

غمِ حسین میں اشکوں کی روشنائی سے
لکھا ہے تختیِ دل پر حسین زندہ باد

بروزِ حشر لگائیں گے جھوم کر نعرہ
غلامِ ساقیِ کوثر حسین زندہ باد

علی کے نورِ نظر، فاطمہ کے لختِ جگر
جنابِ سبطِ پیمبر حسین زندہ باد

جہاں سے مٹ گیا نامِ یزید دیکھو مگر
ہے شہرہ آج بھی گھر گھر حسین زندہ باد

"وَلَا تَقُولُوا" کی تفسیر بھی یہ کہتی ہے
قرارِ شافعِ محشر حسین زندہ باد

حضور پُشت پہ اپنے جسے بٹھاتے تھے
علی کا وہ ہے گلِ تر حسین زندہ باد

رضا
نگر دھنی بورلوہتہ
بنارس

خطیبِ شعلہ بیاں بھی خطاب میں اپنے
ہیں کہتے بر سرِ منبر حسین زندہ باد

شرابِ عشقِ علی پی کے آج محفل میں
کہے تمہارا ثناگر حسین زندہ باد

یزیدِ وقت سے کہہ دو علی کا دیوانہ
کہے گا سولی پہ چڑھ کر حسین زندہ باد

تمہاری نسل میں بچّے حُسینی ہونگے سبھی
لگاؤ نعرہ یہ کھل کر حُسین زندہ باد

تمہارے چاہنے والے ہیں جتنے دنیا میں
ہیں کہتے سارے مچل کر حسین زندہ باد

سجا کے بزمِ شہیداں بیک زباں مل کر
ہیں گنگناتے کبوتر حسین زندہ باد

حسین فاتحِ کرب و بلا ترنّم ہیں
خموش ہوں میں یہ لکھ کر حسین زندہ باد

نعت شاہِ رضا ترنم بنارسی لویٹہ بنارس

میرے ہونٹوں پہ جاری ہے ترانہ شاہِ بطحا کا
نگاہوں میں بسا ہے آستانہ شاہِ بطحا کا
زمین و آسماں ہو عرش اعظم ہو کہ سدرہ ہو
ہے قبضہ دونوں عالم میں یگانہ شاہِ بطحا کا
وہاں کا گوشہ گوشہ ہوگیا ہے نور سے روشن
ہوا جب تیرگی میں مسکرانا شاہِ بطحا کا
ملائک روز و شب اُن کے دیار پاک میں آکر
پڑھا کرتے ہیں خطبہ والہانہ شاہِ بطحا کا
میں اپنی زندگی کی اُس گھڑی معراج سمجھوں گا
کسی دن گھر پہ ہو تشریف لانا شاہِ بطحا کا
نہ گھبراؤ قیامت کے تپش سے اُمت عاصی
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ شاہِ بطحا کا
مچل کر دیکھ لوں گا مَیں جمال گنبد خضریٰ
ہمیں جب ہوگا طیبہ میں بلانا شاہِ طیبہ کا
چلو چل کر ادب سے مانگ لیں حسنین کا صدقہ
کبھی بھی کم نہیں ہوتا خزانہ شاہِ بطحا کا
خدا سے بخشوانے کے لئے اٹھ اٹھ کے راتوں میں
غمِ اُمت میں آنسو ہے بہانا شاہِ بطحا کا
وہ گلیاں اُنکے در کی واپسی کے وقت طیبہ سے
پلٹ کر دیکھتا جائے دوانہ شاہِ، بطحا کا
سدا ہوتی ہے اُس جا رحمت و انوار کی بارش
جہاں پر ذِکر ہوتا ہے سہانا شاہِ بطحا کا
نگاہوں میں ترنم کے بسا اُن کا ہی جلوہ ہو
مرا دل کاش بن جائے ٹھکانہ شاہِ بطحا کا

نعتِ رسول

از قلم
شاہد رضا ترنج بنارسی
لوہٹہ بنارس

رضا نگر
دھنی پور لوہٹہ
بنارس

ہوتا کہیں شجر نہ حجر، خشک و تر نہیں
وہ آمنہ کی گود میں آتے اگر نہیں

دل میں ترے حضور کی چاہت اگر نہیں
پھر تو یہ سوچ لے ترا جنت میں گھر نہیں

شاہد بھی ہیں وہ ہم پہ رؤف و رحیم بھی
کہیے مرے حضور کی کس پر نظر نہیں

اُن کے کرم کے سائے میں رہتا ہے ہر کوئی
رحمت مرے حضور کی کس شخص پر نہیں

نعتِ رسول پاک جو لکھتا ہوں جھوم کر
رب کا کرم ہے' ورنہ تو مجھ میں ہنر نہیں

سردارِ انبیا ہیں وہ رب کے حبیب ہیں
قرآں میں صاف لکھا ہے تجھ کو خبر نہیں

آتے ہیں کام جب مری مشکل میں وہ سدا
پھر کیسے کہ دوں آقا کو میری خبر نہیں

سدرہ سے آگے کون گیا مصطفی گئے
اُن کے سوا وہاں سے کسی کا گزر نہیں

مشرق ہو، یا جنوب ہو، مغرب ہو، یا شمال،
بتلایئے حضور کا چرچہ کدھر نہیں

آؤں میں کیسے آپ کے دربار نور میں
کچھ بھی حضور پاس میں رختِ سفر نہیں

چل اُن سے چل کے مانگ لے تجھ کو ج چاہئے
ان کی جناب میں تو .نہیں. کا گزر نہیں

یہ جان لو جہاں میں ترنم بنارسی
جُز عشقِ مصطفٰے کے کوئی ہم سفر نہیں

عقل سے باہر ہے جب شیرِ خدا کا مرتبہ
ہو بیاں ہم سے بھلا کیا مصطفی کا مرتبہ

چومتے جبریل ہیں اُن کا ادب سے پائے ناز
عقل بھی حیران ہے کیا ہے شہا کا مرتبہ

اُن کا پڑھتا ہے خدا خطبہ کلام پاک میں
ارفع و اعلیٰ ہے شاہِ انبیا کا مرتبہ

ٹکڑے ٹکڑے ایک پل میں کردیئے مرحب کو جب
دنگ ہیں سب دیکھ کر شیرِ خدا کا مرتبہ

ایک ہی سجدے میں اُنکی! صبح صادق ہوگئی
کیا سمجھ پائے گی دنیا فاطمہ کا مرتبہ

حضرت شبیر نے پیزار اپنی رکھی جب
ہوگیا اوجِ ثریا کربلا کا مرتبہ

علم کا طُ کوہِ حمالہ کہتے ہیں اہل خرد
اللہ اللہ خوب ہے احمد رضا کا مرتبہ

بن گئے تاجِ شریعت فیض سے سرکار کے
مجددیا یہ دیکھ لے اختر رضا کا مرتبہ

آیتِ تطہیر میں لکھا ہوا یہ صاف ہے
اے ترنم اونچا ہے آلِ عبا کا مرتبہ

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویٹ
بنارس

Photex
فورا

نعت

از قلم
شاہد رضا تاجر بنارسی

رضا نگر
دفنی بور لوہتہ بنارس

یہ تم سے کہہ دیا کس نے دوا ضروری ہے
مریضِ عشق ہوں خاکِ شفا ضروری ہے

کسی کی چغلی نہ شکوہ گلہ ضروری ہے
خدا کی حمد ، نبی کی ثنا ضروری ہے

تمام عمر بتاؤں کہ کیا ضروری ہے
وفا حضور سے بے انتہا ضروری ہے

ہمارے اجڑے ہوئے گلستاں کو ہر لمحہ
نبی کے شہر کی آب و ہوا ضروری ہے

ہماری کشتِ سخن پُر بہار رہنے کو
حضور آپ کی لطف و عطا ضروری ہے

جب آئے یاد تجھے اُن کی رولے چھپ چھپ کے
کہا یہ کس نے کی آہ و بکا ضروری ہے

عمر یہ کہتے تھے تلوار ہاتھ میں لے کر
نبی کا جو نہیں اُس کو سزا ضروری ہے

بروز حشر گنہگار اُمتی پہ شہا
خدارا چشم کرم آپ کا ضروری ہے

نہ کر غرور تو خاکی بدن پہ اے ناداں
تجھے بھی موت کا چکھنا مزہ ضروری ہے

خدا کے واسطے عقبیٰ کی کر لو تیاری
یہ کام مرنے سے پہلے بڑا ضروری ہے

یہ میری ماں نے بتایا تھا مجھ کو بچپن میں
ہر ایک بات پہ شکرِ خدا ضروری ہے

قسم خدا کی ترنّم قرارِ دل کے لئے
زباں پہ نغمہء صلی علیٰ ضروری ہے

از قلم شاہد رضا نعیم بنارسی لہرولیہ

میری حیات کا جو گلشن مہک رہا ہے
عشق نبی کا شعلہ دل میں بھڑک رہا ہے

یہ سانس چل رہی ہے عشق نبی کے صدقے
اور یاد میں انہیں کے دل بھی دھڑک رہا ہے

شمس و قمر کی ضو بھی اپنا چھپائیں چہرہ
رخسارِ مصطفی کا ایسا چمک رہا ہے

لوح و قلم ہوں کرسی یا عرش ہو کہ سدرہ
دونوں جہاں میں اُن کا سکہ کھنک رہا ہے

جو ہیں غلام اُن کے سچے اُنھیں کی خاطر
ہاتھوں میں مصطفی کے کوثر چھلک رہا ہے

جو چھوڑ کر چلا ہے راہِ شہ پیمبر
دیکھو جہان میں وہ دَر دَر بھٹک رہا ہے

پڑھتا ہے نعت اُن کی عالم میں جو ترنم
مثلِ قمر جہاں میں بیشک چمک رہا ہے

Photex
فوراً

منقبت

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی
لمحتہ بنارس

اللہ ہی جانے کیسا رتبہ حسین کا ہے
ارض و سما پہ ہوتا چرچا حسین کا ہے

کیا کیا بتاؤں کس پر قبضہ حسین کا ہے
کوثر' جناں "و پانی ""دانا حسین کا ہے

قسمت سے جس نے دیکھا بے ساختہ یہ بولا
مثلِ قمر چمکتا چہرہ حسین کا ہے

دشتِ بلا میں دیکھو دینِ نبی کی خاطر
قربان ہوگیا سب کنبہ حسین کا ہے

محشر تلک نہ کوئی تمثیل لا سکے گی
اک ایسا کربلا میں سجدہ حسین کا ہے

کرب وبلا میں کھا کر جو تیر مسکرائے
ایسا جہاں میں اک وہ بیٹا حسین کا ہے

دوزخ کی آگ میں وہ ہرگز نہ جاسکے گا
قلب و جگر سے جو بھی شیدا حسین کا

اللہ کے کرم سے سرکار کی عطا کا
ملتا گیا ترنم صدقہ حسین کا ہے

Photex
فوراً

نعت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از قلم شاہد رضا نعیم بنارسی لونہتہ بنارس

کہتا ملا ہے ہر کوئی نعت نبی پڑھو
حاجت ہے تم کو خلد کی نعتِ نبی پڑھو

طیبہ میں جب ہو حاضری نعت نبی پڑھو
ان کی گلی میں ہر گھڑی نعت نبی پڑھو

دونوں جہاں میں رب کی رضا چاہتے ہو تو
شام و سحر خوشی خوشی نعتِ نبی پڑھو

جب بارھویں کا چاند نظر آئے جھوم کر
پرچم لئے گلی گلی نعتِ نبی پڑھو

دل بھی قرار پائے گا بزمِ حبیب میں
مل کر بیک زباں سبھی نعتِ نبی پڑھو

ایمان بھی یہی ہے عقیدہ بھی ہے یہی
دل کی مٹے گی بے کلی نعتِ نبی پڑھو

طیبہ نگر سے سنتے ہیں اللہ کے حبیب
تم ہند کیا کہیں سے بھی نعتِ نبی پڑھو

میرے عزیز بھی یہی کہتے ہیں بار بار
رکھنی ہے ہم سے دوستی نعتِ نبی پڑھو

اے کاش کہہ دیں خواب میں اختر رضا مرے
تم نے لکھی ہے جو وہی نعتِ نبی پڑھو

کہتا ہے دل یہ تم سے ترنم بنارسی
تم ہو غلامِ قادری نعتِ نبی پڑھو

نبیجۂ فکر
اسیر حضور تاج الشریعہ شاہ رضا ہلد رضا قرنبا سی
رضا نگر رضوی بو رالو ہتنہ بنا سی

کتنا عظیم رتبہ ہے عبدالوحید کا
ہر سمت بول بالا ہے عبدالوحید کا

اُن کا مقام سوچئے کتنا بلند ہے
حضرت عمر سے رشتہ ہے عبدالوحید کا

گرتے ہوئے کبھی جو پکارا ہے آپ کو
مجھکو ملا سہارا ہے عبد الوحید کا

کیوں خوف کھاؤں دیوکے بندوں سے میں کبھی
میرے گلے میں پٹہ ہے عبد الوحید کا

جس راستے پہ چلتے تھے اصحابِ مصطفے
بیشک وہی تو رستہ ہے عبدالوحید کا

پیارے میاں زمانہ جنہیں پیار سے کہے
رب کی قسم وہ پیارا ہے عبد الوحید کا

اللہ کے حبیب کے کرنوں سے آج بھی
روضہ بہت چمکتا ہے عبدالوحید کا

مہمان جس میں آقا کے پڑھتے ہیں رات دن
وہ علم کا منارئ ہے عبد الوحید کا

جس میں صفائی ہوتی ہے ایمان کی سدا
اک ایسا کار خانہ ہے عبد الوحید کا

تجھ پر •شیم• خاص یہ آقا کا ہے کرم
لب پہ جو تیرے نغمہ ہے عبد الوحید کا

سوتا نہیں ہے بھوکا •ترنم• کبھی بھی وہ
دنیا میں جو بھی منگتا ہے عبدالوحید کا

دہشاب فاسم ضعت آخاب ولایت مظہرِ فاسوق اعظم
حضور سیدنا شہر بناسی مولانا الشاہ عبدالوحید قبلہ فریدی
فاسوقی قلس سرہ العبید

بسا ہے جس کے دل میں احمد مختار ﷺ کا چہرہ
کہاں اب دیکھنا چاہے گا وہ سنسار کا چہرہ

یہ بولے حضرت جابر مچل کر چودھویں شب میں
ہے پیارا آسماں کے چاند سے سرکار ﷺ کا چہرہ

نبی کے پائے اقدس کے تصدق سے مدینے میں
خوشی سے کھل گیا ہے کس قدر انصار کا چہرہ

سرِ محشر گزر جاؤں گا راہِ پل سے میں واللہ
بسا کر اپنی آنکھوں شہ ابرار ﷺ کا چہرہ

ہر اک باطل خدا کو چھوڑ کر کلمے کو پڑھتے ہیں
عمر جب دیکھتے ہیں نبیوں کے سردار کا چہرہ

میں صبح و شام نعتِ پاک دل سے گنگناؤں گا
چمک جائے گا عالم میں مرے کردار کا چہرہ

مریضِ عشق نے خاکِ درِ آقا لگائی ہے
ہوا ہے خوبصورت اور بھی بیمار کا چہرہ

اجل آئے مجھے لینے تو اُس دم اے مرے مولیٰ
نظر کے سامنے ہو سیّدِ ابرار کا چہرہ

یہی دیکھا گیا اکثر! رضا کے نام کو سُن کر
بگڑتا ہے شہِ طیبہ کے ہر غدار کا چہرہ

کوئی چہرا ترنّم کی نگاہوں میں نہیں جچتا
بسایا دل میں جب سے ازہری سرکار کا چہرہ

از قلم شاہد رضا ازہری
لودھرنہ بنارس

Photex
فوراً

نعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سے اپنا کوئی رشتہ ناطہ نہیں
جو بھی آقا کی تعظیم کرتا نہیں

موت دے دے تو تھوڑی سی مہلت مجھے
میں نے دیکھا ابھی شہر طیبہ نہیں

اک سوائے حبیب خدا کے یہاں
دل کسی سے بھی مجھکو لگانا نہیں

بولے جبریل سدرہ پہ سرکار سے
اس سے آگے مرا ہوگا جانا نہیں

چشم سرکار مجھ پر نہ ہوتی اگر
نعت کہنے کا فن مجھکو آتا نہیں

چھوڑ کر دامن شاہ کون و مکاں
ہم کو دنیا میں اک پل بھی جینا نہیں

یاد رکھنا دعاؤں میں اے حاجیو!
ہم غریبوں کو تم بھول جانا نہیں

اک سوائے شہ انبیا کے مرا
روز محشر کوئی بھی سہارا نہیں

بدلے ڈالر کے ایمان کو بیچ دیں
اتنا کمزور اپنا عقیدہ نہیں

اے ترنم شہ دیں کے دربار سے
خالی کاسہ لئے کوئی آتا نہیں

از قلم شاھد رضا ترنم بنارسی

نعت شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرے بگڑی ہوئی قسمت مرے آقا سنور جائے
بچی ہے زندگی جو! وہ مدینے میں گزر جائے

شہنشاہِ مدینہ آپ کا در چھوڑ کے منگتا
بھلا کشکول خالی لے کے جائے تو کدھر جائے

سنہری جالیوں کا لونگا بوسہ بڑھ کے ہونٹوں سے
مقدر مجھ کو بھی لے کر اگر طیبہ نگر جائے

اُسے حوریں مبارک بادیاں دیتی ہیں جنت سے
چراغِ عشق لے کر اُن کے در پر جو بشر جائے

فرشتے غسل دیتے ہیں اسے جنت میں لے جا کر
جو قرباں عظمتِ آقا پہ اپنی جان کر جائے

خدائے پاک یہ فرمائے گا میدانِ محشر میں
جو عاشق ہے نبی کا خلد میں وہ بے خطر جائے

علی کا لال یہ کہتے ہوئے میدان میں اترا
بچاؤں گا میں دینِ مصطفٰے چاہے یہ سر جائے

جمالِ گنبدِ خضریٰ کے سائے میں مرے مولیٰ
ترنم مصطفٰے کی نعت پڑھتے پڑھتے مر جائے

از قلم شاھد رضا ترنم بنارسی

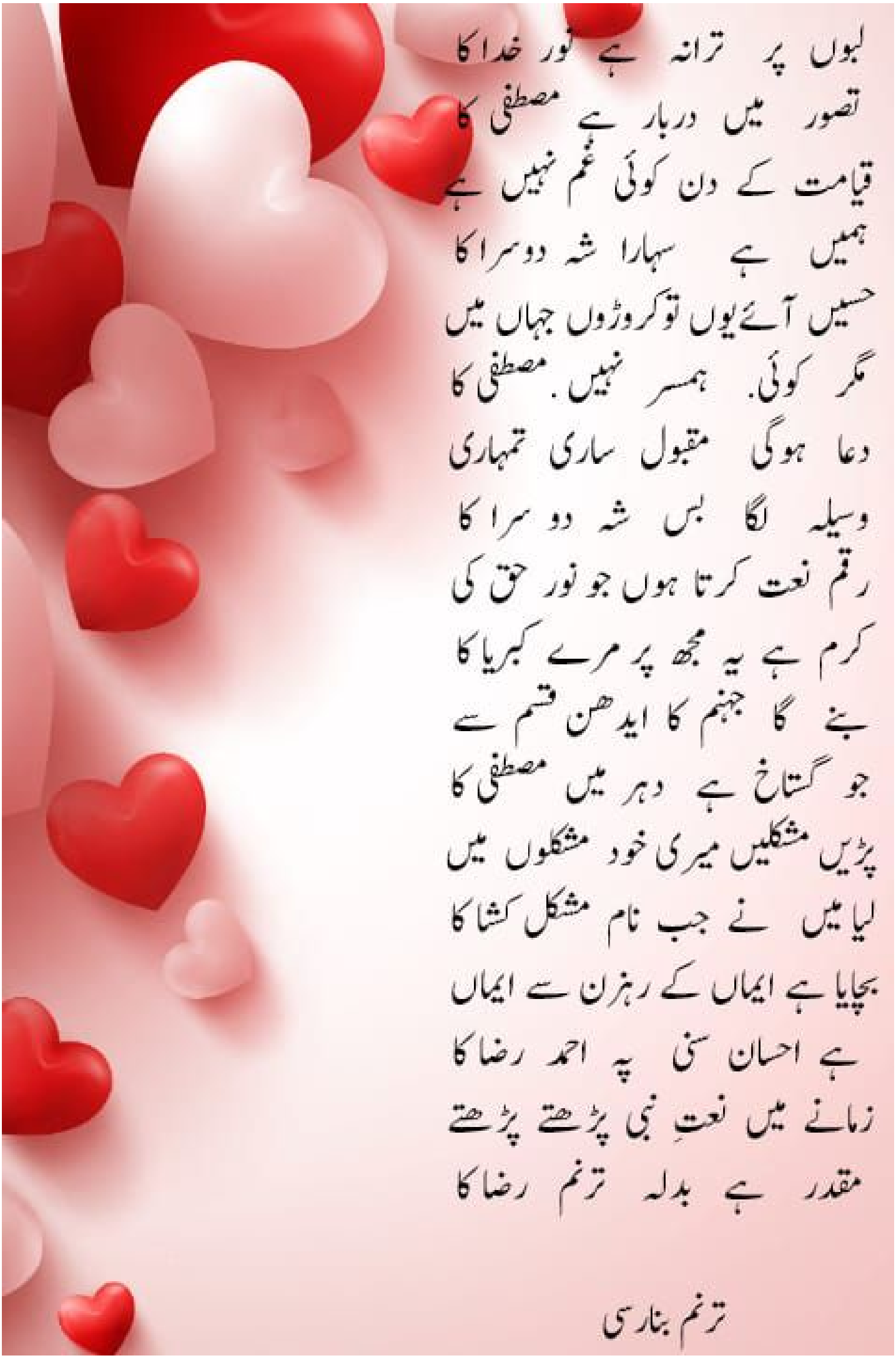

لبوں پر ترانہ ہے نور خدا کا
تصور میں دربار ہے مصطفی کا
قیامت کے دن کوئی غم نہیں ہے
ہمیں ہے سہارا شہ دوسرا کا
حسیں آئے یوں تو کروڑوں جہاں میں
مگر کوئی. ہمسر نہیں. مصطفی کا
دعا ہوگی مقبول ساری تمہاری
وسیلہ لگا بس شہ دو سرا کا
رقم نعت کرتا ہوں جو نور حق کی
کرم ہے یہ مجھ پر مرے کبریا کا
بنے گا جہنم کا ایدھن قسم سے
جو گستاخ ہے دہر میں مصطفی کا
پڑیں مشکلیں میری خود مشکلوں میں
لیا میں نے جب نام مشکل کشا کا
بچایا ہے ایماں کے رہزن سے ایماں
ہے احسان سنی پہ احمد رضا کا
زمانے میں نعتِ نبی پڑھتے پڑھتے
مقدر ہے بدلہ ترنم رضا کا

ترنم بنارسی

از قلم
شاہد
رضا
ترنم
بنار
سی
لوہتہ

دل میں عشقِ مصطفی کی روشنی باقی رہے
لب پہ اُنکی نعت کی بھی نغمگی باقی رہے

خاک شہر مصطفی کی آنکھ میں بھر لیجئے
چاہتے ہو جو نظر میں روشنی،،، باقی رہے

جاکنی کے وقت ہو وردِ زباں صل علی
اِس طرح شاہِ اُمم سے عاشقی باقی رہے

دیکھ لوں نہ جب تلک روضہ شہ ابرار
اے مرے مولی میری یہ زندگی باقی رہے

میں رہوں یا نہ رہوں اے مرے پرودگار
ہر طرف دنیا میں میری شاعری باقی رہے

عاشقانِ مصطفی کے قلب کی ہے یہ دعا
فاطمہ زہرا کے گلشن کی کلی باقی رہے

کرتا جائے گا ترنم عشق بس یہ کام
سانس جب تک تن میں میرے آخری باقی رہے

Photex

بہارِ مدینہ

از قلم شاہد رضا تبسم بخاری لاہور

باادب یہ کہتے ہیں آدمی مدینے میں
ٹوٹے سانسوں کی ڈوری آخری مدینے میں

آتا ہے قمر لینے روشنی مدینے میں
بخشی ہے خدا نے وہ دلکشی مدینے میں

مفلسوں نہ گھبراؤ وہ بلائیں گے اک دن
قلب کی مٹے گی ہر بے کلی مدینے میں

جس نے ساری دنیا کی ظلمتیں مٹا ڈالیں
آج بھی وہ بٹتی ہے روشنی مدینے میں

مجھ غریب کی یارب ایک ہی تمنا ہے
کاش ہو عطا مجھکو چھونپڑی مدینے میں

رحمتوں کی چھاؤں میرے دن گزر جائیں
ہوگی خوبصورت یہ زندگی مدینے میں

جانے کیا کوئی رتبہ ان کے شہر اقدس کا
روز دیتے ہیں قدسی حاضری مدینے میں

مجھ پہ بھی نوازش ہو اتنی اے مرے مولی
میں رقم کروں جاکر شاعری مدینے میں

آنا چاہتی ہے تو آن ان کی چوکھٹ پر
موت تجھ سے ہوگی پھر دوستی مدینے میں

اے تبسم خستہ چل مدینہ چلتے ہیں
مصطفی بناتے ہیں جنتی مدینے میں

Photex
فوراً

مصطفی کی آمد سے پتیاں مہکتی ہیں
گلشن مدینہ کی ڈالیاں مہکتی ہیں

فخرِ مُرسلاں جن کو کہ رہی ہے یہ دنیا
چومتے ہی نام اُن کا !انگلیاں مہکتی ہیں

مصطفی کی آمد کا یہ حسین صدقہ ہے
پھول جیسی آنگن میں بیٹیاں مہکتی ہیں

بھیج کر شہ دیں پر بس درود کا تحفہ
مثلِ مشک گلشن میں تتلیاں مہکتی ہیں

جب سے میں نے لکھا ہے نام سرور عالم
بالیقیں مرے دل کی تختیاں مہکتی ہیں

عشق کا صلہ .ایسا ہے ملا شہ دیں سے
غوث اور خواجہ کی ہستیاں مہکتی ہیں

چوم لے ترنم چل با ادب قرینے سے
مصطفی کے روضے کی جالیاں. مہکتی ہیں

از قلم شاہد رضا تنہا بنارسی

منقبت

درشان غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

از قلم
شاہد رضا ترنم بنارسی
لوھتی بنارس

کبھی خالی نہ اُس کا ہوگا کاسہ یا شہ بغداد
ہوا جو آپ کی چوکھٹ کا منگتا یا شہ بغداد

یہی ہے اک زمانے سے تمنا یا شہ بغداد
دکھادو خواب میں نورانی چہرہ یا شہ بغداد

عطا حسنین کا کرتے ہیں صدقہ آپ جب مجھکو
رہوں گا کیوں بھلا میں بے سہارا یا شہ بغداد

رہے گا دور وہ رنج و مصیبت کے سمند سے
تمہارا جو بھی پڑھے ہر دم قصیدہ یا شہ بغداد

لگایا آپ نے ٹھوکر جو پڑھ کے قم باذن اللہ
ہوا پھر فضل رب مردہ زندہ یا شہ بغداد

نحوست اور بلاؤں کے طلاطم میں گھرا ہوں میں
مدد کے واسطے آئیں خدارا یا شہِ بغداد

قدم سینے پہ جو رکھدیں کسی دن خواب میں آکر
کلیجہ پھر یہ ہوجائے گا ٹھنڈا یا شہ بغداد

ہمیں جب ہر قدم پر آپ کا ملتا سہارا ہے
بھلا کیسے گرائے گا زمانہ یا شہ بغداد

ترنم آپ کے دربار کا جب سے بنا ہے سگ
ہے روشن اوج پر قسمت کا تارہ یا شہ بغداد

Photex
فوراً

شاہد رضا ترنم بنارسی کی لوحِ تربت جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

عامر سہیل وارثی صاحب قبلہ کی فرمائش پہ کہا گیا کلام

از قلم

متعلم

یا نبی چادرِ رحمت میں چھپائے رکھنا
حشر میں دُھوپ کی شدت سے بچائے رکھنا

بھیک آقا کے نواسوں کی عطا ہوگی تجھے
خالی دامن درِ زہرا پہ بچھائے رکھنا

بحرِ ظلمت سے رہائی تجھے مل جائے گی
اُن کی اُلفت کا دِیا دل میں جلائے رکھنا

آپ کے در کا بھکاری ہوں شہنشاہِ اُمم
اپنے در کا مجھے نوکر ہی بنائے رکھنا

اُن کی بخشش کی سند روزِ جزا ہوگی عطا
پنجتن پاک سے لو اپنی لگائے رکھنا

وہ ہیں سلطانِ زمن اور ہیں ہم اُنکے غلام
اُن کی دہلیز پہ سر اپنا جھکائے رکھنا

جب تصور میں درِ آقا پہ نعتِ پڑھنا
اُن کی جالی پہ نظر اپنی جمائے رکھنا

بھیج کے ڈالی درودوں کی ترنم ہر دم
اپنے گلشن کا یوں ہر پھول کھلائے رکھنا

Photex
فورا

شاھد رضا ترنم بنارسی

از قلم

آتی ہے اُس کے گھر میں ہی برکت خوشی خوشی
کرتا ہے مصطفٰے کی جو مدحت خوشی خوشی

اَقصٰی میں بن گئے ہیں نبی سارے مقتدی
اور مصطفٰے نے کی ہے امامت خوشی خوشی

رحمت خدا کی برسے گی اُس کے مکان پر
قرآں کی کرتے ہیں جو تلاوت خوشی خوشی

کر دو سپرد خاک عزیزو لحد میں اب
جاکر کریں گے اُن کی زیارت خوشی خوشی

آقا کی نعت پڑھتے ہوئے پُل صِراط سے
خلدِ بریں میں جائے گی اُمّت خوشی خوشی

بخشش نبی کرائیں گے میدانِ حشر میں
رب کی ہمیشہ کیجے عبادت خوشی خوشی

تم فاطمہ کے لعل کا دامن نہ چھوڑنا
ماں باپ نے یہ کی ہے نصیحت خوشی خوشی

ہر ایک بگڑا کام ترنم کا بن گیا
آقا نے کی ہے چشم عنایت خوشی خوشی

Photex
فورا

انوار قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوھتی بنارس

جان و دل سے جو غلامِ سید ابرار ہے
وادیٔ جنت میں جانے کا وہی حقدار ہے

دیکھ لو تفسیر پڑھ کر والضحی کی مومنو
کہ اٹھیں گے مصطفےٰ کا بس حسیں رخسار ہے

مدحتِ شاہِ زمن کرتا ہوں میں شام و سحر
اِس لئے اپنا جہانِ غم سے بیڑا پار ہے

نارِ دوزخ میں وہ جائے گا مرا ایمان ہے
میرے آقا میرے مولیٰ جو ترا غدار ہے

مال و دولت جان ودل قربان اُنکے نام پر
جھوم کر کہتا یہی ہر عاشق سرکار ہے

جسکی جانب سے مرے سرکار چہرہ پھیرلیں
رد ہے اُس کی ہر عبادت ہر عمل بیکار ہے

شہر طیبہ میں عطا کر دیجئے اک چھونپڑی
ہند میں اب جینا آقا ہوگیا دشوار ہے

سر جھکاتے ہیں سلاطینِ زمانہ بھی وہاں
ایسا سلطانِ مدینہ کا مرے دربار ہے

آمنہ کی گود میں جب آگیا نورِ خدا
دور ظُلمت ہوگئی روشن ہوا سنسار ہے

ناز ہے قسمت پہ مجھ کو میں بتاؤں کس لیے
جس سے نسبت ہے مجھے وہ ازہری سرکار ہے

ناز میں کیوں کر کروں نہ اپنی قسمت پر یہاں
پیرو مرشد جب ہمارا ازہری سرکار ہے

باغِ جنت ہے ترنم ماں کے قدموں کے تلے
یہ حدیثِ پاک میں قولِ شہ ابرار ہے

Photex
فورا

در شانِ منقبت حضور حبیب الرحمٰن مجاہدِ ملت رضی اللہ عنہ

از قلم شاہد رضا تاثر نم بنارسی لوہتہ بنارس

تمہارے در کا ہوں سائل مجاہدِ ملت
بنا ہوں اِس لئے قابل مجاہدِ ملت

ہمارے آپ ہو جب رہنما زمانے میں
ملے گی کیسے نہ منزل مجاہدِ ملت

وہ اپنے عِلمی لیاقت سے کرتے تھے آساں
ثقیل سارے مسائل مجاہدِ ملت

پلا دو دید کا شربت جو خواب میں مجھکو
تو چین پائے گا یہ دِل مجاہدِ ملت

نوازا رب نے ہے جب عِلم کے خزانے سے
بیاں ہو کیسے فضائل مجاہدِ ملت

یوں ہوتا مجھکو ہے محسوس آپ آئے ہیں
سجائی جب بھی ہے محفِل مجاہدِ ملت

تھے برق بار خطابت میں آپ کے آگے
نہ ٹھہرا، مجدی مقابل مجاہدِ ملت

ہمیشہ صبر و تحمّل سے کام لیتے تھے
بڑے تھے نیک خصائل مجاہدِ ملت

نبی کے عشق کا گلشن ہے شخصیت اُن کی
ہیں گویا فخرِ عنادل مجاہد ملت

یہ اِعتراف ترنّم زمانہ کرتا ہے
فضیلتوں کے ہیں حامل مجاہدِ ملت

Photex
فورا

دلِ مضطر کی ہے اتنی تمنا حافظ ملت
دکھا دو خواب میں نورانی چہرہ حافظ ملت

جسے خونِ جگر سے آپ نے واللہ سینچا تھا
ہے اَشرفیہ چمکتا وہ ادارہ حافظ ملت

میری کشتی بھنسی ہے بحرِ غم میں اک زمانے سے
لگا دیجے نہ ساحل سے خدارا حافظ ملت

اُٹھائی آپ نے زحمت فروغِ دین کی خاطر
یقیناً اِس کا ہے قائل زمانہ حافظ ملت

اُسے ہے دیکھتی دنیا محبت کی نگاہوں سے
جسے بھی آپ نے اپنا بنایا حافظ ملت

ہے دکھا جس نے الفت سے یہی بے ساختہ بولا
تمہارا ہے بڑا پُر نور روضہ حافظ ملت

تمہاری شان وعظمت ہم بیاں کر ہی نہیں سکتے
ہے رتبہ اِس قدر اعلیٰ تمہارا حافظ ملت

تمہارے در کا جب سے بن گیا منگتا۔ ترنم کا
بلندی پر چمکتا ہے ستارہ حافظ ملت

از قلم
شاھد رضا ترنم بناسی
لوھتہ بناسی

Photex
فورا

ہوا ہے مجھ پہ فضلِ رب تعالیٰ ریل گاڑی میں
لکھا میں نے نبی کا جو قصیدہ ریل گاڑی میں

جناب غوث ، و خواجہ ، اور رضا کا نام لے لے کر
نبی کے منکروں کا دل جلانا ریل گاڑی میں

جسے تکلیف ہو وہ ریل گاڑی سے اُتر جائے
کریں گے مصطفے کا ہم تو جلسہ ریل گاڑی میں

محمد مصطفے کا جب کوئی گستاخ مل جائے
اُسے دو تین جڑ دینا طماچہ ریل گاڑی میں

ہیں بگڑے چہرے نجدی، دیوبندی اور وہابی کے
نبی کا جب لگایا میں نے نعرہ ریل گاڑی میں

نظر میں گنبدِ خضریٰ ہو لب پر ذکر اُن کا ہو
گزر جائے یونہی ہر ایک لمحہ ریل گاڑی میں

ترنم کا ہے یہ دعویٰ کبھی نہ حادثہ ہوگا
نبی کی گنگناتے نعت جانا ریل گاڑی میں

انہ قلم شاہد رضا ترنم بنا مس لو ہتھ بنا مس

Photex
فوراً

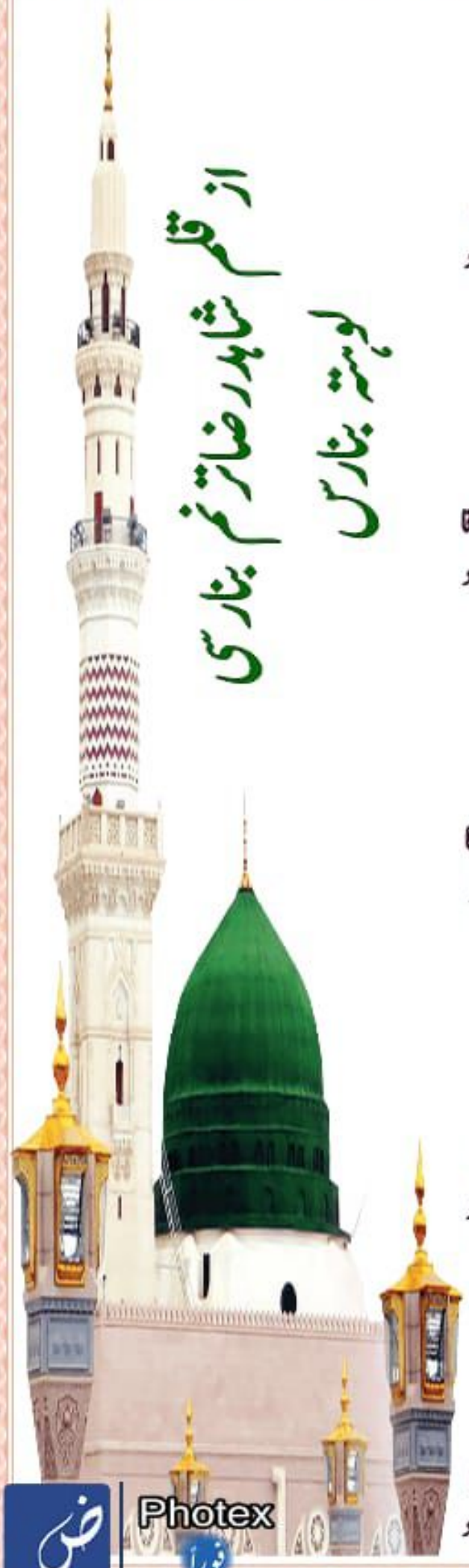

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

لوہسٹہ بنارس

ہیں لاجواب وہ اور بے مثال زندہ باد
مرے حضور کا حسن و جمال زندہ باد

جو ظلم سہ گئے ہر ایک اُن کی الفت میں
شہِ اُمم کا وہ پیارا بلال زندہ باد

نبی کے جتنے بھی گستاخ ہیں وہ مردہ ہیں
مگر نبی کا ہے عاشق بلال زندہ باد

نگاہِ لطف وکرم جس پہ ڈال دیں آقا
ہوا ہے دنیا میں وہ مالا مال زندہ باد

نبی کے نقشِ کف پا کو چوم کر یارو
ہے جگمگاتا فلک پر ہلال زندہ باد

کروں نہ کیسے میں ہر وقت شکر مولی کا
وہ رِزق دیتا ہے مجھکو حلال زندہ باد

خدا کے فضل سے اور مصطفے کے صدقے میں
ہے گھر کی چلتی مری روٹی دال زندہ باد

یزید کا ہے مٹا نام دہر سے لیکن
علی کا لاڈلہ زہرا کا لال زندہ باد

ہوں غوث و خواجہ رضا یا کہ فخر ازہر ہوں
سبھی مزار میں ہیں باکمال زندہ باد

تصورات میں ہر دم مدینہ جاتا ہوں
ہے پیارا تیرا ترنم خیال زندہ باد

Photex
فوراً

بعثتِ رسولِ اکرم ﷺ

از: سیرتاج الشریعہ محمد شاہد رضا تاج نعیم
لوھشتہ بنارس

عرش پر ان کا ہے نقشِ پا دیکھ لے
رب کے محبوب کا مرتبہ دیکھ لے

سرورِ انبیا کی عطا،،،،،،،،،،، دیکھ لے
اُنکے صدقے میں سب کچھ ملا دیکھ لے

راحتیں پائے گا مضطرب دل بہت
کرکے سرکار کا تذکرہ ،،،،،،، دیکھ لے

رب نے ان کو بنایا سراپا ہے نور
پڑھ کے قرآنِ اقدس ذرا دیکھ لے

اُس کی قسمت کا تارہ چمک جائے گا
اک جھلک جو رُخِ مصطفٰے دیکھ لے

ہوگی مقبول ساری دعائیں تری
دے کے سرکار کا واسطہ دیکھ لے

کہتے ہیں جسکو دنیا میں جنت نشاں
وہ دیارِ حبیبِ خدا،،،،،، دیکھ لے

فیصلہ حق و باطل کا ہو جائے گا
اک نظر جاکے کرب وبلا دیکھ لے

مشکلیں خود ہی مشکل میں پڑ جائیں گی
غوث اعظم کی کرکے ثنا دیکھ لے

صدقئے پنجتن اپنے دربارِ میں
ہیں عطا کرتے خواجہ پیا دیکھ لے

زلزلہ قصر باطل میں آ جائے گا
لے کے بس نام احمد رضا دیکھ لے

فاتحِ مصر رب نے بنایا اُنہیں
فخر ازہر کا یہ مرتبہ دیکھ لے

پڑھ کے تاریخ کربل ترنم رضا
ابن حیدر کی صبر و رضا دیکھ لے

Photex
فوراً

از قلم شاہد رضا ترنم بنا رسی لو ہفتہ بنا رسی

جو دل سے کر رہا ہے مدحت مرے نبی کی
سایہ فگن ہے اُس پر رحمت مرے نبی کی

روکے گا کون مجھکو جانے سے خلد میں اب
دل میں بسی ہوئی ہے الفت مرے نبی کی

جس وقت روح نکلے اِس جسم سے خدایا
نورانی سامنے ہو صورت مرے نبی کی

عرش بریں سے دیں گے قدسی بھی داد مجھکو
ہونٹوں پہ سج گی ہے مدحت مرے نبی کی

کھانے میں ہوگی ہے فضلِ خدا سے برکت
جابر کے گھر ہوئی جب دعوت مرے نبی کی

بس اک ہوا اِشارہ سورج پلٹ کے آیا
یہ دیکھ لے وہابی قدرت مرے نبی کی

اُن کی وفا کا دل میں روشن چراغ کر لو
جنت دلائے گی بس الفت مرے نبی کی

جاکر کبھی ترنم طیبہ میں دیکھ لینا
ہر سُو برس رہی ہے رحمت مرے نبی کی

Photex
فوراً

نتیجۂ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا رسی لوہتی بنا رسی

میرے رب کی عطا سیّدہ فاطمہ
جانِ خیر الوریٰ سیّدہ فاطمہ

آپ کے رب نے اونچا کیا ہے بہت
مرتبہ آپ کا سیّدہ فاطمہ

بیٹھتے اُٹھتے رہتا تھا بس آپ کے
لب پہ ذکرِ خدا سیّدہ فاطمہ

رب کے قدسی بھی آمین کہتے تھے تب
کرتی تھیں جب دعا سیّدہ فاطمہ

ڈال دیجے مرے خالی دامن میں اب
صدقہ حسنین کا سیّدہ فاطمہ

آپ کے دم سے سرسبز و شاداب ہے
گلشن مصطفیٰ سیّدہ فاطمہ

نوجوانانِ جنت کا سردار ہے
آپ کا لاڈلہ سیّدہ فاطمہ

مریم و آسیہ بھی ہیں کرتی ترا
جھوم کر تذکرہ سیّدہ فاطمہ

جیتا ہے آپ کے فیض کے سائے میں
یہ ترنم رضا سیّدہ فاطمہ

Photex
فوراً

ہم کو جو بھی اور جتنا بھی ملا پیارے نبی
بالیقیں وہ آپ ہی کی ہے عطا پیارے نبی

ہوگیا ہے زخمِ دل گہرا بڑا پیارے نبی
دیجئے اس کو شفا بہرِ خدا پیارے نبی

شہر طائف میں ستم سہ کر بڑے ہی پیار سے
اپنے دشمن کو بھی دیتے ہیں دعا پیارے نبی

اپنے لعلوں کا عطا کر دیجئے صدقہ مجھے
ہوں گدا ادنیٰ سا میں بھی آپ کا پیارے نبی

لاج محشر میں مری رکھ لینا شاہِ انبیا
کون ہے میرا بھلا تیرے سوا پیارے نبی

جسم سے جب روح نکلے التجا ہے آخری
جاری ہو لب پر مرے کلمہ ترا پیارے نبی

گنبدِ خضریٰ کا کرتا روز و شب دیدار میں
گھر مدینے میں جو ہوتا اک مرا پیارے نبی

آپ کے بحرِ کرم میں ڈوب کر شام و سحر
تذکرہ کرتے ہیں سب آب و ہوا پیارے نبی

دھوپ کی شدت ستائے جب مجھے روزِ جزا
سر پہ رکھنا اپنی رحمت کی ردا پیارے نبی

آپ کے ہی ذرہء پیزار سے لے کر ضیا
ہیں چمکتے آسماں پر مہر و مہ پیارے نبی

آرزو یہ ہے ترنم کی کہ جب آئے قضا
سنگِ در ہو آپ کا اور سر مرا پیارے نبی

نتیجۂ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا رسی لوہتی بنا رس

Photex
فوراً

اہلِ دل کی صدا علی مولیٰ
عشق کا آئینہ علی مولیٰ

رہبری کے لئے . زمانے میں
رب نے ہم کو دیا علی مولیٰ

آپ کی زوجیت میں آئیں ہیں
سیدہ فاطمہ علی مولیٰ

ہو گا بہتر ہی وہ مرے حق میں
کر دیں جو فیصلہ علی مولیٰ

زندگی میں بہار.. آئی ہے
جب کیا تذکر علی مولیٰ

ہر مریض علی یہ کہتا ہے
دردِ دل کی دوا علی مولیٰ

جو نہیں مانتا صحابہ کو
وہ نہیں آپ کا .علی مولیٰ

وقتِ ہجرت نبی کے بستر پر
آپ سوئے ہیں یا علی مولیٰ

قصر باطل میں آیا قہر و غضب
میں نے جب بھی کہا علی مولیٰ

جو بھی دشمن ہے آپ کا اُس پر
برسے لعنت سدا علی مولیٰ

ہے موافق نبی کی سنت کے
آپ کی ہر ادا علی مولیٰ

حشر میں لاج میری رکھ لینا
میں ہوں بندہ ترا علی .مولیٰ

یہ ترنم بھی فضل مولی سے
ہے گدا آپ کا علی مولیٰ

آپ کے در سے فاطمہ زہرا
مانگنے سے سوا ملا زہرا

آپ کے نام کے ہی برکت سے
دور رہتی ہے ہر بلا زہرا

اُس کو حسنین کا ملا صدقہ
جو ترے در پہ آگیا زہرا

آپ کی بارگاہ عالی سے
رد ہوئی کس کی التجا زہرا

بےاجازت نہ آئے گھر پہ ملک
ایسا ہے تیرا دبدبہ زہرا

ناز جن پہ کرے طہارت بھی
پاک ایسی ہیں طاہرہ زہرا

پردہ داری بھی تجھ پہ نازاں ہے
خوب پردہ ہے فاطمہ زہرا

سنے آتے ہیں خلد سے قدسی
آپ کے گھر کا تذکرہ زہرا

پیٹ بھرتے ہیں ناتوانوں کے
جس جگہ ہے وہ در ترا زہرا

تیرے بچوں نے دین کی خاطر
گھر کا گھر ہے لٹا دیا زہرا

جو بھی شبیر کی کرے تعظیم
وہ حلالی ہے فاطمہ زہرا

دل کی تختی پہ اے ترنم لکھ
جان خبز لہریا

Photex
فوراً

رب کے پیغمبر امام الانبیا کو چھوڑ کر
جی نہ پاؤں گا کبھی نورِ خدا کو چھوڑ کر

وہ کبھی بھی منزل مقصود پا سکتا نہیں
چل رہا ہے جو طریقِ مصطفٰے کو چھوڑ کر

دین کے رہبر بنے بیٹھے ہیں کچھ جاہل یہاں
سیرتِ شاہِ زمن نورِ خدا کو چھوڑ کر

حشر میں ترسے گا وہ اُن کی شفاعت کے لئے
مر گیا جو دامن خیرالوریٰ کو چھوڑ کر

تذکرہ کیوں پارہِ ناں کا کروں۔ بولے رضا
اپنے پیارے پیارے آقا کی ثنا کو چھوڑ کر

ہوگئے رسوا جہاں میں دیکھئے سب خارجی
حضرتِ مولیٰ علی مشکل کشا کو چھوڑ کر

ہے بہت رسوا زمانے میں بہن تو اس لئے
جی رہی ہے زندگی جو فاطمہ کو چھوڑ کر

دختران قوم و ملت آہ رسوا ہوگئیں
فاطمہ زہرا کی پاکیزہ حیا کو چھوڑ کر

جس کو جانا ہے وہ جائے چھوڑ کر ہندوستاں
میں نہ جاؤں گا کہیں خواجہ پیا کو چھوڑ کر

روز محشر بالیقیں مل جائے گی تجھ کو اماں
دور مت ہونا کبھی احمد رضا کو چھوڑ کر

کامیابی چاہتے ہو تو کہیں جانا نہیں
اے ترنم روضۂ غوث الوریٰ کو چھوڑ کر

تحریر: فکر شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس
موبائل نمبر 9026464612

Photex
فوراً

نعت شریف

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

نہیں وہ جا نہیں سکتے کبھی سنسار کے پیچھے
جو چلتے ہیں زمانے میں مرے سرکار کے پیچھے

رُسُل اور انبیاء سارے ادب سے صحنِ اقصیٰ میں
کھڑے ہیں ہاتھ باندھے احمد مختار کے پیچھے

مسلسل جو بھی قرآں کی تلاوت کرتے رہتے ہیں
کبھی دنیا میں جائیں گے نہ وہ اخبار کے پیچھے

نبی ہیں غیب داں ایسے اُنہیں معلوم ہے یہ بھی
کہ کرتا ہے کوئی کیا کیا درو دیوار کے پیچھے

کوئی مانے نہ مانے پر یہ اک زندہ حقیقت ہے
کرم رہتا ہے آقا کا مرے اَشعار کے پیچھے

جسے جاروکشی کرنے کو مل جائے مدینے میں
بھلا دوڑے گا کیوں وہ دولت و زردار کے پیچھے

ترنم ایک دن قُربِ خدا مل جائے گا تمکو
سدا چلتے رہو تم سیدِ ابرار کے پیچھے

یا خدا کر دے عطا طیبہ کا وِیزا ایک دن
جاؤں میں بھی دیکھنے کعبے کا کعبہ ایک دن

آب زمزم بھی پیئیں گے کھائیں گے عجوہ کھجور
ہو گا جب جانا مدینے میں ہمارا ایک دن

چلتے رہیئے نقشِ پاکِ مصطفٰے پر ہر گھڑی
بالیقیں مل جائے گا جنت کا رستہ ایک دن

سامنے بیٹھے ہوں آقا اور پڑھوں میں نعتِ پاک
کاش ہو جائے خدا خوابوں میں ایسا ایک دن

صرف رہ جائے گی باقی ذاتِ پاک کبریا
اور مٹ جائے گا یہ سارا زمانہ ایک دن

کرتا ہے گستاخی محبوب خدا کی شان میں
سن لے تو پچھتائے گا نجدی کمینہ ایک دن

ماں کے قدموں کے تلے فردوس ہے اولاد کی
یہ بیاں شاہِ اُمم کر دیا تھا ایک دن

آ مدینے میں ترنم حاضری کے واسطے
کاش کہ دیں خواب میں شاہِ مدینہ ایک دن

نتیجہ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا سری لوہتہ بنا سر

Photex
فورا

ہم کو جو بھی اور جتنا بھی ملا پیارے نبی
بالیقیں وہ آپ ہی کی ہے عطا پیارے نبی

ہوگیا ہے زخمِ دل گہرا بڑا پیارے نبی
دیجئے اس کو شفا بہرِ خدا پیارے نبی

شہر طائف میں ستم سہ کر بڑے ہی پیار سے
اپنے دشمن کو بھی دیتے ہیں دعا پیارے نبی

اپنے لعلوں کا عطا کر دیجئے صدقہ مجھے
ہوں گدا ادنیٰ سا میں بھی آپ کا پیارے نبی

لاج محشر میں مری رکھ لینا شاہِ انبیا
کون ہے میرا بھلا تیرے سوا پیارے نبی

جسم سے جب روح نکلے التجا ہے آخری
جاری ہو لب پر مرے کلمہ ترا پیارے نبی

گنبدِ خضریٰ کا کرتا روز و شب دیدار میں
گھر مدینے میں جو ہوتا اک مرا پیارے نبی

آپ کے بحرِ کرم میں ڈوب کر شام و سحر
تذکرہ کرتے ہیں سب آب و ہوا پیارے نبی

دھوپ کی شدت ستائے جب مجھے روزِ جزا
سر پہ رکھنا اپنی رحمت کی ردا پیارے نبی

آپ کے ہی ذرہء پیزار سے لے کر ضیا
ہیں چمکتے آسماں پر مہر و مہ پیارے نبی

آرزو یہ ہے ترنم کی کہ جب آئے قضا
سنگِ در ہو آپ کا اور سر مرا پیارے نبی

نتیجۂ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا رسی لوہتی بنا رس

Photex
فوراً

اہلِ دل کی صدا علی مولیٰ
عشق کا آئینہ علی مولیٰ

رہبری کے لئے . زمانے میں
رب نے ہم کو دیا علی مولیٰ

آپ کی زوجیت میں آئیں ہیں
سیدہ فاطمہ علی مولیٰ

ہو گا بہتر ہی وہ مرے حق میں
کر دیں جو فیصلہ علی مولیٰ

زندگی میں بہار.. آئی ہے
جب کیا تذکر علی مولیٰ

ہر مریض علی یہ کہتا ہے
دردِ دل کی دوا علی مولیٰ

جو نہیں مانتا صحابہ کو
وہ نہیں آپ کا .علی مولیٰ

وقتِ ہجرت نبی کے بستر پر
آپ سوئے ہیں یا علی مولیٰ

قصر باطل میں آیا قہر و غضب
میں نے جب بھی کہا علی مولیٰ

جو بھی دشمن ہے آپ کا اُس پر
برسے لعنت سدا علی مولیٰ

ہے موافق نبی کی سنت کے
آپ کی ہر ادا علی مولیٰ

حشر میں لاج میری رکھ لینا
میں ہوں بندہ ترا علی .مولیٰ

یہ ترنم بھی فضل مولی سے
ہے گدا آپ کا علی مولیٰ

آپ کے در سے فاطمہ زہرا
مانگنے سے سوا ملا زہرا

آپ کے نام کے ہی برکت سے
دور رہتی ہے ہر بلا زہرا

اُس کو حسنین کا ملا صدقہ
جو ترے در پہ آگیا زہرا

آپ کی بارگاہ عالی سے
رد ہوئی کس کی التجا زہرا

بےاجازت نہ آئے گھر پہ ملک
ایسا ہے تیرا دبدبہ زہرا

ناز جن پہ کرے طہارت بھی
پاک ایسی ہیں طاہرہ زہرا

پردہ داری بھی تجھ پہ نازاں ہے
خوب پردہ ہے فاطمہ زہرا

سنے آتے ہیں خلد سے قدسی
آپ کے گھر کا تذکرہ زہرا

پیٹ بھرتے ہیں ناتوانوں کے
جس جگہ ہے وہ در ترا زہرا

تیرے بچوں نے دین کی خاطر
گھر کا گھر ہے لٹا دیا زہرا

جو بھی شبیر کی کرے تعظیم
وہ حلالی ہے فاطمہ زہرا

دل کی تختی پہ اے ترنم لکھ
جان خبز لہریا

Photex
فوراً

کیوں بسے گا اُسکی آنکھوں میں کسی دنیا کا رنگ
پنہاں جس کے دل میں ہے روئے شہ والا کا رنگ

بولے یہ جابر مچل کر چودھوی کی رات میں
چاند تیرے رنگ سے بہتر ہے شہ بطحا کا رنگ

جس نے دیکھا ہے مچل کر کہ دیا بے ساختہ
ہے جہاں میں سب سے اچھا گنبد خضر کا رنگ

سرور کونین کی حاصل جسے ہے نوکری
اس کو بھاتا ہی نہیں ہے قیصرو کسری کا رنگ

میری بہنو حشر میں گر چاہتی ہو تم اماں
اپنے اوپر پھر چڑھا لو فاطمہ زہرا کا رنگ

مرشدی اختر رضا کے فیض سے رب کی قسم
بس گیا قلب و جگر میں نسبتِ خواجہ کا رنگ

چاند ہو سورج ہو یا جگنو ستاروں کی چمک
ہر کسی پر اے ترنم ہے چڑھا آقا رنگ

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

نتیجۂ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا رسی لوہتی بنا رسی

میرے رب کی عطا سیّدہ فاطمہ
جانِ خیر الوریٰ سیّدہ فاطمہ

آپ کے رب نے اونچا کیا ہے بہت
مرتبہ آپ کا سیّدہ فاطمہ

بیٹھتے اُٹھتے رہتا تھا بس آپ کے
لب پہ ذکرِ خدا سیّدہ فاطمہ

رب کے قدسی بھی آمین کہتے تھے تب
کرتی تھیں جب دعا سیّدہ فاطمہ

ڈال دیجے مرے خالی دامن میں اب
صدقہ حسنین کا سیّدہ فاطمہ

آپ کے دم سے سرسبز و شاداب ہے
گلشن مصطفیٰ سیّدہ فاطمہ

نوجوانانِ جنت کا سردار ہے
آپ کا لاڈلہ سیّدہ فاطمہ

مریم و آسیہ بھی ہیں کرتی ترا
جھوم کر تذکرہ سیّدہ فاطمہ

جیتا ہے آپ کے فیض کے سائے میں
یہ ترنم رضا سیّدہ فاطمہ

Photex
فوراً

محب، محبوب کی باتیں بھلا ہم لوگ کیا جانیں
یہ بس اللہ جانے اور شاہِ انبیاء جانیں

جو آب و تاب خورشید و قمر انجم کے اندر ہے
اسے ہم بالیقیں آقا کے تلوؤں کی ضیا جانیں

دیا علمِ لدنّی حق نے ہے محبوب کو اپنے
مریں گے عتبہ و شیبہ کہاں یہ مصطفےٰ جانیں

ستم سہ کر بلالِ باوفا بولے امیہ سے
مزہ عشقِ نبی کا تجھ سا ظالم کیا بھلا جانیں

عقیدہ ہے جہاں میں یہ سبھی اہلِ محبت کا
لحد میں کون ہے زندہ یہ شاہ دوسرا جانیں

اُکھاڑا بابِ خیبر ایک پل میں شیرِ یزداں نے
علی کی قوتِ بازو خدا (و) مصطفیٰ جانیں

کہوں کیوں حال دل اپنا کسی سے میں جہاں والو
میرے دل کی تمنائیں امام الانبیاء جانیں

اگر بخشش کی خواہش ہے ترنم آپ کو، تو پھر
حبیبِ کبریا کو شافعِ روزِ جزا جانیں

اپنی نظروں میں درِ آقا بسا کر آئے ہیں
بارشوں میں رحمتوں کی ہم نہا کر آئے ہیں

ساری دنیا کہہ رہی ہے مونسِ اُمت جنہیں
حال اپنے دل کا بس انکو سنا کر آئے ہیں

سرورِ کونین کے دربار سے رب کی قسم
صدقۂ شبیر و شبر ہم بھی پاکر آئے ہیں

وہ مقدر کے سکندر بن گئے طیبہ سے جو
پیاس اپنی آبِ زمزم سے بجھا کر آئے ہیں

اللہ اللہ کعبتہ اللہ سے لپٹ کر دیکھئے
ڈائری اپنی خطاؤں کی جلا کر آئے ہیں

ہو صفا،، مروہ،، منیٰ،، مزدلفہ،، یا کعبہ شریف
خانۂ دل میں ہر اک گوشہ بسا کر آئے ہیں

چوم لے چل کر ترنم اُن کا چہرا با ادب
خاک جو شہر مدینہ کی لگا کر آئے ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم نظامی بنارسی

نعت رضا تنزیم نثار رضوی

*بزم شاہ مدینہ سجاتے چلو
*معتبر دل کی دنیا بناتے چلو
*یا نبی کی صدائیں لگاتے چلو
*مشکلیں اپنی ساری بھگاتے چلو
*سرور دیں پہ پڑھکر درود و سلام
*نار دوزخ سے خود کو بچاتے چلو
*حشر میں اُن کا شیدا کہے گا یہی
*خلد میں نعت سرور سناتے چلو
*حشر میں ہونگے راضی شہ دوسرا
*پنجتن پاک سے لو لگاتے چلو
*عشق سرکار ہی عین ایمان ہے
*بدعقیدوں کو ہردم بتاتے چلو
*خود بخود ہوگی پہچان گستاخ کی
*نعرہ اعلیٰ حضرت لگاتے چلو
*کرکے ماں کی تزئیم سدا خلد میں
*اپنا فردوس میں گھر بناتے چلو

تزئیم نثار رضا نگر لوہشہ بنارس

عشق میں کہتا یہی ہے بس دوانہ آپ کا
زیرِ لب رہتا ہے ہر لمحہ ترانہ آپ کا

کام بن جائیں گے سارے حشر میں یا مصطفی
میری جانب اک نظر ہو مسکرانا آپ کا

عرش و کرسی لوح و خامہ ماہ و خر پر ہی نہیں
ساری دنیا. پر ہے قبضہ بس یگانہ آپ کا

وہ مقام صہبا میں مولیٰ علی کے واسطے
ایک پل میں خوب ہے سورج بلانا آپ کا

دھوپ کی شدت ستائے گی ہمیں کیوں یا نبی
حشر کے میداں میں ہوگا شامیانہ آپ کا

مالکِ ارض و سما آجایئے میرے بھی گھر
کہ رہا ہے خوب رو رو کر دوانہ آپ کا

گنبد خضری ترنم دیکھ لے گا بالیقیں
ہوگا جب شہر مدینہ سے بلانا آپ کا

از قلم شاہد رضا تنہا بنارسی

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی

یا نبی دل کی مری یہ بے کلی اچھی نہیں
دور رہ کر آپ سے یہ زندگی اچھی نہیں

ذکر شاہ دو سرا شام و سحر کرتے رہو
گیت گانوں کے لبوں پر نغمگی اچھی نہیں

مضطرب دل کو بہت آرام ملتا ہے جناب
کون کہتا ہے کہ پھر نعت نبی اچھی نہیں

گر ہے الفت مصفطفی سے نہ کہو اپنی طرح
اے وہابی اس طرح کی عاشقی اچھی نہیں

جو غلامان شہنشاہ مدینہ ہوگئے
واسطے ان کے جہاں کی سرور اچھی نہیں

ہے نہیں جس میں تصور سرورِ کونین کا
اے ترنم بالیقیں وہ بندگی اچھی نہیں

ترنم بنارسی

نعت سرکار کی محفل جو سجا لیتے ہیں
بارشِ نور میں وہ لوگ نہا لیتے ہیں

اسکی راہوں میں نہیں آتی کوئی بھی مشکل
اپنے ماں باپ کی جو لوگ دعا لیتے ہیں

اِسلئے لب پہ ہے خواجہ ورضا غوث کا نام
ہر مصیبت سے یہی نام بچا لیتے ہیں

ہے وہ انسان مقدر کا سکندر بیشک
جس کو سرکار مدینے میں بُلا لیتے ہیں

بھیج کر ہم بھی درود اور سلام آقا پر
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگا لیتے ہیں

جب بھی سرکار کے تلوؤں پہ نظر پڑتی ہے
اپنا رُخ شمس و قمر خود ہی چھپا لیتے ہیں

اے ترنم ہمیں ملتا ہے رضا کا صدقہ
فخر ازہر کا جو ہم نعرہ لگا لیتے ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لوہتہ بنارس

رب کے پیغمبر امام الانبیا کو چھوڑ کر
جی نہ پاؤں گا کبھی نورِ خدا کو چھوڑ کر

وہ کبھی بھی منزل مقصود پا سکتا نہیں
چل رہا ہے جو طریقِ مصطفٰے کو چھوڑ کر

دین کے رہبر بنے بیٹھے ہیں کچھ جاہل یہاں
سیرتِ شاہِ زمن نورِ خدا کو چھوڑ کر

حشر میں ترسے گا وہ اُن کی شفاعت کے لئے
مر گیا جو دامن خیرالوریٰ کو چھوڑ کر

تذکرہ کیوں پارہِ ناں کا کروں۔ بولے رضا
اپنے پیارے پیارے آقا کی ثنا کو چھوڑ کر

ہوگئے رسوا جہاں میں دیکھئے سب خارجی
حضرتِ مولیٰ علی مشکل کشا کو چھوڑ کر

ہے بہت رسوا زمانے میں بہن تو اس لئے
جی رہی ہے زندگی جو فاطمہ کو چھوڑ کر

دختران قوم و ملت آہ رسوا ہوگئیں
فاطمہ زہرا کی پاکیزہ حیا کو چھوڑ کر

جس کو جانا ہے وہ جائے چھوڑ کر ہندوستاں
میں نہ جاؤں گا کہیں خواجہ پیا کو چھوڑ کر

روز محشر بالیقیں مل جائے گی تجھ کو اماں
دور مت ہونا کبھی احمد رضا کو چھوڑ کر

کامیابی چاہتے ہو تو کہیں جانا نہیں
اے ترنم روضۂ غوث الوریٰ کو چھوڑ کر

تحریر: فکر شاہد رضا ترنم بنارسی لوہٹہ بنارس
موبائل نمبر 9026464612

Photex
فوراً

نعت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تحریر فکر شاہد رضا ترنم بنارسی لہرتہ بنارس

اپنے بخت کا تارہ یونہی جگمگائیں گے
سرورِ دو عالم کی نعت گنگنائیں گے

اِس یقیں سے سوتا ہوں پڑھکے میں درودِ پاک
خواب میں مجھے جلوہ شاہِ دیں دکھائیں گے

نوکری جو مل جائے اُن کے نوری چوکھٹ کی
چھاڑو شوق سے جاکے پھر وہاں لگائیں گے

پنجتن سے کرتا ہے جو بھی پیار دنیا میں
حشر میں اُسے کوثر مصطفٰے پلائیں گے

نفسی نفسی کا عالم ہوگا جب قیامت میں
مصطفٰے غلاموں کی مغفرت کرائیں گے

مفلسو غریبو تم آنسو کیوں بہاتے ہو
ایک دن مدینے میں وہ تمہیں بلائیں گے

اُن کے عشق میں اُن کے عاشقوں کا نعرہ ہے
ہم بھی اُن کی اُلفت میں گردنیں کٹائیں گے

خوف گور تیرہ کا کیوں بھلا ہمیں ہوگا
قبر میں جب پیارے آقا آئیں گے

دستہ بستہ روضے کے سامنے کھڑے ہوکر
حال قلبِ مضطر کا ہم اُنہیں سنائیں گے

نام اُن کا لکھا ہے قلب پہ ترنم کے
کیسے دولتِ ایماں راہزن چُرائیں گے

Photex
فوراً

یا خدا کر دے عطا طیبہ کا ویزا ایک دن
جاؤں میں بھی دیکھنے کعبے کا کعبہ ایک دن

آب زمزم بھی پیئیں گے کھائیں گے عجوہ کھجور
ہو گا جب جانا مدینے میں ہمارا ایک دن

چلتے رہیئے نقشِ پاکِ مصطفٰے پر ہر گھڑی
بالیقیں مل جائے گا جنت کا رستہ ایک دن

سامنے بیٹھے ہوں آقا اور پڑھوں میں نعتِ پاک
کاش ہو جائے خدا خوابوں میں ایسا ایک دن

صرف رہ جائے گی باقی ذاتِ پاک کبریا
اور مٹ جائے گا یہ سارا زمانہ ایک دن

کرتا ہے گستاخی محبوب خدا کی شان میں
سن لے تو پچھتائے گا نجدی کمینہ ایک دن

ماں کے قدموں کے تلے فردوس ہے اولاد کی
یہ بیاں شاہِ اُمم نے کر دیا تھا ایک دن

آ مدینے میں ترنم حاضری کے واسطے
کاش کہ دیں خواب میں شاہِ مدینہ ایک دن

نتجیئہ فکر۔شاھد رضا ترنم بنا رسی لوھتہ بنا رسی
Photex
فورا

یا خدا کر دے عطا طیبہ کا وِیزا ایک دن
جاؤں میں بھی دیکھنے کعبے کا کعبہ ایک دن

آب زمزم بھی پیئیں گے کھائیں گے عجوہ کھجور
ہو گا جب جانا مدینے میں ہمارا ایک دن

چلتے رہیئے نقشِ پاکِ مصطفٰے پر ہر گھڑی
بالیقیں مل جائے گا جنت کا رستہ ایک دن

سامنے بیٹھے ہوں آقا اور پڑھوں میں نعتِ پاک
کاش ہو جائے خدا خوابوں میں ایسا ایک دن

صرف رہ جائے گی باقی ذاتِ پاک کبریا
اور مٹ جائے گا یہ سارا زمانہ ایک دن

کرتا ہے گستاخی محبوب خدا کی شان میں
سن لے تو پچھتائے گا نجدی کمینہ ایک دن

ماں کے قدموں کے تلے فردوس ہے اولاد کی
یہ بیاں شاہِ اُمم کر دیا تھا ایک دن

آ مدینے میں ترنم حاضری کے واسطے
کاش کہ دیں خواب میں شاہِ مدینہ ایک دن

نتیجہ فکر۔ شاہد رضا ترنم بنا سری لوہتہ بنا سر

Photex
فورا

آقا نے مجھکو کر دیا ذیشان بار بار مجھکو پتہ نہیں ہے رسولِ خدا کی شان
بھولوں میں کیسے اُن کا یہ احسان بار بار پھر کیوں اے نجدی بنتا ہے نادان بار بار

سرکار شہرِ طیبہ بلائیں گے ایک دن رحمت کے سائبان کے نیچے میں بیٹھ کر
دل میں مچل رہے ہیں یہ ارمان بار بار یارب نبی کا دیکھ لوں دالان بار بار

تختیٔ دل پہ لکھ کے رسولِ خدا کا نام راہِ خدا میں گردنیں اپنی کٹائیں گے
محفوظ اپنا رکھتے ہیں ایمان بار بار سنی کا بولتا ہے یہ وجدان بار بار

جبریل حکمِ رب سے نبی کے دیار میں دنیا میں چھوڑ کر جو چلیں راہِ مصطفے
آتے تھے لے کے آیتِ قرآن بار بار ہوتے ہیں ہر جگہ وہ پریشان بار بار

جو مانگنا ہے طیبہ میں چل کر ہی مانگ لو گستاخی کر کے حضرتِ آدم کی شان میں
خالی حضور بھرتے ہیں دامان بار بار لعنت کی مار کھاتا ہے شیطان بار بار

قربان اپنی جان کریں گے حضور پر بولوں گا یہ لحد میں دوانہ نبی کا ہوں
کہتے ہیں یہ نبی کے ثناخوان بار بار پوچھیں گے قدسی پھر نہ یہ پہچان بار بار

کیوں کر اُسے جہاں میں نہ قربِ خدا ملے ایذا نہ دینا بھول کے ماں باپ کو کبھی
ولیوں سے منسلک ہو جو انسان بار بار قرآن کر رہا ہے یہ اعلان بار بار

ابلیس آ نہ پائے گا گھر میں کبھی ترے شکرِ خدا میں کیسے کروں گا بھلا ادا؟
ہر دن جلا تو طیبہ کا لوبان بار بار ملتی ہے مجھکو نعمتِ رحمان بار بار

مولیٰ علی کے نام کو سنتے ہی مومنو احمد رضا و مفتیٔ اعظم کے فیض سے
رک جاتا ہے غموں کا بھی طوفان بار بار اختر رضا کا بنتا ہے فیضان بار بار

جاتا رہو حضور کے دربار میں سدا احمد رضا جب آئے دلائل کا لے کے ڈھیر
یارب ہو پیسہ روپیہ سامان بار بار بھاگا وہابی چھوڑ کے میدان بار بار

کیوں کر پڑھے نہ نعت ترنّم بھی جھوم کر
پڑھتے تھے نعت جب مرے

از قلم شاہد رضا ترنم بنام سسی لو ہتی بنام سس

Photex
فوراً

پہلے ہم وردِ زباں ذکرِ خدا کرتے ہیں
بعد اُس کے شہِ بطحا کی ثنا کرتے ہیں

میرے سرکار کا اندازِ کرم کیا کہنا
اپنے منگتوں کو بلا مانگے دیا کرتے ہیں

اپنی اُمت کے لئے غارِ حرا میں اکثر
مغفرت کی شہِ ابرار دعا کرتے ہیں

ان سے راضی ہیں نبی اور خدائے تعالیٰ
اپنے ماں باپ کی خدمت جو کیا کرتے ہیں

موت آئے تو ہمیں شہرِ نبی میں آئے
ہر گھڑی اپنے خدا سے یہ دعا کرتے ہیں

دور رہتی ہے بلا اور مصیبت ان سے
ہر صبح اٹھ کے جو قرآن پڑھا کرتے ہیں

کیوں نہ شاہد ہو بلندی پہ مقدر اپنا
جب کہ نعت شہِ ابرار پڑھا کرتے ہیں

از قلم شاہد رضا ترنم بخاری لونیٹ بنارس

ترنم بخاری

نعت سرکار جب بھی لکھا کیجئے
بس تصور میں طیبہ رکھا کیجئے
تیرگی دل سے مٹ جائے گی مومنو
جان عالم کی ہر دم ثنا کیجئے
فکر میں چاشنی تیری بڑھ جائے گی
بس رضا کا حدائق پڑھا کیجئے
وارثِ انبیاء ہیں یہ عالم سبھی
ان سے الفت ہمیشہ کیا کیجئے
زندگی کا سفینہ بھنسا ہے شہا
موج طوفاں سے مجھکو رہا کیجئے
یا نبی گلشنِ زیست ویران ہے
روشنی زندگی میں عطا کیجئے
ہر خوشی ہوگی حاصل یقیناً تجھے
گھر میں ذکر شہ دوسرا کیجئے
درس کرب و بلا ہے کہ دیں کے لئے
جان و دل مال و زر سب فدا کیجئے
بغض و کینہ جو رکھے رضا خان سے
دور اس سے ہمیشہ رہا کیجئے
میرا تاج شریعت سلامت رہے
یہ خدا سے ترنم دعا کیجئے
ہے یہ ارشادِ آقا ترنم رضا
خوب مادر کی خدمت کیا کیجئے

از قلم شاہد رضا ترنم بنارسی لویٹ بنارس

✲آتی ہے بات جب کبھی حسن و کمال کی✲
✲دیتی ہے تب مثال یہ دنیا بلال کی✲

✲پائے شہ مدینہ کا صدقہ ہے بالیقیں✲
✲صورت چمک رہی ہے جو چم چم ہلال کی✲

✲کرنے لگا ہوں ہر گھڑی تیرا ہی تزکرہ✲
✲بنیاد ڈال دی ہے تمہارے خیال کی✲

✲بن مانگے کر رہے ہیں شہ انبیاء عطا✲
✲ہو گی درِ نبی پہ نہ حاجت سوال کی✲

✲پڑھتے ہیں چڑھ کے نیزے کے اوپر قرآن کو✲
✲کچھ بات ہی نرالی تھے زہرا کے لال کی

✲شاہد رضا رسول مکرم کا حکم ہے✲
✲اولاد کو کھلائیے روٹی حلال کی✲

•یہ کسی مفلس سے پوچھو نہ کہ یہ سلطان سے•
•پوچھئے ماں باپ کا رتبہ ہے کیا قرآن سے•

•مشکلوں میں رہ کے تمکو ہر خوشی دیتے ہیں وہ•
•منھ نہ پھیروں دوستوں ماں باپ کے احسان سے•

•باوفا اولاد کے دل سے یہ آتی ھے صدا•
•پیارے ہیں ماں باپ ہمکو اپنے جسم و جان سے•

•اف تلک کہنا نہ ان کو اے عزیزو بھول کر•
•ورنہ منھ پھیرو گے اپنے رب کے تم فرمان سے•

•تیرا رتبہ برتر و بالا نبی نے کردیا•
•اب اسے کم کردے ناممکن ھے یہ انسان سے•

•کرتا ہے شام و سحر ماں باپ کی جو خدمتیں•
•جنت الفردوس پائے گا اسی پہچان سے•

•تو ہے راضی تو خدا راضی نبی راضی ہوئے•
•کھل اٹھی ہے دل کی دنیا تیری اک مسکان سے•

•ماں بہت بیمار ھے جب بھی ملی اس کی خبر•
•آگیا ھے اس کا بیٹا دیکھنے جاپان سے•

•ساتھ میں ہر وقت رہتی ہے دعا ماں باپ کی•
•یہ ترنم قادری کیوں کر ڈرے طوفان سے•